

بسم الله الرحمن الرحيم



الحمد لله رب العالمين

مفتویٰ اردو ہوی ہیں لیکن ہر شخص کو سنا اس بات کا کہنا ضروری کہ خدای تعالیٰ اور رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی بڑی اور سی من راہ حق کو ہم پر کر مقبولان بارگاہ الہی کو برا
 کہیں اور نہ بدگمانی نسبت او کی رکھیں کہ حدیث قدسی اسکی وحید من دادہی کہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نِیْ وَمَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اَدْنَتْهُ بِكَرْبِ اَحَدِ رَوَاتِہِ
 یہ بخاری نی اور اور روایت میں یوں مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اَدْنَتْهُ بِاللّٰہِ
 بِالْحِجَاذِ بَیْہِ وایت ہی مشکوٰۃ میں ہی اور او کو برا جانا تو بڑی ہی آفت ہی خلق
 مسلمانوں کی برا کہنی کی حق میں آیا ہی سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ اَحَدِہِ اَوْ سَوَ
 میں بعضی لوگوں کو نسبت امام اعظم رحمہ اللہ کی اور اتباع او کی کی یہ بدگمانی
 پیدا ہوئی ہی کہ کئی میں کہ مسائل او کی کتابوں کی خلاف قرآن حدیث کی میں اور
 مقابل مخالف خدا اور رسول کی میں بعضی تو صیح کہتی میں کہ او نہوں نی صیح کا خلا
 کیا ہی بعضی مسائل میں او بعضی اون کی حق میں یہ آیت پرستی میں لَحْدٌ وَا
 اَحْبَابُ رَہْمَہُمْ وَرَہْبًا نَّہْمُ اَرْبَابًا کُفْرًا لِّلّٰہِ یعنی کفار نی کفر اسے اپنی عالموں
 اور روشن کو رب سوائی اللہ کی اور سوقت کی عالم اور عباد بعض کفار کے خلاف
 خدا اور رسول کی باتیں تسلیم کرتے تھے اور راہ حق سی روکتی تھی اور او کی اتباع
 تا بعداری او کی کرتی تھی او کی حق میں یہ آیت نازل ہوئی اب اسکی مصدق امام اعظم
 رحمہ اللہ اور اتباع او کی پیروی کہ امام اعظم اخبار میں داخل ہوئی اور اتباع او کے
 مانند تابعین علماء کفار کے نبی عباد ابا اللہ منہ بجاوی اللہ تعالیٰ اس حنیفہ پرست
 سبحان اللہ یہ جو بہت بعد میں زمانہ خیر بشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی صیح
 ہوئی اور وہ جو غیر القرون میں سی میں وہ احبار اور مخالف خدا و رسول کی پیروی او

وَعَوَّذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ رَافِضِیَّہِ
 فَلَآ مَصْلَ لَہٗ وَمَنْ یَّصِلْ
 حُدَّہٗ لَا تَنْبِیْکَ لَہٗ وَاتَّهَدَ
 تَالِیَ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اِلَہِ وَاَصْحٰہِ
 طَالِبِ یَنْ یُّہُوْیْ تَنْزِیْہِ تَنْزِیْہِ
 مسلمانوں کی خدمت میں کہ ان
 علیہ وسلم کی شخص کی ہی باعث
 لین کی وَمَنْ یُّطِیعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
 یہ کی اَنْ کُنْتُ مَحْبُوْبًا
 شریفیہ کے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْہِ
 علی اللہ علیہ وسلم کے خیر الخیر
 اور فرمایا مَنْ اَحْبَبَ مُسْلِمًا
 لَکُمْ اَوْ رِیْبَ اَمِیْنٍ اَوْ حَبِیْبٍ

مفتویٰ اردو ہوی ہیں لیکن ہر شخص کو سنا اس بات کا کہنا ضروری کہ خدای تعالیٰ اور رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی بڑی اور سی من راہ حق کو ہم پر کر مقبولان بارگاہ الہی کو برا
 کہیں اور نہ بدگمانی نسبت او کی رکھیں کہ حدیث قدسی اسکی وحید من دادہی کہ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نِیْ وَمَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اَدْنَتْهُ بِكَرْبِ اَحَدِ رَوَاتِہِ
 یہ بخاری نی اور اور روایت میں یوں مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ اَدْنَتْهُ بِاللّٰہِ
 بِالْحِجَاذِ بَیْہِ وایت ہی مشکوٰۃ میں ہی اور او کو برا جانا تو بڑی ہی آفت ہی خلق
 مسلمانوں کی برا کہنی کی حق میں آیا ہی سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ اَحَدِہِ اَوْ سَوَ
 میں بعضی لوگوں کو نسبت امام اعظم رحمہ اللہ کی اور اتباع او کی کی یہ بدگمانی
 پیدا ہوئی ہی کہ کئی میں کہ مسائل او کی کتابوں کی خلاف قرآن حدیث کی میں اور
 مقابل مخالف خدا اور رسول کی میں بعضی تو صیح کہتی میں کہ او نہوں نی صیح کا خلا
 کیا ہی بعضی مسائل میں او بعضی اون کی حق میں یہ آیت پرستی میں لَحْدٌ وَا
 اَحْبَابُ رَہْمَہُمْ وَرَہْبًا نَّہْمُ اَرْبَابًا کُفْرًا لِّلّٰہِ یعنی کفار نی کفر اسے اپنی عالموں
 اور روشن کو رب سوائی اللہ کی اور سوقت کی عالم اور عباد بعض کفار کے خلاف
 خدا اور رسول کی باتیں تسلیم کرتے تھے اور راہ حق سی روکتی تھی اور او کی اتباع
 تا بعداری او کی کرتی تھی او کی حق میں یہ آیت نازل ہوئی اب اسکی مصدق امام اعظم
 رحمہ اللہ اور اتباع او کی پیروی کہ امام اعظم اخبار میں داخل ہوئی اور اتباع او کے
 مانند تابعین علماء کفار کے نبی عباد ابا اللہ منہ بجاوی اللہ تعالیٰ اس حنیفہ پرست
 سبحان اللہ یہ جو بہت بعد میں زمانہ خیر بشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہی صیح
 ہوئی اور وہ جو غیر القرون میں سی میں وہ احبار اور مخالف خدا و رسول کی پیروی او

۴
 کتاب التوحید
 جلد اول
 باب اول
 فی بیان حق تعالیٰ

تا مبین او کی بدن اور شرک فی الرسالہ کر لقب ہوئی اسی ہی باتیں سکر اس غیر خوا
 خلق کو بت ہوئی ل کی پیدا ہوئی پس بعد کر فی استخارۃ مسنونہ کی موجب حدیث
 النصیحہ لکی مسئلہ کی بابا کہ ایک سالہ لکھون کہ مسئلہ منہ و بات ایک بات بیان
 بہات نقلیہ مطلق اور نقلیہ شخصی کا اور ایک باب میں مسائل اختلافیہ لکے کہ جس پر
 شبہ کرتی ہیں آہون اور حدیثون صحیحہ سی تا وہ لوگ او کی لکی دلیلین دیکھ کر قوت
 کرین اور اعتقاد و اقوال اسی اور جانین کہ پورا اتباع سنت اور نہیں کی تقلید سے
 حاصل ہوتا ہی اور نام اس سالہ کا تویر الحق رکھا گیا اور اس سالہ میں بعضی جگہ
 تقریر علمی ہی کہ تا علما حق شناس و سکو دیکھ کر لا علمو لکھو سمجھا وین اور علما اسکا
 خیال کریں کہ اردو رسالہ کو دیکھ کر کیوں ہم اپنی اوقات کو ضایع کریں ملک یہ
 جانین کہ ہم حدیث الدال علی التحذیر کفای علیہ کی مصداق ہوئی اور حجب
 اتنی کتابین کہ جنسی یہ مضامین لکھی ہیں ہم جو بچا وین اور دیکھین تو اتنی مضامین
 معلوم کریں اور اس میں بلا کلفت میرین اور امید مادی مطلق سی یہ ہی کہ جو نوجو
 و اصناف ان مضامین کو دیکھی گا راہ حق پاوی کا اور جو نظر انکار دیکھی کا او سکو
 حق باطل معلوم ہو گا بلکہ در پی اسکی رد کی لکھنی کی ہو گا او سکا کچھ علاج ہی نہیں
 اسی قرآن اور حدیث میں بعضی تاویلین باطلہ کر کر لکھو ہوئی میں تو مجھے سمجھان کے
 کیا حقیقت ہی کہ میری لکھی کو مان لین لیکن میری دعای اللہم ھدنا
 الصراط المستقیم اور جای غوری کہ امام صاحب کی وقت سی آج تک
 کسی کسی علما و اکابر با حق رحمہم اللہ گزری ہیں سب او کو مانتی ہی چلی آئی ہیں
 امام شافعی خود فرمائی میں الناس کلہم عیال لی حنیفہ فی الفقہ

وقال الله تعالى ويقيم غير سبيل المؤمنين قوله ما تولى واصله
 جهنم وساءت مصيرا انتهى اور کہا صاحب البحر نے استہادہ و انفسار میں
 اول میں ماخالف الامۃ الاربعۃ فهو مخالف للاجماع وان کان فیہ
 خلاف غیر ہمہ انتہی اور کہا شیخ ابن البہام فی تحریر الاصول میں وقد انعقد
 الاجماع علی عدم العمل بالمذہب لمخالف للائمۃ الاربعۃ انتہی
 پس ثابت ہوا ان قول کتب معتبرہ معتقدی اجماع اور عدم خروج کی مذہب ائمہ
 اربعہ سے نہیں رفع ہو گیا اس میں وہ خدشہ کہ اخیر سلم الثبوت کی کیا ہی بابت ہو کہ
 کہا فیہ مافیہ اور اگر شبہ کیا جاوی کہ تخلیف شہود کی آیت ابن ابی لیلی کا ہی مذہب
 ائمہ اربعہ کا اور قضاۃ فی اختیار کیا اس تخلیف کو پس اگر خروج مذہب اربعہ
 سے درست ہوتا تو کیوں اختیار کرتی سو جواب اسکا یہ ہے کہ تخلیف شہود کے
 فردی افراد ترکیب سے اور ترکیب شہود کا مذہب ائمہ اربعہ کا ہی آپر تعلیق مذہب
 معین کی پس واجب ہی ہر دلالت کتاب و سنت اور اجماع اور عقل کے
 آپر کتاب پس فرمایا اللہ تعالیٰ فی قصصنا ہا سلیمان پس یہ آیت دلالت
 کرتی ہی اور اصابت سلیمان بدون داؤد علیہ السلام کی پس دلالت کی ہی آیت
 فی اسیر کہ مجتہد کہے مصیب ہوتا ہی اور کہی غلطی آپر سنت پس فرمایا رسول
 خدا صلعم فی اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فله اجران فاذا
 حکم فاجتہد فخطا فله اجر متفق علیہ پس یہ حدیث متفق علیہ
 قطعی الدلالت ہی ہے کہ مجتہد کہی مصیب ہوتا اور کہی غلطی آپر اجماع
 پس کہا امام نووی فی شرح مسلم من قال العلماء اجمع المسلمون علی ان

اور کہا صاحب البحر نے استہادہ و انفسار میں
 اول میں ماخالف الامۃ الاربعۃ فهو مخالف للاجماع وان کان فیہ
 خلاف غیر ہمہ انتہی اور کہا شیخ ابن البہام فی تحریر الاصول میں وقد انعقد
 الاجماع علی عدم العمل بالمذہب لمخالف للائمۃ الاربعۃ انتہی
 پس ثابت ہوا ان قول کتب معتبرہ معتقدی اجماع اور عدم خروج کی مذہب ائمہ
 اربعہ سے نہیں رفع ہو گیا اس میں وہ خدشہ کہ اخیر سلم الثبوت کی کیا ہی بابت ہو کہ
 کہا فیہ مافیہ اور اگر شبہ کیا جاوی کہ تخلیف شہود کی آیت ابن ابی لیلی کا ہی مذہب
 ائمہ اربعہ کا اور قضاۃ فی اختیار کیا اس تخلیف کو پس اگر خروج مذہب اربعہ
 سے درست ہوتا تو کیوں اختیار کرتی سو جواب اسکا یہ ہے کہ تخلیف شہود کے
 فردی افراد ترکیب سے اور ترکیب شہود کا مذہب ائمہ اربعہ کا ہی آپر تعلیق مذہب
 معین کی پس واجب ہی ہر دلالت کتاب و سنت اور اجماع اور عقل کے
 آپر کتاب پس فرمایا اللہ تعالیٰ فی قصصنا ہا سلیمان پس یہ آیت دلالت
 کرتی ہی اور اصابت سلیمان بدون داؤد علیہ السلام کی پس دلالت کی ہی آیت
 فی اسیر کہ مجتہد کہے مصیب ہوتا ہی اور کہی غلطی آپر سنت پس فرمایا رسول
 خدا صلعم فی اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب فله اجران فاذا
 حکم فاجتہد فخطا فله اجر متفق علیہ پس یہ حدیث متفق علیہ
 قطعی الدلالت ہی ہے کہ مجتہد کہی مصیب ہوتا اور کہی غلطی آپر اجماع
 پس کہا امام نووی فی شرح مسلم من قال العلماء اجمع المسلمون علی ان

تعلیق احد اس
 متفقی ولا الاوزاعی
 دوا من الکتاب
 قوۃ علی استنباط
 مرجع العلماء بان
 نتیجہ میں ثابت ہوا ان
 مکمل کی اور حکم اختیار
 لاجماع کہا طحاوی نے
 الفرقۃ الناجیۃ المتقا
 المذاهب الاربعۃ
 الشافعیون
 المذاهب الاربعۃ فی خلاف
 اور کہا تفاسیر میں یہ تفہیم
 اجماع علی ان الاتباع
 ما راہہ یانی ہی فی تفسیر
 ہو اربابا من دون اللہ
 لقرون الثلثۃ والاربعۃ
 سوی هذه المذاهب
 من قول من یخالفکم

لا بد من العلم بالحق والعدل
 والعدل هو الذي لا يميل
 إلى أحد من المذاهب
 ولا يفتي في شيء من
 الدين إلا بما هو عليه
 من الحق والعدل

فذلك المذهب في حاكم عالم اهل الحكم فان اخطأ فله اجر بل جنته
 واجر بصامته وان اخطأ فله اجر بل جنته اهتق پس به تمام نصيب
 من اس من كه متبه كهي مصيب تاي اور كهي غلط اي عقل پس كها علامه تشاراني
 في شرح مقاييد من فلو كان مجتهد مصيبا لزم انضاف الفعل بالمعروف
 ولا يلحقه او الصحة والفساد او الوجوب عدم الوجوب انتهى قال
 اسكاهيه هي كه اگر مجتهد مصيب لازم آيد كاجتماع نقيضين كا اعتقاد من او عمن
 موصيه باطل هي عقلا وشرعا بقوله تعالى لا يكلف الله نفسا الا وسعها
 پس ثابت هو سادته كتاب و سنت او اجماع او عقل كي كه متبه كهي مصيب
 هو تاي اور كهي غلط پس جبكه ثابت هو ايده امر سادته اوله مذكوره كي تو واجب
 هو مقلد پر كه اختيار كرمي اتباع او تقليد مجتهد راجع اور كامل كي تو كه نه بزرگ
 شيخ اتباع كثير اخطار كي عدا اور نقد پس جب كه اختيار كيا نذهب امام راجع
 كامل كا تو پر واجب هي او سپر دوام اور استمرار نو كه نه بزرگي حج اتباع كثير اخطا
 كي عدا اور نقد او ربه هي قول علماء اهل سنت و جماعت كا كها علامه تشاراني
 في جامع رموز من قريب كتاب الاثر به كے واعلم ان من جعل الحق متعديا
 كالمعتزلة اثبت للعالمى الخيار في الاخذ من كل مذهب ما يهواه
 ومن جعل احدا كعلمائنا الزم للعالمى اماما واحدا كما في الكشف
 فلو اخذ من كل مذهب مباحه صافا سقانا كما في شرح الطحاوى
 للفقيه سعيد بن مسعود فيجب في المذهب الصلابه اي اعتقاد
 كونه حقا وصوابا كما في الجواهر ومثالثنا قالوا ان مذهبنا صوابا

واما في حق الحاكم
 فان اخطأ فله اجر
 بل جنته اهتق پس
 به تمام نصيب من
 اس من كه متبه
 كهي مصيب تاي
 اور كهي غلط
 اي عقل پس
 كها علامه
 تشاراني في
 شرح مقاييد
 من فلو كان
 مجتهد مصيبا
 لزم انضاف
 الفعل بالمعروف
 ولا يلحقه
 او الصحة
 والفساد او
 الوجوب عدم
 الوجوب انتهى
 قال اسكاهيه
 هي كه اگر
 مجتهد مصيب
 لازم آيد
 كاجتماع
 نقيضين كا
 اعتقاد من
 او عمن موصيه
 باطل هي
 عقلا وشرعا
 بقوله تعالى
 لا يكلف الله
 نفسا الا
 وسعها پس
 ثابت هو
 سادته كتاب
 و سنت او
 اجماع او
 عقل كي
 كه متبه
 كهي مصيب
 هو تاي
 اور كهي
 غلط پس
 جبكه
 ثابت هو
 ايده امر
 سادته
 اوله
 مذكوره
 كي تو
 واجب هو
 مقلد پر
 كه
 اختيار
 كرمي
 اتباع
 او
 تقليد
 مجتهد
 راجع
 اور
 كامل
 كي
 تو
 كه
 نه
 بزرگ
 شيخ
 اتباع
 كثير
 اخطار
 كي
 عدا
 اور
 نقد
 پس
 جب
 كه
 اختيار
 كيا
 نذهب
 امام
 راجع
 كامل
 كا
 تو
 پر
 واجب
 هي
 او
 سپر
 دوام
 اور
 استمرار
 نو
 كه
 نه
 بزرگي
 حج
 اتباع
 كثير
 اخطا
 كي
 عدا
 اور
 نقد
 او
 ربه
 هي
 قول
 علماء
 اهل
 سنت
 و
 جماعت
 كا
 كها
 علامه
 تشاراني
 في
 جامع
 رموز
 من
 قريب
 كتاب
 الاثر
 به
 كے
 واعلم
 ان
 من
 جعل
 الحق
 متعديا
 كالمعتزله
 اثبت
 للعالمى
 الخيار
 في
 الاخذ
 من
 كل
 مذهب
 ما
 يهواه
 ومن
 جعل
 احدا
 كعلمائنا
 الزم
 للعالمى
 اماما
 واحدا
 كما
 في
 الكشف
 فلو
 اخذ
 من
 كل
 مذهب
 مباحه
 صافا
 سقانا
 كما
 في
 شرح
 الطحاوى
 للفقيه
 سعيد
 بن
 مسعود
 فيجب
 في
 المذهب
 الصلابه
 اي
 اعتقاد
 كونه
 حقا
 وصوابا
 كما
 في
 الجواهر
 ومثالثنا
 قالوا
 ان
 مذهبنا
 صوابا

[illegible]

Handwritten text in Urdu script, likely a continuation of the letter or a separate note, written on aged paper.

مقدمین کی کہ نزدیک و علی بیہ و اجابت ہی نہ تھا اور کہا شامل مدعو ہی فی
 کتاب بنی الصنف من باب حکایت حال الناس من اعلی ان الناس کا نوا
 فی المائتہ الاولی والثانیۃ غیر مجمیعین علی التقلید عذہب احد
 عینہ ثم قال بعد المائتین ظہر فہم المذہب المجتہدین باعیانہم
 وقل من کان لا یعتقد علی مذہب المجتہد بعینہ وکان ہذا هو آداب
 فی ذلک الزمان انتہی پس برقیہ سیری عینہ کلام شیخ عبدالحق الدہلوی کے
 اور بعض صریح ہی اس میں کہ مراد مقدمین ہی ماقبل دوسو کی ہی اور مراد متاخرین
 ہی مابعد دوسو کی پس صنف معلوم ہوا ان نقول مغیرہ معتدہ ہی کہ مذہب علما
 اہل سنت و جماعت کا وجوب تقلید مذہب امام واحد کا ہی اور کہا قادی
 عالم گیری میں کتاب تقریر میں تحفہ ارتحل الی مذہب الشافعی بغیر
 کذا فی جواہر الاخلاط انتہی کہا درختار میں کتاب تقریر ارتحل
 الی مذہب الشافعی بغیر سراجیہ انتہی اور کہا قینہ میں لیس للعا
 ان یقول من مذہب الی مذہب یستوی فیہ الحنفی و الشافعی انتہی
 کہا جلال الدین سیوطی فی خبریل لو اس میں قال من مفتی المالکیۃ من
 تحول الیوم من مذہبہ فیئس فاصنع انتہی اور کہا طحاوی فی شرح
 درختار میں بحث شفق میں قال صاحب الہدایۃ فی التجنیس لو احب
 عندی ان یفتی بقول ابی حنیفۃ علی کل حال انتہی اور کہا قادی عالم گیری
 میں کتاب تصانین ہذا اکلہ فی القاضی المجتہد واما المقلد فاما دلاہ
 لیحکم عذہب ابی حنیفۃ مثلاً فلا یمیک المخالفة فیکون معز لا

مقدمین کی کہ نزدیک و علی بیہ و اجابت ہی نہ تھا اور کہا شامل مدعو ہی فی
 کتاب بنی الصنف من باب حکایت حال الناس من اعلی ان الناس کا نوا
 فی المائتہ الاولی والثانیۃ غیر مجمیعین علی التقلید عذہب احد
 عینہ ثم قال بعد المائتین ظہر فہم المذہب المجتہدین باعیانہم
 وقل من کان لا یعتقد علی مذہب المجتہد بعینہ وکان ہذا هو آداب
 فی ذلک الزمان انتہی پس برقیہ سیری عینہ کلام شیخ عبدالحق الدہلوی کے
 اور بعض صریح ہی اس میں کہ مراد مقدمین ہی ماقبل دوسو کی ہی اور مراد متاخرین
 ہی مابعد دوسو کی پس صنف معلوم ہوا ان نقول مغیرہ معتدہ ہی کہ مذہب علما
 اہل سنت و جماعت کا وجوب تقلید مذہب امام واحد کا ہی اور کہا قادی
 عالم گیری میں کتاب تقریر میں تحفہ ارتحل الی مذہب الشافعی بغیر
 کذا فی جواہر الاخلاط انتہی کہا درختار میں کتاب تقریر ارتحل
 الی مذہب الشافعی بغیر سراجیہ انتہی اور کہا قینہ میں لیس للعا
 ان یقول من مذہب الی مذہب یستوی فیہ الحنفی و الشافعی انتہی
 کہا جلال الدین سیوطی فی خبریل لو اس میں قال من مفتی المالکیۃ من
 تحول الیوم من مذہبہ فیئس فاصنع انتہی اور کہا طحاوی فی شرح
 درختار میں بحث شفق میں قال صاحب الہدایۃ فی التجنیس لو احب
 عندی ان یفتی بقول ابی حنیفۃ علی کل حال انتہی اور کہا قادی عالم گیری
 میں کتاب تصانین ہذا اکلہ فی القاضی المجتہد واما المقلد فاما دلاہ
 لیحکم عذہب ابی حنیفۃ مثلاً فلا یمیک المخالفة فیکون معز لا

مقدمین کی کہ نزدیک و علی بیہ و اجابت ہی نہ تھا اور کہا شامل مدعو ہی فی
 کتاب بنی الصنف من باب حکایت حال الناس من اعلی ان الناس کا نوا
 فی المائتہ الاولی والثانیۃ غیر مجمیعین علی التقلید عذہب احد
 عینہ ثم قال بعد المائتین ظہر فہم المذہب المجتہدین باعیانہم
 وقل من کان لا یعتقد علی مذہب المجتہد بعینہ وکان ہذا هو آداب
 فی ذلک الزمان انتہی پس برقیہ سیری عینہ کلام شیخ عبدالحق الدہلوی کے
 اور بعض صریح ہی اس میں کہ مراد مقدمین ہی ماقبل دوسو کی ہی اور مراد متاخرین
 ہی مابعد دوسو کی پس صنف معلوم ہوا ان نقول مغیرہ معتدہ ہی کہ مذہب علما
 اہل سنت و جماعت کا وجوب تقلید مذہب امام واحد کا ہی اور کہا قادی
 عالم گیری میں کتاب تقریر میں تحفہ ارتحل الی مذہب الشافعی بغیر
 کذا فی جواہر الاخلاط انتہی کہا درختار میں کتاب تقریر ارتحل
 الی مذہب الشافعی بغیر سراجیہ انتہی اور کہا قینہ میں لیس للعا
 ان یقول من مذہب الی مذہب یستوی فیہ الحنفی و الشافعی انتہی
 کہا جلال الدین سیوطی فی خبریل لو اس میں قال من مفتی المالکیۃ من
 تحول الیوم من مذہبہ فیئس فاصنع انتہی اور کہا طحاوی فی شرح
 درختار میں بحث شفق میں قال صاحب الہدایۃ فی التجنیس لو احب
 عندی ان یفتی بقول ابی حنیفۃ علی کل حال انتہی اور کہا قادی عالم گیری
 میں کتاب تصانین ہذا اکلہ فی القاضی المجتہد واما المقلد فاما دلاہ
 لیحکم عذہب ابی حنیفۃ مثلاً فلا یمیک المخالفة فیکون معز لا

المنصب الى ذلك الحكم وكذا في حق القدر الذي انكره صاحب
المرسل سالكه من فلا ان العام في حق القدر فبهذا اطمان الصواب
مذهب له ابو حنيفة وان العمل على مقلديه واجب الاضاء بغيره
لا يجوز لهم انتي او كما شيخ احمد تفسيره من ج تفسيره فهاها سلكها
كي اذا التزم احد مذهباً يجب عليه ان يثبت على مذهب التزمه
ولا ينتقل الى مذهب خرافتي او كما جبر العلوم عبد الله بن سريج
تحرير الاصول من وكذا المعاني الانتقال في الحكم من مذهب الى
مذهب في زماننا لا يجوز بظهور الحياثة انتي او كما شاه ولي الله
في تحجيد من قال في الاحتساب لوراي الشافعي شافعياً يشرب
البسيد وينكم بلا ولي ويطأها فله ان يتكروا على كل مقلداً تبايع
مقلده ويعصى بالمخالفه ولوراي الشافعي حنفياً يأكل النصب فله
ان يقول اما ان يعقدان الشافعي اولى بالاتباع واما ان يقول
هذا انتي او كما ملا على قاري في شرح عين العلم من فلو التزم احد
كافي حنيفة او الشافعي رح فلزم عليه الاستمرار فلا يقلد غيره
في مسئلة من المسائل انتهي او كما اوسى ملا على قاري في ابني رساله من
هو مؤلف في جواب فقال من بل وجب عليه حقاً ان يعين مذهباً من
المذاهب اما مذهب الشافعي في جميع الوقائع والفروع واما مذهب
مالك واما مذهب ابى حنيفة وغيرهم وليس له ان ينتقل من مذهب
الشافعي في البعض فإيهواه ومن مذهب ابى حنيفة في الباقي فأيرضاً

لا يجوز ذلك الى الخط والخروج عن الصبط حاصله يرجع الى
 في التكليف لان مذهب الشافعي مثلاً اذا اقتضى تحريم شيء و
 مذهب غيره اباحه ذلك الشيء بعينه او على العكس فهو ان شاء
 مال الى الحلال ان شاء مال الى الحرام فلا يتحقق الحل والتحريم وفي
 ذلك اعدام التكليف وابطال فائدته واستيصال قاعدته و
 ذلك باطل انتهى يعني اگر نکرین ہم اربع مذہب واحد کے واجب لازم ہو جائے
 ہوگا یہ کہ چاہئے اس مذہب کی روایت پر عمل کریں جس اس وقت سوائے
 اجماعیہ کی کوئی شخص مکلف نہ رہے گا نہ حلت کا اور نہ حرمت کا جس کا رخا نہ دین
 کا برہم و ہم ہو جاویں گا بالکل سوائے حلت اور حرمت اجماعیہ کی سب کچھ
 سلب ہو جاویں گا سوائے امر مجمع علیہ امت کی یہی حاصل عبارت ملا علی
 قاری کا جس ثابت ان بقول مذکورہ ہی کہ مذہب علماء اہل سنت و جماعت
 وجوب تقلید مذہب امام واحد کا ہی اثرا ربعة سے ساتھ اولہ مذکورہ کی جیسے
 ساتھ دلیل التلاعب کے جیسا کہ شامی نے گزاری اور ساتھ دلیل وقوع خطہ
 فی الدین کی جیسا کہ شیخ عبدالحق نے گزاری اور ساتھ دلیل رفع تکلیف کی جیسا
 کہ ملا علی قاری نے گزاری اور ساتھ دلیل مذکور الصدر کے جیسا کہ تہتائی نے
 گزاری اور اولہ اور ہی ہیں مگر طالب حق کو ایسے قدر کانے وانے ہے
 اور معصوب کو کوئی قدر کافی نہیں سوائے جدال کرنی اور شبہ ڈالنے کے
 اور تو ہی ترشہ ہونکے اس مقام پر چار شبہ ہیں اول یہ کہ کہا قرانی نے
 اجمع الصحابة علی ان من استغنی اباً بکرم و عمر و قلدھا فلان يستغنی

مفسدہ عظیمہ و فی الاعراض عنہا کالہا مفسدہ کبیرہ و نحن
بین ذلك بوجہ انتہی پس ہونی منی ہکذا انعقد الاجماع علی
ان من دخل فی الاسلام فله ان یقلد من شاء واحد من الائمة
الاربعة من غیر تکلیف پس حاصل ہو گئی تطبیق اور تشبیہ یہی کہ کتب اصول
میں مذکور ہے کہ ان المقلد اذا التزم مذهباً لم یجب علیہ الاستملا
املاً فقال للبعض نعم وقال للبعض لا اذا لا واجب الا ما اوجبه
الله تعالی ولم یوجب ذلك علی احد سو جواب اسکا یہی کہ واجب
کی لئی دو معنی ہیں ایک بمعنی فرض کی اور ایک ساتھ اس معنی کی کہ ترک اسکا
قرب حرام کی ہو پس اختلاف یہی ہے اول کی سی معنی ثانی میں حاصل
ہو گئی تطبیق بلکہ مراد بیان فقط معنی اول میں کیونکہ یہ عبارت کتب اصول
شافیہ اور مالکیہ میں موجود ہیں اور واجب اور فرض ایک معنی ہی نزدیک
مالکیہ اور شافعیہ کے بلکہ کتب اصول میں سب خفیہ مالکیہ شافعیہ حنبلیہ و حنابلہ
معنی فرض لیتی ہیں مثلاً کہتی ہیں الامر للوجوب حیثا کہ منین پوشیدہ ماہر
اصول پر ہیں یہ توجیہ اگر مسلم ہو تو تیسرے والا ہیں جب کی لئی دو معنی
میں محتمل ہی اسکا اور اسکا اور قاعدہ کلیہ ہے کہ اذا جاء الاحتمال
سقط الاستدلال پس حجتہ مخالف کی نہ ہی اور تشبیہ جو تھا یہی کہ قال
فی نوادر اؤدین رشید عن محمد بنی رجل لیس بفقیہ الخ
قادی عالم گیری میں موجود ہے سو جواب اسکا یہی کہ یہ معمول ہی ہے
نفوذ حکم کی نہ حلت اقدام کی اور یہ مانند اسکی ہی کہ مجتہد کو تفایہ کرنے

١٦
 من غير نكرات
 فان قيل الميراث
 ان يأخذ في
 بعض مذهب
 لم يكن
 لم يفرغوا الى فزع
 فلاجل الضرورة
 ابيع واقتباع الفاء
 كافية لمعرفته
 اشارة الى ان
 المجتهدين
 يجتهد بعينه وكان
 كما بهي كقياس
 في سبيل غير
 ان الفعل الاجماع
 من غير نكرات
 اجماع مذکور
 المذاهب الاربعة
 هذه المذاهب

سند رجال
بکرم

اس کے ارکھ کر کیا جاتا ہے
بیت میں لیکن عجبت
کا ضروری بیان کیا جاتا ہے
وال لدی اللہ علیہ وسلم
دوسری بتنا اولہ وہ
ح میں سابق امام میں
ت صحیحہ تشیخ فی فضل
قال قال رسول اللہ
دوسری روایت مسلم
بناء فادس حتی بتنا اولہ
لو کان الدین عند النبی
شیخ اصحیح یعتقد علیہ
صحیحہ اتھے اور کہا امام
ابواب بغرات اکوین
یعتل علیہ البشائر
المراد من ہذا الحدیث
فارس العلم مبلغہ
بلال الدین بیویہ و
لیلیہ حدیث کی میں

۲۰

ہر کہ یہ جل کہ گوری حدیث میں وہ ابو حنیفہ ہی پس ثابت ہوا ساتھ حدیث میں
علیہ کی کہ ثابت جبرتا ابو حنیفہ کے سب سے بڑے اورین میں امام عظم
اور لوگ انکی عیال میں بیسیک کہا امام شافعی نے کہ ان الناس کلہم عیال
ابو حنیفہ فی الفقہ انتھی ذکر کیا اسکو ابن حجر کی فی مناقب ابی حنیفہ میں اور
محمد بن یوسف فی عقود الجمان فی مناقب النعمان میں اور ابو بکر خطیب بغدادی فی
تاریخ بغداد میں اور عبد الوہاب شعرائی فی میزان اور امام ربانی محمد الف ثانی
کتوبات کی جلد ثانی میں اور شیخ عبد الحق فی صراط المستقیم میں اور علماء الدین
حنفہ کی درختار میں اور خوارزمی فی مسند امام میں اور شامی فی شرح درختار
تھی کہ کہا شاہ ولی اللہ علیہ السلام نے عقد المجید میں کہ الفتوی علی الاطلاق علی
قول ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ثم یقول ابی یوسف ثم یقول
محمد ابن الحسن ثم یقول زفر والحسن بن زیاد وقیل اذا کان ابو حنیفہ
فی جانب فالمفق بالخیار الاول اصح اذ لم یکن المفتی مجتہدا لانه
کان اعلم زمانہ حتی قال الشافعی الناس کلہم عیال ابی حنیفہ
فی الفقہ انتھی اور کہا شاہ ولی اللہ فی فیوض الحرمین میں عمر قوی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی المذہب الحنفی طریقہ تائید تھی اوفق الطرق بالاستلزام
القی جمعہ صفحات فی زملی انتھی اور کہا می بن سین فی کہ وہ امام ہی اہل
حدیث کا اور امام جرح اور تعدیل کا اور عمقرن امام احمد بن حنبل کا اور مروی عنہ
اصحاب صحیح ستہ کا القراءۃ عندی قراءۃ حمزہ والفقہ فقہ ابی حنیفہ
وعلی ہذا اور کت الناس انتھی ذکر کیا اسکو ابن خلکان فی تاریخ انبی میں

بہر کہ یہ جل کہ گوری حدیث میں وہ ابو حنیفہ ہی پس ثابت ہوا ساتھ حدیث میں
علیہ کی کہ ثابت جبرتا ابو حنیفہ کے سب سے بڑے اورین میں امام عظم
اور لوگ انکی عیال میں بیسیک کہا امام شافعی نے کہ ان الناس کلہم عیال
ابو حنیفہ فی الفقہ انتھی ذکر کیا اسکو ابن حجر کی فی مناقب ابی حنیفہ میں اور
محمد بن یوسف فی عقود الجمان فی مناقب النعمان میں اور ابو بکر خطیب بغدادی فی
تاریخ بغداد میں اور عبد الوہاب شعرائی فی میزان اور امام ربانی محمد الف ثانی
کتوبات کی جلد ثانی میں اور شیخ عبد الحق فی صراط المستقیم میں اور علماء الدین
حنفہ کی درختار میں اور خوارزمی فی مسند امام میں اور شامی فی شرح درختار
تھی کہ کہا شاہ ولی اللہ علیہ السلام نے عقد المجید میں کہ الفتوی علی الاطلاق علی
قول ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ثم یقول ابی یوسف ثم یقول
محمد ابن الحسن ثم یقول زفر والحسن بن زیاد وقیل اذا کان ابو حنیفہ
فی جانب فالمفق بالخیار الاول اصح اذ لم یکن المفتی مجتہدا لانه
کان اعلم زمانہ حتی قال الشافعی الناس کلہم عیال ابی حنیفہ
فی الفقہ انتھی اور کہا شاہ ولی اللہ فی فیوض الحرمین میں عمر قوی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی المذہب الحنفی طریقہ تائید تھی اوفق الطرق بالاستلزام
القی جمعہ صفحات فی زملی انتھی اور کہا می بن سین فی کہ وہ امام ہی اہل
حدیث کا اور امام جرح اور تعدیل کا اور عمقرن امام احمد بن حنبل کا اور مروی عنہ
اصحاب صحیح ستہ کا القراءۃ عندی قراءۃ حمزہ والفقہ فقہ ابی حنیفہ
وعلی ہذا اور کت الناس انتھی ذکر کیا اسکو ابن خلکان فی تاریخ انبی میں

بہر کہ یہ جل کہ گوری حدیث میں وہ ابو حنیفہ ہی پس ثابت ہوا ساتھ حدیث میں
علیہ کی کہ ثابت جبرتا ابو حنیفہ کے سب سے بڑے اورین میں امام عظم
اور لوگ انکی عیال میں بیسیک کہا امام شافعی نے کہ ان الناس کلہم عیال
ابو حنیفہ فی الفقہ انتھی ذکر کیا اسکو ابن حجر کی فی مناقب ابی حنیفہ میں اور
محمد بن یوسف فی عقود الجمان فی مناقب النعمان میں اور ابو بکر خطیب بغدادی فی
تاریخ بغداد میں اور عبد الوہاب شعرائی فی میزان اور امام ربانی محمد الف ثانی
کتوبات کی جلد ثانی میں اور شیخ عبد الحق فی صراط المستقیم میں اور علماء الدین
حنفہ کی درختار میں اور خوارزمی فی مسند امام میں اور شامی فی شرح درختار
تھی کہ کہا شاہ ولی اللہ علیہ السلام نے عقد المجید میں کہ الفتوی علی الاطلاق علی
قول ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ثم یقول ابی یوسف ثم یقول
محمد ابن الحسن ثم یقول زفر والحسن بن زیاد وقیل اذا کان ابو حنیفہ
فی جانب فالمفق بالخیار الاول اصح اذ لم یکن المفتی مجتہدا لانه
کان اعلم زمانہ حتی قال الشافعی الناس کلہم عیال ابی حنیفہ
فی الفقہ انتھی اور کہا شاہ ولی اللہ فی فیوض الحرمین میں عمر قوی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی المذہب الحنفی طریقہ تائید تھی اوفق الطرق بالاستلزام
القی جمعہ صفحات فی زملی انتھی اور کہا می بن سین فی کہ وہ امام ہی اہل
حدیث کا اور امام جرح اور تعدیل کا اور عمقرن امام احمد بن حنبل کا اور مروی عنہ
اصحاب صحیح ستہ کا القراءۃ عندی قراءۃ حمزہ والفقہ فقہ ابی حنیفہ
وعلی ہذا اور کت الناس انتھی ذکر کیا اسکو ابن خلکان فی تاریخ انبی میں

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

معشدة اتباعها للشافعى رحمهم الله لضعفه انتهى كلامه الزيلع
 اور کہا شیخ کمال الدین فی بیج نسخ القدر کے هذا الحديث ضعيف
 من ضعفه الحافظ ابن عبد البر القاضى اسمعيل بن ابى اسحاق
 وابو بكر ابن العربي المالکيى انتهى كلامه ابن الهمام اور کہا صاحب
 قانوس فی کہ وہ شافعى مذہب ہی بیج نسخ السعادت کی کہ حاصل وسکا
 یہ ہی ضعفه بعض المحدثين وصححه بعضهم انتهى اور کہا بیج کتاب
 منہ کے مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ الشَّافِعِيُّ مِنْ حَدِيثِ قَلْتَيْنِ مَنْ هَبْ
 ضَعِيفٌ انتهى اور کہا دیوسی فی ابی کتاب سرار من وَهُوَ حَدِيثٌ
 ضَعِيفٌ انتهى اور کہا صاحب ہدایہ فی بیج ہدایہ کے أَنَّهُ ضَعِيفٌ
 صَفْحَةُ أَبُو دَاوُدَ انتهى اور کہا علی ابن مدینی فی کہ وہ امام ہی امامون
 حدیث کی سی اور شیخ می بخاری وغیرہ کا آنکہ لَحْدِيثٌ هَذَا لِمُحَمَّدِ بْنِ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْلَهُ الشَّيْخُ عَبْدُ
 الْمُكَوِّنِ فِي شَرْحِ الْمُسْتَوْثَرِ الْعَرَبِيِّ وَالْفَارِسِيِّ اور حاصل کلام کا بھہ
 کہ تحقیق ضعیفہ اور مالکیہ متفق ہوی من اور ضعف اس حدیث قلتین کے
 اگرچہ مختلف من بیج بیان کرنی وجہ ضعف کے اور وجہ دوسری
 بھہ ہی کہ یہ حدیث قلتین کی مخالف اجماع صحابہ کے ہے جیسا کہ
 کہا شیخ عبد الحق فی بیج شرح مشکوہ وغیرہ کے قَالَ عَلِيُّ بْنُ مَدِينَةَ وَ
 هُوَ إِمَامُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَشَيْخُ الْبُخَارِيِّ إِنَّهُ خَالَفَ أَجْمَاعَ النَّبِيِّ
 فَإِنَّ الرَّجُلَ وَفَّحَ فِي بَيْتِ زَيْنٍ قَامَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ النَّبِيِّ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

پہلے حدیث کی سی کہ اس کا بیان ہے اللہ کے اور جس سے روایت
 عبد اللہ بن عمر سے ہے کہ کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مع لکنا قلنا فن اوتلنا کہ جس سے کہی کہ وہ اہل بیت سے ہے
 میں مشعل بن شمس پر کہ وہ قتل فرمایا میں باہر قتل میں وہاں وہاں
 ہواں دو نور سے ہواں میں کہ اور یہ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ قتل فرمایا گیا
 یحییٰ اور یحییٰ روایت عبد اللہ بن عمر سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عبد اللہ بن عمر نے اذاکان لکھا اربعین قلہ کہ جس سے کہی کہ وہ اہل بیت سے ہے
 الحمد للہ انہ لکھا ہے کہ اس سے ان عامہ نے منہ انہ منہ قتل ہوئے
 صراطی فی ذلک لکھا ہے فی بعض الروایات لفظ قلہ سن
 فی بعضہا لکھا ہے ولذل فی بعضہا اربعین قلہ فی بعضہا
 اربعین عزیباً انتہی اور مانند کے کہا ملا ہے قارب نے شیخ شمس
 ابن ابی ہریرہ ان روایتوں سے منظر اب اس حدیث کا اور جو تھی جیہ
 کہ لفظ قلہ کا تکرار ہی زبان معانی کثیرہ کے ہوا ہے کہ کہا جاتا ہے
 قلہ واسطے اور یہی سی کلمہ کی کہ کہلے میں ساتھ اس کے اس کے
 ساتھ مانے کہ لکھا ہے کہ اس سے کہہ بان اسکو لکھا کہنے میں
 اور یہ سے محنت کے میں اور کہا جاتا ہے واسطے قصہ توار کے
 اور کہا جاتا ہی قلہ واسطے اس چیز کے بانی میں ساتھ اس کے
 اور کہا جاتا ہی قلہ اس چیز کو کہ لکھا جاتا ہی اسکو اونٹ اور کہا جاتا
 قلہ جب کو تھی تری نکل کو اور کہا جاتا ہی قلہ جزہ کو یعنی ملیا کو اور کہا جاتا

یہ حدیث صحیح ہے اور اس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مع لکنا قلنا فن اوتلنا کہ جس سے کہی کہ وہ اہل بیت سے ہے
 میں مشعل بن شمس پر کہ وہ قتل فرمایا میں باہر قتل میں وہاں وہاں
 ہواں دو نور سے ہواں میں کہ اور یہ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ قتل فرمایا گیا
 یحییٰ اور یحییٰ روایت عبد اللہ بن عمر سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عبد اللہ بن عمر نے اذاکان لکھا اربعین قلہ کہ جس سے کہی کہ وہ اہل بیت سے ہے
 الحمد للہ انہ لکھا ہے کہ اس سے ان عامہ نے منہ انہ منہ قتل ہوئے
 صراطی فی ذلک لکھا ہے فی بعض الروایات لفظ قلہ سن
 فی بعضہا لکھا ہے ولذل فی بعضہا اربعین قلہ فی بعضہا
 اربعین عزیباً انتہی اور مانند کے کہا ملا ہے قارب نے شیخ شمس
 ابن ابی ہریرہ ان روایتوں سے منظر اب اس حدیث کا اور جو تھی جیہ
 کہ لفظ قلہ کا تکرار ہی زبان معانی کثیرہ کے ہوا ہے کہ کہا جاتا ہے
 قلہ واسطے اور یہی سی کلمہ کی کہ کہلے میں ساتھ اس کے اس کے
 ساتھ مانے کہ لکھا ہے کہ اس سے کہہ بان اسکو لکھا کہنے میں
 اور یہ سے محنت کے میں اور کہا جاتا ہے واسطے قصہ توار کے
 اور کہا جاتا ہی قلہ واسطے اس چیز کے بانی میں ساتھ اس کے
 اور کہا جاتا ہی قلہ اس چیز کو کہ لکھا جاتا ہی اسکو اونٹ اور کہا جاتا
 قلہ جب کو تھی تری نکل کو اور کہا جاتا ہی قلہ جزہ کو یعنی ملیا کو اور کہا جاتا

۲۳
 یہ حدیث صحیح ہے اور اس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 مع لکنا قلنا فن اوتلنا کہ جس سے کہی کہ وہ اہل بیت سے ہے
 میں مشعل بن شمس پر کہ وہ قتل فرمایا میں باہر قتل میں وہاں وہاں
 ہواں دو نور سے ہواں میں کہ اور یہ معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ قتل فرمایا گیا
 یحییٰ اور یحییٰ روایت عبد اللہ بن عمر سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عبد اللہ بن عمر نے اذاکان لکھا اربعین قلہ کہ جس سے کہی کہ وہ اہل بیت سے ہے
 الحمد للہ انہ لکھا ہے کہ اس سے ان عامہ نے منہ انہ منہ قتل ہوئے
 صراطی فی ذلک لکھا ہے فی بعض الروایات لفظ قلہ سن
 فی بعضہا لکھا ہے ولذل فی بعضہا اربعین قلہ فی بعضہا
 اربعین عزیباً انتہی اور مانند کے کہا ملا ہے قارب نے شیخ شمس
 ابن ابی ہریرہ ان روایتوں سے منظر اب اس حدیث کا اور جو تھی جیہ
 کہ لفظ قلہ کا تکرار ہی زبان معانی کثیرہ کے ہوا ہے کہ کہا جاتا ہے
 قلہ واسطے اور یہی سی کلمہ کی کہ کہلے میں ساتھ اس کے اس کے
 ساتھ مانے کہ لکھا ہے کہ اس سے کہہ بان اسکو لکھا کہنے میں
 اور یہ سے محنت کے میں اور کہا جاتا ہے واسطے قصہ توار کے
 اور کہا جاتا ہی قلہ واسطے اس چیز کے بانی میں ساتھ اس کے
 اور کہا جاتا ہی قلہ اس چیز کو کہ لکھا جاتا ہی اسکو اونٹ اور کہا جاتا
 قلہ جب کو تھی تری نکل کو اور کہا جاتا ہی قلہ جزہ کو یعنی ملیا کو اور کہا جاتا

34

[illegible]

اللہ علیہ وسلم
بِرَّهِ الْفَتْحَاءِ جَعِب
لہ اور روایت ہی
بِزید بن عقیل
لہ مر دلفہ و
کھن و کساعتہ
لہ اللہ علیہ وسلم
فَافِي هَذَا الْمَكَانِ
تَحَوَّلَ صَلَوَاتُ
وَالْغَدَاةُ بَعْل
وَسَلَّمَ فَعَلْ ذَلِكَ
عبدالرحمن بن بزم
لی مکتہ قصصی
لہ صلی اللہ
عَنْ وَفِيهَا
تَمَاعَةً رَوَاهُ الْفَتْحَاءُ
مَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ
عَظُمَ لِلْأَجَلِ وَاهُ
بن خدیج سے کہ کہا

از رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوثر و ابی الفجر قالہ اعظمہ للاجل
الطحاوی اور روایت ہی ابی بکر صدیق سے کہ روایت کے بلال بن وہب
روایت کی بنی علی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا یور و ابی الفجر قالہ اعظمہ
للججر رفاہ الطحاوی اور کہا محلی شرح موطا میں روایت طبرانی کے
یور یادل ابی الفجر قد رما یصبر القوم من اقم بھم و یہ قال الامام
ابو حنیفہ و اصحابہ وہی روایت عن احمد وہی متا شہد لہ
عمل اکثر الصحابة بالاسفار انتی اور روایت ہی رافع بن خدیج سے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسفر و ابی الفجر روایت کی یہ سنائی
نی اور روایت ہی محمود بن لبید سے کہ وہ روایت کرتی ہیں اپنی قوم کی لوگوں
سی کہ وہ انصار میں یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسفر و
بالصلیہ و انہ اعظمہ للاجل روایت کی یہ سنائی نی اور محمود بن لبید
صحابی میں عنیر او ایک روایت میں ہی لبید کہ وہ روایت کرتی ہیں کتنی
تخفوان سی اپنی قوم سی کہ وہ انصار میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے سے اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
علیہ وسلم نے اسفر و الصلوۃ الفجر قالہ اعظمہ للقباب روایت کی یہ
ابو حنیفہ نے سند اپنی میں اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا سنائی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائی ہی اسفر و ابی الفجر قالہ اعظمہ
للججر روایت کی یہ ترمذی فی اور کہا ترمذی فی حدیث رافع ابن خدیج
حدیث حسن صحیح قد رای غیر احادیث اہل العلم من اصحاب

۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

[illegible]

رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استند البرق بلى بالصلوة إذا
 استند البرق بلى بالصلوة روايت کی کہو ہا میں نے اور روایت ہی اس
 بن مالک سی کہ کہا کان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استند
 البرق بلى بالصلوة وإذا استند البرق أبود بالصلوة رواه الطحاوی
 فی معانی الآثار اور روایت ہی اس سی کہ کہا کان رسول الله صلى الله عليه
 وسلم إذا کان الحرا بلى بالصلوة وإذا کان البرق بلى بالصلوة رواه النسائی
 اور روایت ہی ابی خلدی کہ کہا کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 إذا کان الشتاء بلى بالصلوة الظھر وإذا کان الصيف بلى بالصلوة رواه
 الطحاوی فی معانی الآثار اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا کان رسول
 الله صلى الله عليه وسلم یحییٰ فی الشتاء ویخیرھا فی الصيف رواه
 الطحاوی اور روایت ہی غیر بن شعبہ سی کہ کہا کان رسول
 صلى الله عليه وسلم صلوة الظھر بالتحجر ثم قال أبود وایا الصلوة فإن
 شدت الحر من قیوم جھنم رواه ابن ماجہ والطحاوی اور روایت
 ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان إذا استند الحر
 فأكبر وایا الصلوة فإن شدت الحر من قیوم جھنم روايت کی بہ ترمذی نے
 اور کہا ترمذی نے فی الباب عن ابی سعید ابی زرہ وایا مؤسی ابن
 عتبایہ و المغیرہ بن شعبہ ابن عمر و صفوان و حدیث ابی ہریرہ
 حسن حجة انتی کلام الترمذی اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ
 کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان أبود وایا الصلوة فإن شدت

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional narrations related to the main text.

Handwritten marginal notes in Urdu script, likely commentary or additional narrations related to the main text.

[illegible]

دینی میں ہذا لکھ
 عندنا منسوخ ہے
 بھائی اور یہ جو
 ہون لری کہو تی
 نہ بد نون صحیحہ کی کہ اور
 بن غلو کی بن کہ جو اوپر گز
 دن مؤمن البی صلی اللہ
 یطیر انظر قات شدہ
 صلی اللہ و آوہ الصحا
 و دل اور ابی موسی کی کہ
 دل مذی فی بی رد کیا
 سید سلیمہ کتاب کا وہ اس
 بتایان آخر وقت
 ہاں ہی آن البی صلی اللہ
 بن فضالہ الطمر فی ال
 صلی العصر حین کان
 حب الشمس و افطر
 صلی العصر حین بقی ال
 البی الطمر حین کان

سوره اور کہا ہر
 و آئی محمد و زہ
 محمد کہ شعل میں دیر
 بھولی ابراہیم کے
 رہی مذہب سے
 مئی اور امام احمد کا
 ساج شرح مسلم کے
 کما و هو المصنوع
 دین الیہ
 خیرہ فی موانع
 القاری شرح صحیح
 ان تصلى الظهر
 کلام العیسیٰ بن
 من نسخ ہی سائہ
 حضرت کے اور
 مذکور ہوئی عیسا
 انافی صدوق
 رسول اللہ صلی اللہ
 الاول ما یحب

۲۰
 ۲۱
 خلاصہ میں ہر ایک حدیث اسامہ و عائشہ و عثمان ابی ہریرہ
 عبد مسعود و یحییٰ بن یزید و زید بن اسلم و غیرہ
 اکرام الصحابی اور ہمہ جو بعض لوگ کہتی ہیں کہ مراد ابراہیم اول وقت ظہر کا
 کہ اس وقت گری کہوئی ہی اور ہر زیادہ ہو جاتی ہی سو یہ کہنا مردودی
 سائنہ حدیث صحیحہ کی کہ اون میں سی حدیث ابی مسعود اور حدیث اس و حدیث
 ابی غلہ کی ہیں کہ جو اوپر گزرتی اور حدیث ابو سعید خدری کی کہ کہا اونہوں
 فی اذن مؤمن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یظہر فقال ابوہریرہ او قال
 لا یظہر انظر فان شدۃ الحر من غیر جھنم واذ الشدۃ الحر و ابوہریرہ
 عن الصادق زوایہ الصحابی و المسلم و البخاری بطرف کثیرہ اور حدیث
 ہریدہ کی اور ابی موسیٰ کی کہ جو آگ مذکور ہوئی وہی ذکر کرنی میں مراد مذکور
 اور علی قدی نی ہی رو کیا ہی مراد مذکور کو مرقا شرح مشکوٰۃ میں اور جو
 طبیعت سلیمہ کہتا ہوگا وہ اس مراد کو وہی جائیگا کہ تجربہ کی خلاف ہی مسلمہ
 جو تھا بیان آخر وقت ظہر کا شبہ کرنی میں باہر طور کہ روایت ہی علیہ
 بن عباس ہی ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اننی جابر بن عبد اللہ
 من بین قصۃ الظهر فی الاولیٰ میں تھا آجین کان الفی مثل الشرح
 ثم صلی العصر جین کان طل صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی المغرب جین
 وجبت الشمس و افطر الصائم ثم صلی الاشیاء جین غاب الشفق
 ثم صلی الفجر جین برق الفجر و حرّم الطعام علی الصائم و صلی المر
 الثانیۃ الظهر جین کان ظل کنتی میں کوئی العصر لا میں ثم صلی العصر

اس حدیث میں مراد ابراہیم اول وقت ظہر کا
 کہ اس وقت گری کہوئی ہی اور ہر زیادہ ہو جاتی ہی سو یہ کہنا مردودی
 سائنہ حدیث صحیحہ کی کہ اون میں سی حدیث ابی مسعود اور حدیث اس و حدیث
 ابی غلہ کی ہیں کہ جو اوپر گزرتی اور حدیث ابو سعید خدری کی کہ کہا اونہوں
 فی اذن مؤمن اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یظہر فقال ابوہریرہ او قال
 لا یظہر انظر فان شدۃ الحر من غیر جھنم واذ الشدۃ الحر و ابوہریرہ
 عن الصادق زوایہ الصحابی و المسلم و البخاری بطرف کثیرہ اور حدیث
 ہریدہ کی اور ابی موسیٰ کی کہ جو آگ مذکور ہوئی وہی ذکر کرنی میں مراد مذکور
 اور علی قدی نی ہی رو کیا ہی مراد مذکور کو مرقا شرح مشکوٰۃ میں اور جو
 طبیعت سلیمہ کہتا ہوگا وہ اس مراد کو وہی جائیگا کہ تجربہ کی خلاف ہی مسلمہ
 جو تھا بیان آخر وقت ظہر کا شبہ کرنی میں باہر طور کہ روایت ہی علیہ
 بن عباس ہی ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اننی جابر بن عبد اللہ
 من بین قصۃ الظهر فی الاولیٰ میں تھا آجین کان الفی مثل الشرح
 ثم صلی العصر جین کان طل صلی اللہ علیہ وسلم ثم صلی المغرب جین
 وجبت الشمس و افطر الصائم ثم صلی الاشیاء جین غاب الشفق
 ثم صلی الفجر جین برق الفجر و حرّم الطعام علی الصائم و صلی المر
 الثانیۃ الظهر جین کان ظل کنتی میں کوئی العصر لا میں ثم صلی العصر

ہر چہ سنون کی پہلی ہونی وقت ظہر کی اور یہ قدر ہے کہ ہون کی
 پہلی پڑھی گا چار رکعت سنت ظہر کی ہر چار رکعت فرض کی ہر دو رکعت
 سنت ظہر کی ہر چہ سنون کی اور سبق آجاوی نو وہ ہا ہر چہ سنون کے
 دس رکعت اور اگر سکی پہلی آئی آخر وقت ظہر کے تو معلوم ہوا کہ میں رکعت کے
 قدر ہر چہ سنون بعد ایک شل کی پڑھ سکتا ہی پہلی آئی آخر وقت ظہر کے آہن
 فریب و شل کی وقت آجا و گاہیں اس حدیث میں دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو
 یہ کہ وقت ظہر کا بعد ایک شل کی باقی رہتا ہی قطعاً اور دوسرے یہ کہ ثابت ہوا
 وقت ظہر کا دوسل تک لاکہ اور یہ حدیث بیان ہی حدیثوں ابراہی کا
 پس سب حدیثوں ابراہی کا یہ حکم ہوا اسو اسطے ہماری علماء رحمہم اللہ لیں پکڑی
 میں ابراہی کی حدیثوں ہی اس سلسلہ پر اور دوسرا طریق جواب ہے کہ یہ ہے
 کہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے اَن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابِ كَمَثَلِ سَتَاجِرِ اجْرَاءَ فَقَالَ مَنْ
 يَعْمَلْ لِي مِنْ عَدُوٍّ إِلَى يَصِيفِ النَّهَارِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمَلَتِ الْيَهُودُ
 ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلْ لِي مِنْ يَصِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ
 فَعَمَلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلْ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ
 عَلَى قِيْرَاطَيْنِ وَأَنْتُمْ هُمْ فَعَصَبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا أَمَا لَنَا كُنَّا
 أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ تَقْصُرُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ
 فَاذَلِكَ فَصَلَّى أَوْ تَبَيَّنَ مِنَ الشَّأْنِ رَوَايَاتِ كَمَا اسکو بخاری فی اور سنن
 اور ترمذی وغیرہم فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت

ہر چہ سنون کی پہلی ہونی وقت ظہر کی اور یہ قدر ہے کہ ہون کی
 پہلی پڑھی گا چار رکعت سنت ظہر کی ہر چار رکعت فرض کی ہر دو رکعت
 سنت ظہر کی ہر چہ سنون کی اور سبق آجاوی نو وہ ہا ہر چہ سنون کے
 دس رکعت اور اگر سکی پہلی آئی آخر وقت ظہر کے تو معلوم ہوا کہ میں رکعت کے
 قدر ہر چہ سنون بعد ایک شل کی پڑھ سکتا ہی پہلی آئی آخر وقت ظہر کے آہن
 فریب و شل کی وقت آجا و گاہیں اس حدیث میں دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو
 یہ کہ وقت ظہر کا بعد ایک شل کی باقی رہتا ہی قطعاً اور دوسرے یہ کہ ثابت ہوا
 وقت ظہر کا دوسل تک لاکہ اور یہ حدیث بیان ہی حدیثوں ابراہی کا
 پس سب حدیثوں ابراہی کا یہ حکم ہوا اسو اسطے ہماری علماء رحمہم اللہ لیں پکڑی
 میں ابراہی کی حدیثوں ہی اس سلسلہ پر اور دوسرا طریق جواب ہے کہ یہ ہے
 کہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے اَن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابِ كَمَثَلِ سَتَاجِرِ اجْرَاءَ فَقَالَ مَنْ
 يَعْمَلْ لِي مِنْ عَدُوٍّ إِلَى يَصِيفِ النَّهَارِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمَلَتِ الْيَهُودُ
 ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلْ لِي مِنْ يَصِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ
 فَعَمَلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلْ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ
 عَلَى قِيْرَاطَيْنِ وَأَنْتُمْ هُمْ فَعَصَبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا أَمَا لَنَا كُنَّا
 أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ تَقْصُرُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ
 فَاذَلِكَ فَصَلَّى أَوْ تَبَيَّنَ مِنَ الشَّأْنِ رَوَايَاتِ كَمَا اسکو بخاری فی اور سنن
 اور ترمذی وغیرہم فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت

ہر چہ سنون کی پہلی ہونی وقت ظہر کی اور یہ قدر ہے کہ ہون کی
 پہلی پڑھی گا چار رکعت سنت ظہر کی ہر چار رکعت فرض کی ہر دو رکعت
 سنت ظہر کی ہر چہ سنون کی اور سبق آجاوی نو وہ ہا ہر چہ سنون کے
 دس رکعت اور اگر سکی پہلی آئی آخر وقت ظہر کے تو معلوم ہوا کہ میں رکعت کے
 قدر ہر چہ سنون بعد ایک شل کی پڑھ سکتا ہی پہلی آئی آخر وقت ظہر کے آہن
 فریب و شل کی وقت آجا و گاہیں اس حدیث میں دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو
 یہ کہ وقت ظہر کا بعد ایک شل کی باقی رہتا ہی قطعاً اور دوسرے یہ کہ ثابت ہوا
 وقت ظہر کا دوسل تک لاکہ اور یہ حدیث بیان ہی حدیثوں ابراہی کا
 پس سب حدیثوں ابراہی کا یہ حکم ہوا اسو اسطے ہماری علماء رحمہم اللہ لیں پکڑی
 میں ابراہی کی حدیثوں ہی اس سلسلہ پر اور دوسرا طریق جواب ہے کہ یہ ہے
 کہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے اَن رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابِ كَمَثَلِ سَتَاجِرِ اجْرَاءَ فَقَالَ مَنْ
 يَعْمَلْ لِي مِنْ عَدُوٍّ إِلَى يَصِيفِ النَّهَارِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ فَعَمَلَتِ الْيَهُودُ
 ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلْ لِي مِنْ يَصِيفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيْرَاطٍ قِيْرَاطٍ
 فَعَمَلَتِ النَّصَارَى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلْ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ
 عَلَى قِيْرَاطَيْنِ وَأَنْتُمْ هُمْ فَعَصَبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا أَمَا لَنَا كُنَّا
 أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً فَقَالَ هَلْ تَقْصُرُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ
 فَاذَلِكَ فَصَلَّى أَوْ تَبَيَّنَ مِنَ الشَّأْنِ رَوَايَاتِ كَمَا اسکو بخاری فی اور سنن
 اور ترمذی وغیرہم فی اور کہا ترمذی فی کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی اور روایت

من صلوة العصر الخ سی وقت
 بیت ابی موسی کی کہ کہا فرمایا
 تَوَالِيَهُمْ دَوَالِيَهُمْ كَمَا تَوَالِيَهُمْ
 النَّبِيُّ يَحْمِلُوا إِلَى بَيْتِهِمْ
 الْخَيْرِينَ فَقَالَ امْكُتُوا بَيْتَكُمْ
 اَكُنْ جَائِنَ صَلَواتِ الْعَصْرِ
 حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ
 حبیباً کہ دلالت کرتا ہی اس پر
 ت ہی لفظ کثرت سی کہ کثرت
 کثرت معلوم ہوئی اور یہی
 وقت ظہر کا ہوا اور اٹھتے
 قول اور نما اقل عطا یعنی غیر
 ایا جادوی دو ٹکٹ وقت کو
 کا وقت ظہر کا سوای شاہلی کے
 ابھی ہی کہ روایت ہے ابی ذر
 فِي سَفَرٍ قَرَأَ الْمُؤْمِنُونَ آتُونَ
 اَرَادَ أَنْ يُؤْذِنَ فَقَالَ لَهُ اَوْزِدْ
 اَوْزِدْ الظِّلَ اَتَمْلُوكَ فَقَالَ
 مَتَمَّ روايت کیا اسکو بخاری

حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ وقت ظہر کا دوشل تک ہی سوای سایہ
 اعلیٰ کی دو وجہی و حوالہ یہی کہ کہا نووی فی مسلم کی شرح میں اس پر
 استجاب برا ظہر کی الشلول منبسطہ غیر منتصبہ ولا تصیر لها کفی
 فی العَادَةِ لَا بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ یَکْثُرُ اِنْتِی اَو کما جمیع البحار سین
 اَتَمْلُوكَ جَمْعٌ تِلْکَ مَا جَعَلَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ تَرَابٍ أَوْ زَمَلٍ مَسْطُوحٍ
 لَا ظَهَرَ لَهَا ظِلٌّ إِلَّا إِذَا ذَهَبَ الْكُتُورُ وَفِي الظُّهْرِ اِنْتِی جبکہ ثابت ہوئی
 یہ بات کہ سایہ نیلوان کا بنین ظاہر ہوتا مگر چھپی تو لمبائی دن کی بہت پس اقل
 مرتبہ یہی کہ ذلی نقد رچو تہائی حصہ آدمی دن کی پس ہوگا اس وقت
 سایہ آدمی کا قریب نصف قد آدمی کی اور شروع ہوگا ظہور سایہ نیلوان کا پس
 جبکہ ہوگی سائے نیلوان کی برابر نیلوان کی تو ہوگا سایہ آدمی کا ڈیرہ قد آدمی
 کی پس جبکہ یہ معلوم ہوا نویم حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ اذان ظہر کے
 ہوئی بعد وقت مذکور کی اور بعد اذان کی نماز ظہر کے سنت و فرض اور
 نماز سبق کی پہلی آخر ہوئی وقت ظہر کے پس اس حدیث ہی دلالت کے
 اس پر کہ وقت ظہر کا دوشل تک ہی سوای سایہ اعلیٰ کی اور وجہ دوسرے
 یہی کہ تجربہ کیا گیا ہی بان ہو کہ ایک گولہ سی کا دو ٹکڑے کر کر ایک
 ٹکڑا چوڑی طرف سی جو زمین پر رکھا گیا تو جس وقت سایہ اوسکا برابر
 اوسکے ہوا اور اوسکے بعد نماز مذکور پہلے آخر ہونے وقت ظہر کے
 ادا ہونے نو سایہ دوشل قد آویسے کے سوایہ سایہ اعلیٰ کے ہوا
 حبیباً کہ مذہب امام اعظم اور اتباع اُن کی کا ہی اور جو تھا طریق جواب

حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ وقت ظہر کا دوشل تک ہی سوای سایہ
 اعلیٰ کی دو وجہی و حوالہ یہی کہ کہا نووی فی مسلم کی شرح میں اس پر
 استجاب برا ظہر کی الشلول منبسطہ غیر منتصبہ ولا تصیر لها کفی
 فی العَادَةِ لَا بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ یَکْثُرُ اِنْتِی اَو کما جمیع البحار سین
 اَتَمْلُوكَ جَمْعٌ تِلْکَ مَا جَعَلَ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ تَرَابٍ أَوْ زَمَلٍ مَسْطُوحٍ
 لَا ظَهَرَ لَهَا ظِلٌّ إِلَّا إِذَا ذَهَبَ الْكُتُورُ وَفِي الظُّهْرِ اِنْتِی جبکہ ثابت ہوئی
 یہ بات کہ سایہ نیلوان کا بنین ظاہر ہوتا مگر چھپی تو لمبائی دن کی بہت پس اقل
 مرتبہ یہی کہ ذلی نقد رچو تہائی حصہ آدمی دن کی پس ہوگا اس وقت
 سایہ آدمی کا قریب نصف قد آدمی کی اور شروع ہوگا ظہور سایہ نیلوان کا پس
 جبکہ ہوگی سائے نیلوان کی برابر نیلوان کی تو ہوگا سایہ آدمی کا ڈیرہ قد آدمی
 کی پس جبکہ یہ معلوم ہوا نویم حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ اذان ظہر کے
 ہوئی بعد وقت مذکور کی اور بعد اذان کی نماز ظہر کے سنت و فرض اور
 نماز سبق کی پہلی آخر ہوئی وقت ظہر کے پس اس حدیث ہی دلالت کے
 اس پر کہ وقت ظہر کا دوشل تک ہی سوای سایہ اعلیٰ کی اور وجہ دوسرے
 یہی کہ تجربہ کیا گیا ہی بان ہو کہ ایک گولہ سی کا دو ٹکڑے کر کر ایک
 ٹکڑا چوڑی طرف سی جو زمین پر رکھا گیا تو جس وقت سایہ اوسکا برابر
 اوسکے ہوا اور اوسکے بعد نماز مذکور پہلے آخر ہونے وقت ظہر کے
 ادا ہونے نو سایہ دوشل قد آویسے کے سوایہ سایہ اعلیٰ کے ہوا
 حبیباً کہ مذہب امام اعظم اور اتباع اُن کی کا ہی اور جو تھا طریق جواب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

الكتاب الثاني

لدينا في القوم
وكانت القوم
منهم من كان
الطاهر
فخرجوا فابعدوا
كل واحد منهم
فقالوا له
الطاهر
فخرجوا فابعدوا
كل واحد منهم

کی قدر جیسا کہ عین پوشیدہ اہل معاویہ پر پس لالت کی اس حدیث نے
اسپر کہ وقت ظہر کا دوئل تک ہی سوای سایہ اصلی کی اور وجہ دوسرے
یہی کہ لفظ فَاَنْعَمَ اَنْ یُزَادَ کا یہی دلالت کرتا ہی اسپر کہ وقت ظہر کا
دوئل تک ہی سوای سایہ اصلی کی اسواسطی کہ یہ لفظ مجمل ہی بیان
کر دیا اسکو حدیث ابی سعید کے نے کہ جو اوپر گزری باوجودیکہ لفظ
فَاَنْعَمَ اَنْ یُزَادَ لَهَا کا یہی محتاج بنین ہی اس بیان کا ملکہ خود دلالت
کرتا ہی اسپر کہ بعد دوئل کی وقت ظہر کا باقی رہتا ہی جیسا کہ عین پوشیدہ
اہل تجربہ پر بانچوان طریق جواب شبہ کا یہی کہ روایت ہی عبد
بن عباس سی اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمِنِي حِينَ
عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلِّ الظُّهْرَ فِي الْاُولَى مِنْهُمَا حِينَ كَانَ
اَفْقَى مِثْلَ الشِّرَازِ ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ
مِثْلَهُ ثُمَّ صَلِّ الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَافْطَرِ اصْنَاءَكُمْ ثُمَّ
صَلِّ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلِّ الْفَجْرَ حِينَ يَرِقُ الْفَجْرُ
وَحَرَمَ الطَّعَامَ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ
كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لَوْ قِفْتَ الْعَصْرَ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ
حِينَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَهُ اَخْرَجَتْ تَاوِيلَ كُوْبِ اسْوَاطِی كَقَوْلِ الْخَمْرَةِ
وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ عَيْنَ قَوْلِ الْخَمْرَةِ
ثُمَّ صَلِّ الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ هِیْ بِسَ جِیَا قَوْلِ الْخَمْرَةِ

۱۰ صلی العصر و آخر تک صبح دلات کرنا ہی اسپر کہ پڑی گئی نماز عصر پہلے
 دن بعد موبانی سایہ ہر چیز کے برابر اس کے اس حدیث قول آنحضرت کا صلی
 علیہ السلام الثانیۃ آخر تک دلات کرنا ہی اسپر کہ پڑی گئی نماز ظہر کی دوسرے دن
 بعد موبانی سایہ ہر چیز کے برابر اس کے اس قول آنحضرت کے نے
 صلی علیہ السلام الثانیۃ الظہر حین کان ظل کل شیء مثله صریح دلات
 کی اسپر کہ پڑی گئی نماز ظہر کی دوسری دن بعد موبانی سایہ ہر چیز کے
 برابر اس کی جیسی کہ پڑی گئی نماز عصر کے بعد موبانی سایہ ہر چیز کے
 برابر اس کے پر مود کہ کیا آنحضرت نے اس دلات کر نیکیو ساتھ قول نبی کے
 لوقت العصر واسطے دفع کرنے وہم تاویل کے پر مود کہ کیا آنحضرت نے
 دوبارہ اس دلات کر نیکیو ساتھ قول نبی کے بلا حصر واسطے نہایت اہتمام
 کر نیکیے حج دفع کرنے وہم تاویل کے اس ہرگز نہ ہے گنجائش تاویل کے
 اس دلات کرنے میں کہ یوں تاویل کی جاوی کہ نماز پڑھے آنحضرت نے
 دوسرے دن میں قریب مثل کے واسطے باطل کر دینے آنحضرت کے اس
 تاویل کو اور دوسرے یہ کہ یہ تاویل بالرای یعنی عقلے ہی مقابل بعض
 کی اور یہ مردود ہے اس یہ حدیث صریح دلات کرتی ہی اسپر کہ وقت
 ظہر کا بعد مثل کے باقی رہتا ہے جیسا کہ دلات کرتی ہی اسپر کہ وقت عصر کا
 بعد مثل کی شروع ہوتا ہی پس دلات کیا اس حدیث نے اسپر کہ وقت
 ظہر و عصر کا بعد مثل کی مشترک ہی جیسا مذہب امام مالک کا اور امام حنابلہ
 علماء کا ہی جیسا کہ کہا نووی نے شرح مسلم میں باب اوقات نماز میں لیکن

۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

منہر اک منہج ہی ساتھ حدیثوں صحیحہ کے اون میں سے ایک یہ
 عبد بن عمرو کی ہی ہے اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصْلَيْتُمْ
 فَمِنْ فَانِهِ وَفَتِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلِ ثُمَّ إِذَا أَصْلَيْتُمْ
 الظُّهْرَ فَإِنَّهُ وَقْتُ إِلَى أَنْ يَحْضُرَ الْعَصْرُ روايت کیا اسکو مسلم وغیرہ
 اور حدیث عبد بن عمرو کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 وَقْتُ صَلَوةِ الْبُحْرِ مَا كَمْ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلِ وَوَقْتُ صَلَوةِ
 الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ مَا كَمْ يَحْضُرُ الْعَصْرُ روايت کیا اسکو مسلم وغیرہ
 نے اور حدیث انی قنادہ کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
 فِي النَّوْمِ تَقْرِيطُ اِمَّا الْقَرْطُ عَلَى مَنْ كَرِهَ يُصِلُ إِلَى الْحَيِّ وَوَقْتُ
 صَلَوةِ الْاُخْرَى روايت کیا اسکو مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی وغیرہم نے
 اور حدیث بریدہ کی اور حدیث ابی موسیٰ کی کہ اوپر گئے جکی بن حدیث صحیحہ
 دلالت کرتی ہیں اس پر کہ منہر اک منہج وقت ظہر و عصر منہج ہی لیکن باقی ہی
 یہ بات کہ کونسا وقت منہج ہے ان دونوں میں سے ظہر کا یا عصر کا جس میں ابی
 کی اور ابی ذر کی اور عبد اللہ بن عمرو کی اور بریدہ کے دلالت کرتی ہیں اس پر
 کہ منہج وقت عصر کا ہی ہے وقت ظہر کا بعد سو جانی سایہ ہر چیز کے برابر اسکے
 باقی رہا خالص اور سو جانا سایہ ہر چیز کا برابر اسکے شامل ہی آدمی کی سایوں کو اور درختوں
 کی سایوں کو اور ٹیلوں کی سایوں کو اور چھتروں کی سایوں کو پس بیان کیا احقر
 اس سایہ کو یہ حدیث ابی ذر غفاری کہ سایہ ٹیلوں کا ہے پس دلالت کی حیرت کی
 حدیث اس پر کہ وقت ظہر کا دو مثل تک ہے سوائے صلیب کی جتنا مذہب امام عظیم کا اور

اور اسی میں ہی احتیاط ہو گیا
 پس اگر جو عند اللہ وقت عصر کا محدود
 بوقت اپنی کی غیر جائز اور اگر عند اللہ
 ساد بعد ایک مثل کی ہی جی نہیں دہر
 میں حدیث جبریل ہی کہ وقت ظہر کا
 علی کی سو بہ بات اس حدیث میں
 ہی مسئلہ ہی اور دوسرے کے
 کے تہی میں ساتھ حدیث عبد اللہ
 فی وقت الظہر اذا زالت
 تجزئ العصر و وقت
 اسکو سلم فی اور بعد لیل بکری
 قول آنحضرت کے و کان قبل الیل
 سے و سلم نہیں فرمایا کہ یہ بات
 علوم ہو کہ تاکید ہی نہایت ہم
 کا ہی ہی پس حدیث محل
 رجل کطولہ جملة مقررہ
 بنی کی یا یہ قول طرح ہی
 خالی میں اس قول مذکور
 بی در میان متبادر ہو

۲۶
 وسطی بیان کرنی ایام گرمی کی ساتھ دلیل حدیث ابی ہریرہ کی اور حدیث سعید
 نہری کی اور حدیث بریدہ کی اور حدیث عبد اللہ بن عمر کے اور حدیث اہل
 جبریل کی اور ساتھ دلیل اجماع ہو سکی اسپر کہ وقت ظہر کا جبکہ ہو جاوی سایہ آدمی کا
 مثل اسکی باقی رہتا ہی ساتھ اجماع است کی اور ساتھ دلیل اسکا کی کہ اگر نہ قول
 جملہ مقررہ یا قول اوی کا تو اہستہ ہوگا عطف اسکا اوپر زالت الشمس کے اور ہو
 سنی امور کہ وقت ظہر کا جس وقت کہ دہلی آفتاب اور ہو جاوی سایہ آدمی کا مثل
 اوکل ویرہ ہی بل میں ساتھ اجماع است کی پس ثابت ہوا ان لیلوں مذکورہ کہ یہ
 یا تو مدت ہی یا جملہ مقررہ ہی واسطی بیان وقت نماز کی جیسا کہ مقصدا حدیث
 ابی ہریرہ کا اور حدیثون ابراد کا ہی اور یہ جو بعضی علما فی روایت کی ہی مقرر
 میں قوی ہی قول جمہلین چسویہ وایت متبر قابل اعتبار کی نہیں ساتھ میں جہوں کے
 و جداول یہ کہ صاحب بحر الرائق فی رسائل زینیہ میں بعد نقل کرنی اسکا کہ
 کہ وقت عصر کا بعد و مثل کی سوا سایہ اہل کی ہی اور یہی ظاہر الروایت اور نہ
 امام ہی اور یہی امام ہی مشہور و حیث ثبت ان وقت العصر اذا صاد
 ظل کل شیء مثلیہ و انہ مذہب اہل حنیفہ و صحیح المسائیر و الآثار
 فوجب علی مقلد اہل حنیفہ رحمہ اللہ العمل بہ ولا يجوز له العمل
 بقول غیرہ لہما القلہ الشیعہ واسم فی تصحیحہ عن جمیع الأصحاب
 انہ لا یصح الوجوع عن التقلید بعد العمل بالایقان و هو المختار فی مذہب
 واد ما قلنا بعض حنیفہ زماننا من ان اتوا علی قولہ ما فعلنا
 نقل فی وجودہ فی کتاب غیر مشہور و غیر المشہور لا یحبون

اور اس میں ہی احتیاط ہو گیا
 پس اگر جو عند اللہ وقت عصر کا محدود
 بوقت اپنی کی غیر جائز اور اگر عند اللہ
 ساد بعد ایک مثل کی ہی جی نہیں دہر
 میں حدیث جبریل ہی کہ وقت ظہر کا
 علی کی سو بہ بات اس حدیث میں
 ہی مسئلہ ہی اور دوسرے کے
 کے تہی میں ساتھ حدیث عبد اللہ
 فی وقت الظہر اذا زالت
 تجزئ العصر و وقت
 اسکو سلم فی اور بعد لیل بکری
 قول آنحضرت کے و کان قبل الیل
 سے و سلم نہیں فرمایا کہ یہ بات
 علوم ہو کہ تاکید ہی نہایت ہم
 کا ہی ہی پس حدیث محل
 رجل کطولہ جملة مقررہ
 بنی کی یا یہ قول طرح ہی
 خالی میں اس قول مذکور
 بی در میان متبادر ہو

اور سی میں ہی احتیاط ہو گیا
 اگر موعظہ اللہ وقت عصر کا بعد دو
 وقت اپنی کی غیر جائز اور اگر عین
 الیٰ ادا بعد ایک مثل کی ہی میں دوسرے
 میں حدیث جبریل سی کہ وقت ظہر کا
 علی کی سو یہ بات احمد بن حنبل
 مثنیٰ مثلاً ہی اور دوسرے کہ
 سائیکر میں ساتھ حدیث عبد اللہ
 مثنیٰ وقت الظہر اذ انزلت
 ظہر حضور العصر وقت
 با اسکو سلم فی اور بعد ایل ہر کی
 ہی قول آنحضرت کے وکان غلزل
 علیہ وسلم نہیں فرمایا کہ یہ بات
 معلوم ہو کہ تاکید ہی نہایت یہ
 نون کا ہی ہی پس حدیث مغل
 الرجل کطویہ جملہ مقررہ
 بعد اپنی کی یا یہ قول میں ہی
 میں غالی میں اس قول مذکور
 غلطی درمیان متبادر ہو کر

۴۶
 وعلی بیان کرنی ایام گرمی کی ساتھ دلیل حدیث ابی ہریرہ کی اور حدیث سعید
 نہری کی اور حدیث بریدہ کی اور حدیث عبد اللہ بن عمر کے اور حدیث اہل
 بیہم کی اور ساتھ دلیل جماع ہونے کی سپر کہ وقت ظہر کا جبکہ سو جاویں یا یہی
 مثل او کی بانی رہتا ہی ساتھ جماع است کی اور ساتھ دلیل یہاں کہ اگر نہ قول
 جملہ مقررہ یا قول اوی کا تو اسبہ ہوگا عطف اوسکا او پر ذالت الشمس کے اور ہو
 مثنیٰ اسکو کہ وقت ظہر کا جس وقت کہ دلی آفتاب و ہو جاویں سایہ اوی کا مثل
 او کی و یہی میں ساتھ جماع است کی پس بات ہوا ان لیلون مذکورہ کہ یہ
 یا تو بدست ہی یا جملہ مقررہ ہی واسطی بیان وقت نماز کی جیسا کہ مقررہ حدیث
 ابی ہریرہ کا اور حدیثون ابراد کا ہی اور یہ جو بعضی علماء فی روایت کیا ہی کہ بعض
 میں قوی ہی قول صحابہ پر جو یہ وایت مقبر قابل اعتبار کی نہیں ساتھ میں جماع
 و بعد ایل یہ کہ صاحب بحر الرائق فی رسائل زینیہ میں بعد نقل کرنی اسباب کے
 کہ وقت عصر کا بعد وشل کی ساری سایہ علی کی ہی اور یہی غی ہر الروایت اور نہ
 امام کا ہی اور یہی امام سی مشہور و حیث ثبت ان وقت العصر اذ اصدا
 ظل کل شیء مثلاً و انہ مذہب ابی حنیفہ و فتح المسارح و تہذیب
 فوجب علی مقلد ابی حنیفہ رحمہ اللہ العمل بہ ولا يجوز زلہ العمل
 بقول غیرہ لہذا نقل الشیخ فاسم فی تہذیبہ عن جمیع الأصحاب ان
 انہ لا یصح التوجع عن التقلید بعد العمل بالایقان و هو المختار فی المذہب
 و انہ نقل بعض حنفیہ زماننا من ان الفتویٰ علی قولہما فعلہ
 نقل فی وجودہ فی کتابہ غیر مشہور و عاقر المشہور لا یجوز

اور سی میں ہی احتیاط ہو گیا
 اگر موعظہ اللہ وقت عصر کا بعد دو
 وقت اپنی کی غیر جائز اور اگر عین
 الیٰ ادا بعد ایک مثل کی ہی میں دوسرے
 میں حدیث جبریل سی کہ وقت ظہر کا
 علی کی سو یہ بات احمد بن حنبل
 مثنیٰ مثلاً ہی اور دوسرے کہ
 سائیکر میں ساتھ حدیث عبد اللہ
 مثنیٰ وقت الظہر اذ انزلت
 ظہر حضور العصر وقت
 با اسکو سلم فی اور بعد ایل ہر کی
 ہی قول آنحضرت کے وکان غلزل
 علیہ وسلم نہیں فرمایا کہ یہ بات
 معلوم ہو کہ تاکید ہی نہایت یہ
 نون کا ہی ہی پس حدیث مغل
 الرجل کطویہ جملہ مقررہ
 بعد اپنی کی یا یہ قول میں ہی
 میں غالی میں اس قول مذکور
 غلطی درمیان متبادر ہو کر

مذہبہ النہد بہ غیر قول صحابہ
 و از النہد بہ و از النہد بہ و از النہد بہ

هَذَا فِي سَجِّهِ هَدِيَّةٌ
 لِمَنْ يَتَذَكَّرُ عَلَى أَنَّ
 رَمِثًا يَحْفَظُ أَقْوَالَ
 سَمِعَ أَنَّ يَدُكَ كَرَّ
 وَجِبِهِ الْحِكَايَةِ فَعَرَفَ
 بَيْنَ لَيْسَ يَهْوَى بَلْ كَوَى
 يَرِيقُ نَقْلَهُ عَنْ الْحَقِّ
 إِلَيْهِ أَوْ يَأْخُذُهُ مِنْ
 يَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ
 يَحْمَدُ بْنُ كَثَّةٍ يَمْنُلُهُ
 إِذْ كَرَّ الرَّازِي
 رَيْفٌ زَمَانًا لَا يَحِلُّ
 لَهَا كَمْ تُسْتَهْرَمُ فِي
 حِدِّ النَّقْلِ عَنِ الْمَوَادِّ
 لَآيَةٍ وَالْمُبْسُوطِ
 بِلَا شَيْءٍ كَلَامًا مُحَقَّرٍ
 الرِّوَايَةِ مِنْ كِتَابِ
 فِي الْكِتَابِ الْمَشْهُورِ فَلَا
 هُوَ مَعَ فَمَا لَقِيَ مَشْهُورٌ

۱۰
 کلاماً یا غیبار نقل الحکم عن صاحب المذهب واما لیلہ
 وحادیث الی اخرہ انشی کلام صاحب البحر الرائق پس
 صاحب بحر فی کہ یہ نقل پایہ اعتبار سی حاجی اوعلی قوال حنفیہ
 جب ہی اور وجہ دوسری یہ ہی کہ کہا طحاوی فی حج و الخار قوله فی
 ظاہر الروایۃ عنہم قبلہ لان وجود الروایۃ موجود عنہا و غیر
 مشہورہ لا یقتدر و کتب ظاہر الروایۃ الزیادات و السیر
 و المسووط و الجامعان و معنی ظاہر الروایۃ الروایۃ الطاہرۃ
 عن الامام الکی نقلہ الثقات اما للتواتر او بالمشہورہ انشی
 کلام الطحاوی بحکمہ موثق ظاہر الروایۃ تو نہ قبول کیا جاوی گا غیر اوس
 کا اسی مقامہ میں کیونکہ غیر ظاہر الروایۃ کا بامرجوح عنہ یا غیر مشہورہ سو بہ و لو
 غیر منبر میں جیسا کہ کہا طحاوی فی اور وجہ تیسری یہ ہی کہ کہا صاحب البحر الرائق
 فی کتابہ فی الاستیعاب فیہ ایضا ان بعض المشایخ و ان قال لقوی
 علی نزلہا و کان لیل الامام و اصحابا و مذهبہ ثابتا لا ینقض
 الی قوۃ و لا یعمل بہا و ان کانت فی کتاب مشہورہ معروفہ
 و اذا ظہر لنا مذهب الامام الاعظم الی حقیقۃ رز فی ہذین
 الوقوف و انما ظہر قبلہ و نہ صحیحہ و انہ اقوی من دلیہا و وجب علینا
 اتباعہ و نقلہ و الامتاع بہ انشی کلام صاحب البحر الرائق
 حاصل پس کلام کا یہ ہی کہ قبول ہا کہ ظاہر الروایۃ و مشہورہ و انشی اور نہ اوکا اور
 مؤلف حدیث و چون کی اور قبول عقل او نقل کا ہی اور خدا کا خلاف نہیں کی

[illegible]

نزدیک جازن است ۱۲
قول او ملاک چو گفته است
یعنی و او را بدین معنی
و عمل بود اس می

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲

اور مخالف حدیثوں میں کہ ابن عباس ہوا میں کرنا سابتہ اولیٰ نہ سابتہ غیر اولیٰ
مسئلہ بانجو ان جمع کرنا دو نمازوں کا بیچ ایک وقت کے
شبه کرتی ہیں بعضی لوگ بنا طور کہ روایت ہی ابو طفیل سی اور وہ روایت کرتی ہیں
معاذ بن جبل سی أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ بُؤَاكَ إِذَا
زَاعَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ يَرْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ
تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِي الْمَغْرِبِ مِنْ ذَلِكَ
إِنْ عَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ
يَرْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ
جَمَعَ بَيْنَهُمَا روایت کیا اسکو ابو داؤد فی اور روایت ہی حسین بن عبد اللہ
کہ وہ روایت کرتی ہیں عبد اللہ بن عباس سی مثل حدیث ابی طفیل کی روایت کیا
اسکو طحاوی فی اور روایت ہی عبد اللہ بن فضل سی کہ وہ روایت کرتی ہیں
ابن بن مالک سی أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ
فَرَأَتْ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَإِنْ ارْتَحَلَ
قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فِي أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ روایت کیا
اسکو طبرانی فی اسلمین اور روایت ہی ابن شہاب سی کہ وہ روایت کرتی ہیں
ابن بن مالک سی أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ارْتَحَلَ
قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ
زَاعَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ
روایت کیا اسکو حاکم فی الأربعین میں بس یہی حدیث ثلاث کرتی ہیں اسے ترجمہ کرنا

اور نماز کی ایک وقت میں سفر میں جائز ہے اور یہی قول امام شافعی
اور احمد اور اسحاق وغیرہم کا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ امام اعظم رحمہ اللہ نے
حدیث یہی کہتی ہیں کہ جمع کرنا دو نمازوں میں ایک وقت میں جائز نہیں بلکہ
کرنا دو نماز کا دو وقتوں میں سفر میں اور رمضان میں جائز ہے اور اس جمع کو
جمع عوری کہتی ہیں یعنی اخیر وقت میں پڑھی جاوے نماز پہلی اور اول وقت میں
پڑھی جاوے نماز دوسری سو جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ روایت یہی عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہما کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع بین
الصلواتین فی السفر روایت کیا اسکو طحاوی فی اور روایت
یہی عبد بن مسعود رضی اللہ عنہما کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی الصلوة یؤتی مثل الا جمیع وکفایت روایت کیا اسکو
نسائی فی اور روایت یہی عبد الرحمن بن زید رضی اللہ عنہما کہ وہ کہتی ہیں صحبت
عبد اللہ بن مسعود فی حجة مکان یؤخر الظهر ویجعل
العصر ویؤخر المغرب ویجعل العشاء ویسفر یصلو الغداة
روایت کیا اسکو طحاوی فی پس بہ حدیثین دلالت کرتی ہیں اس پر کہ کیفیت
جمع کرنی نمازوں کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی اس طرح کہ تہا
کرتی ایک نماز کو اور جلدی پڑھتی دوسری نماز بائیں طور کہ واقع ہوتی
ہر نماز اپنی وقت میں اور وجہ دلالت کرتی ہیں کہ عبد اللہ بن مسعود
پہلی تو کہا کہ جمع کرتی تھی حضرت نہ سفر میں اور نہ پڑھتی نماز سفر میں
ساتھ کیفیت مذکورہ کے پھر کہا کہ سب نمازین حضرت اپنی وقتوں میں

ایک وقت کے
 اور وقت کر لیں
 فِي سُرُودٍ مَوْكِرًا
 وَتَرْتِيلٍ مَرْتَلًا
 الْمَغْرِبِ مِنْ دُرَّةٍ
 فَرَبِّ وَالْعِشَاءِ وَإِنْ
 نَزَلَ لِلْعِشَاءِ
 یسین بن عبد العزیز
 میں اب غزل کی وایت کیا
 سی کوہ وایت کر لیں
 إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ
 صَرَحْتُمْ وَأِنْ أَرْتَحِلَ
 فَتِ الْعَصْرِ رَوَيْتُهَا
 سی کوہ وایت کر لیں
 إِذَا أَرْتَحِلَ
 فَتِ الْعَصْرِ رَوَيْتُهَا
 سی کوہ وایت کر لیں

پُرخی سوای نماز عرفات اور مزدلفہ کی بس منکوم ہوا کہ اس مجمع ہی مراد
جمع ساتھ کیفیت مذکورہی اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا
صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِينَ
الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ الْعِشَاءَ روایت کیا اسکو بخاری فی اور سلم
اور طحاوی اور نسائی اور ابو داؤد و ترمذی اور روایت عبد اللہ بن عباس
سی کہ کہا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
وَالْمَغْرِبِ الْعِشَاءَ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَضَرَةٍ ذَلَّ أَرَادَ أَنْ
لَا يَخْرُجَ أَمَّتَهُ روایت اسکو سلم اور ابو داؤد اور طحاوی اور نسائی اور ترمذی
وغیرہم فی اور روایت ہی عبد بن عباس سی کہ کہا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي
غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سِقْفٍ روایت کیا اسکو سلم اور ابو داؤد اور طحاوی اور نسائی
مجموعہ فی اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءَ بِالْمَدِينَةِ لِلْحَضَرِ
مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ روایت کیا اسکو طحاوی فی اور روایت ہی عبد اللہ
بن عباس سی کہ کہا صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ
ثَمَانِينَ جَمِيعًا وَسَبْعًا لِحَرْ الظُّهْرِ وَتَحْلُ الْعَصْرِ وَتَحْرُ الْمَغْرِبِ
وَتَحْلُ الْعِشَاءَ روایت کیا اسکو نسائی فی اس میں حدیث بیان ہی اوپر کے
حدیثوں کی بس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں اس پر کہ کیفیت جمع کر فی حضرت
کی نماز کو اس طرح ہی کہ مذکور ہوئی اس حدیث میں اور سوای ان میں کہ

برہمی سوای نماز عرقات اور نماز کی پس معلوم ہوا کہ اس حدیث کی مراد
 جمع ساتھ کیفیت مذکور ہی اور روایت ہی عبد بن عباس سے کہ کہا
 صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَتَمَائِبًا
 الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ الْعِشَاءَ روایت کیا اسکو بخاری نے اور مسلم
 اور طحاوی اور نسائی اور ابوداؤد وغیرہم نے اور روایت عبد بن عباس
 سے کہ کہا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
 وَالْمَغْرِبِ الْعِشَاءَ بِالْمَدِينَةِ فِي غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَصْرَدٍ قَالَ أَرَادَ أَنْ
 لَا يَخِجَ أَهْلَهُ رَوَيْتُ اسکو مسلم اور ابوداؤد اور طحاوی اور نسائی اور ترمذی
 وغیرہم نے اور روایت ہی عبد بن عباس سے کہ کہا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَتَمَائِبًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا فِي
 غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ روایت کیا اسکو مسلم اور ابوداؤد اور طحاوی اور نسائی
 وغیرہم نے اور روایت ہی جابر بن عبد الله سے کہ کہا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءَ بِالْمَدِينَةِ لِلْحَرِّ وَالْخَوْفِ
 مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا عِلَّةٍ روایت کیا اسکو طحاوی نے اور روایت ہی عبد الله
 بن عباس سے کہ کہا صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ
 تَمَائِبًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا الظُّهْرَ وَتَحْجَلَ الْعَصْرَ وَتَحْجَلَ الْمَغْرِبَ
 وَتَحْجَلَ الْعِشَاءَ روایت کیا اسکو نسائی نے سب سے حدیث بیان ہی اوپر کے
 حدیثوں کی پس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں اس پر کہ کیفیت جمع کرنی حضرت
 کی نماز کو اس طرح ہی کہ جو مذکور ہوئی اس حدیث میں اور سوای ان منوں کے

۱
 حدیثی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چاروں نمازوں کو جمع کر دیا
 اور اس کو سب سے حدیث بیان ہی اوپر کے حدیثوں کی پس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں
 اس پر کہ کیفیت جمع کرنی حضرت کی نماز کو اس طرح ہی کہ جو مذکور ہوئی اس حدیث میں
 اور سوای ان منوں کے
 ۲
 حدیثی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چاروں نمازوں کو جمع کر دیا
 اور اس کو سب سے حدیث بیان ہی اوپر کے حدیثوں کی پس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں
 اس پر کہ کیفیت جمع کرنی حضرت کی نماز کو اس طرح ہی کہ جو مذکور ہوئی اس حدیث میں
 اور سوای ان منوں کے
 ۳
 حدیثی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چاروں نمازوں کو جمع کر دیا
 اور اس کو سب سے حدیث بیان ہی اوپر کے حدیثوں کی پس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں
 اس پر کہ کیفیت جمع کرنی حضرت کی نماز کو اس طرح ہی کہ جو مذکور ہوئی اس حدیث میں
 اور سوای ان منوں کے
 ۴
 حدیثی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چاروں نمازوں کو جمع کر دیا
 اور اس کو سب سے حدیث بیان ہی اوپر کے حدیثوں کی پس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں
 اس پر کہ کیفیت جمع کرنی حضرت کی نماز کو اس طرح ہی کہ جو مذکور ہوئی اس حدیث میں
 اور سوای ان منوں کے
 ۵
 حدیثی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چاروں نمازوں کو جمع کر دیا
 اور اس کو سب سے حدیث بیان ہی اوپر کے حدیثوں کی پس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں
 اس پر کہ کیفیت جمع کرنی حضرت کی نماز کو اس طرح ہی کہ جو مذکور ہوئی اس حدیث میں
 اور سوای ان منوں کے

اور اس کو سب سے حدیث بیان ہی اوپر کے حدیثوں کی پس یہ حدیثیں دلالت کرتی ہیں
 اس پر کہ کیفیت جمع کرنی حضرت کی نماز کو اس طرح ہی کہ جو مذکور ہوئی اس حدیث میں
 اور سوای ان منوں کے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ يَرَى الشَّمْسَ
 لَمْ يَطْهَرْ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَيَجْمَعُ بَيْنَ هُمَا وَأَنْ دَاعَتْ النَّفْسُ
 قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الطَّهْرُ ثُمَّ رَكِبَ رَوَيْتُ كَيْفَ بَخَارِي أَوْ مَسْلَمٌ أَوْ نَسَائِي
 أَوْ ابْنُ دَاوُدَ وَغَيْرُهُمْ نَسِي بِيهِ حَدِيثُ امْتِحَالٍ رَكِبَتْهُ هِيَ كَمَا مَنِيْرُ مَبْنَاهَا كِي هِيَ
 طَرَفٌ دُونَ مَنَازِلٍ كِي يَاطَرُفٌ دُونَ وَتَوْنٌ كِي مَعْنَى نَآخِرُ وَقْتُ طَهْرٍ أَوْ وَقْتُ
 عَصْرِ كَمَا مَذْكَورٌ فِي حَدِيثِ مَنْ فِي حَبِّ كَمَا نَذَرُ مَنَازِلُ وَكَأَنَّ حَدِيثِ مَنْ
 تَوَسَّعِينَ هُوَ أَكْثَرُ هِيَ جَاوِي ضَمِيرُ طَرَفٌ دُونَ وَتَوْنٌ كِي كَمَا مَذْكَورٌ فِي حَدِيثِ
 مَنْ فِي هِيَ مَعْنَى حَدِيثِ كِي هِيَ كَمَا جَمَعَ كِي أَخْضَرَتْ فِي دُونَ مَنَازِلُ وَكَأَنَّ
 وَقْتُ مَنْ بَلْكَ دُونَ مَنْ مَعْنَى آخِرُ وَقْتُ طَهْرٍ هِيَ أَوْ رَاوِلُ وَقْتُ عَصْرِ
 دَلَالَتُ كِي اسْ حَدِيثِ فِي جَمْعٍ صَوْرِي بِرَجْسِيَا كَمَا دَلَالَتُ كِي جَمْعُ صَوْرِي حَدِيثِ مَنْ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ أَوْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ كِي فِي أَوْ سَبْرُ دَلَالَتُ كَمَا هِيَ
 آخِرُ حَدِيثِ كَا هِيَ سَلْمَى كَمَا أَلْجَمْعُ صَوْرِي مَرَادُ هِيَ أَخْضَرَتْ كِي تَرْدِيَا
 بَعْدُ هِيَ آفَاقُ كِي بِرْهَ لَيْتِي طَهْرٍ أَوْ عَصْرِ هِيَ أَوْ رَحَالُ أَنْكَ هِيَ حَدِيثِ مَنْفَقِ
 عَلَيْهِ دَلَالَتُ كَرْتِي هِيَ سَبْرُ كَمَا بَعْدُ هِيَ آفَاقُ كِي طَهْرٍ بِرْهَ كَر سَوَارِ مَوْجَاتِي
 هِيَ أَوْ رَوَايَتِي هِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَاقِدِي أَوْ رَنَافِعِي سِي كَمَا هِيَ أَنْ مَوْنُ
 ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَصَلَاةٍ قَالَ سِرْحَتِي ذَاكَ كَانَ قَبْلَ غَيْبِ بَيْتِ الشَّقَقِ
 نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ انْظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّقَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَحْجَلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ
 مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ فَسَارَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ

قُلْ أَنِ يَرْجِعَ مَقَرُّكُمْ
 إِلَى ذَاتِ شِقْطٍ
 اور رسم اور نشانی
 کہ منیر مینا کی بہری
 تاخیر وقت ظہر اور وقت
 نو نماز و نما حدیث میں
 کی کہ مذکور میں مذکور
 و نو نماز و نو نماز
 اور اول وقت عصر
 کی جمع صورتی حدیث
 سب دلائل کرتا ہے
 حضرت کے نزدیک
 تا نیکہ بہ حدیث متفق
 رہے کہ سوار ہو جانے
 سے کہ کہا ان مؤمن
 قَبْلِ غَيْبِ بَيْتِ الشَّقِ
 فَصَلِّ الْعِشَاءَ ثُمَّ قَالَ
 عَجَلِي بِهِ أَمْ صَنَعَ
 نَكْلَهُ مَسِيرَةً ثَلَاثًا

ان التمسع بن الصلوتين في وقت واحد كثيرة من الكبار
 رويت کیا اسکو امام محمد بن ابی سولہ میں بہ حدیث صحیح دلالت
 کرتی ہے اس پر کہ جمع کرنا دو نمازوں کا ایک وقت میں بڑا گناہ ہے اور حضرت
 عمر بنی جواب اطراف میں کہا تو اس وقت بہت سی صحابہ موجود تھے اور بہر
 کسی نے انکار نہیں کیا پس ثابت ہوا اس حدیث سے اور حدیثوں بن عمر
 کی سے کہ جمع کرنا دو نمازوں کا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اور صحابہ اور ان کے بطور جمع صوری کی نہانہ جمع حقیقی کے جیسا کہ تصریح
 کیا ہے روایت طبرانی میں ان التمسع بن الصلوتين في وقت واحد كثيرة من الكبار
 يجمع بين المغرب والعشاء يؤخر هذه في آخر وقتها ويجعل هذه
 في أول وقتها رويت کیا اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں روایت ہے عبد الرحمن
 کہ خرجت مع عبد الله الى مكة ثم قد مناجعا فصرى صلوتين كل صلوة
 وحدها باذان واقامته والعشاء ثم صلى الفجر حين طلع الفجر ثم
 قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان هاتين الصلوتين حولتا عن وقتها
 في هذا المكان المغرب صلوة الفجر هذه الساعة رويت کیا اسکو بخاری نے
 بخاری میں کتاب مناسک میں ہے بہ حدیث نص صریح ہے کہ نماز مغرب کے
 اپنی وقت سے پہلے ہی نہیں گئی ہرگز سوای اس وقت کی اس مکان میں اور یہ حدیث
 سب احادیث بناب کیسی صحیح تر سب سے اخیر ہی باین ہمہ بقولی ہے ہی سہی کہ
 حدیث جو در وہی اس باب میں مقابل اسکی محبت نہو سکے گے ہرگز ہرگز اور
 ماسوای اسکی اور جواب ہی اتنی میں حاصل کلام کا بہ ہے کہ دلالت کی ان

۲
 روایت کیا اسکو امام محمد بن ابی سولہ میں بہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہے اس پر کہ جمع کرنا دو نمازوں کا ایک وقت میں بڑا گناہ ہے اور حضرت عمر بنی جواب اطراف میں کہا تو اس وقت بہت سی صحابہ موجود تھے اور بہر کسی نے انکار نہیں کیا پس ثابت ہوا اس حدیث سے اور حدیثوں بن عمر کی سے کہ جمع کرنا دو نمازوں کا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ اور ان کے بطور جمع صوری کی نہانہ جمع حقیقی کے جیسا کہ تصریح کیا ہے روایت طبرانی میں ان التمسع بن الصلوتين في وقت واحد كثيرة من الكبار يجمع بين المغرب والعشاء يؤخر هذه في آخر وقتها ويجعل هذه في أول وقتها رويت کیا اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں روایت ہے عبد الرحمن کہ خرجت مع عبد الله الى مكة ثم قد مناجعا فصرى صلوتين كل صلوة وحدها باذان واقامته والعشاء ثم صلى الفجر حين طلع الفجر ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان هاتين الصلوتين حولتا عن وقتها في هذا المكان المغرب صلوة الفجر هذه الساعة رويت کیا اسکو بخاری نے بخاری میں کتاب مناسک میں ہے بہ حدیث نص صریح ہے کہ نماز مغرب کے اپنی وقت سے پہلے ہی نہیں گئی ہرگز سوای اس وقت کی اس مکان میں اور یہ حدیث سب احادیث بناب کیسی صحیح تر سب سے اخیر ہی باین ہمہ بقولی ہے ہی سہی کہ حدیث جو در وہی اس باب میں مقابل اسکی محبت نہو سکے گے ہرگز ہرگز اور ماسوای اسکی اور جواب ہی اتنی میں حاصل کلام کا بہ ہے کہ دلالت کی ان

روایت کیا اسکو امام محمد بن ابی سولہ میں بہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہے اس پر کہ جمع کرنا دو نمازوں کا ایک وقت میں بڑا گناہ ہے اور حضرت عمر بنی جواب اطراف میں کہا تو اس وقت بہت سی صحابہ موجود تھے اور بہر کسی نے انکار نہیں کیا پس ثابت ہوا اس حدیث سے اور حدیثوں بن عمر کی سے کہ جمع کرنا دو نمازوں کا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور صحابہ اور ان کے بطور جمع صوری کی نہانہ جمع حقیقی کے جیسا کہ تصریح کیا ہے روایت طبرانی میں ان التمسع بن الصلوتين في وقت واحد كثيرة من الكبار يجمع بين المغرب والعشاء يؤخر هذه في آخر وقتها ويجعل هذه في أول وقتها رويت کیا اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں روایت ہے عبد الرحمن کہ خرجت مع عبد الله الى مكة ثم قد مناجعا فصرى صلوتين كل صلوة وحدها باذان واقامته والعشاء ثم صلى الفجر حين طلع الفجر ثم قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان هاتين الصلوتين حولتا عن وقتها في هذا المكان المغرب صلوة الفجر هذه الساعة رويت کیا اسکو بخاری نے بخاری میں کتاب مناسک میں ہے بہ حدیث نص صریح ہے کہ نماز مغرب کے اپنی وقت سے پہلے ہی نہیں گئی ہرگز سوای اس وقت کی اس مکان میں اور یہ حدیث سب احادیث بناب کیسی صحیح تر سب سے اخیر ہی باین ہمہ بقولی ہے ہی سہی کہ حدیث جو در وہی اس باب میں مقابل اسکی محبت نہو سکے گے ہرگز ہرگز اور ماسوای اسکی اور جواب ہی اتنی میں حاصل کلام کا بہ ہے کہ دلالت کی ان

مخصوص مذکورہ فی اس پر کہ جمع مذکور درست نہیں اور یہی مذہب ہی امام اعظم
 اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور حسن بصری اور ابو اسیم غفرلہم اور صفیان ثوری
 اور اسود اور علقمہ اور مکحول اور محمد بن سیرین اور جابر بن زید اور لیث بن سعد
 اور عمرو بن دینار اور عمر بن عبد العزیز اور سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کا
 کہ یہ سب تابعین کبار ہیں سوای صاحبین کی اور یہی مذہب ہی عمر بن الخطاب
 اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور سعید بن
 ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جیسا کہ ذکر کیا ہی ابن شداد فی اپنی کتاب
 دلائل الاحکام میں اور امام مالک سی چار قول میں قول اول مثل قول امام شافعی
 اور احمد بن حنبل کی ہی اور قول ثانی جو از جمع کا وقت حلبی چلتی کی ہی اور
 قول ثالث یہ ہی کہ جمع کرنا مکروہ ہی اور یہی روایت ہی اہل مصر کی اور قول
 چوتھا مثل قول امام اعظم کی ہی اور اسکو اختیار کیا ہی کتاب تلویح میں کہ انکی
 مذہب کی کتاب ہی ذکر کیا اسکو عینی فی بخاری کی شرح میں اور اسی مذہب کی تائید
 ہی قرآن شریف میں کہ فرمانا ہی اللہ تعالیٰ جل شانہ اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلٰی
 الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوٰتًا یعنی بلاشبہ نماز ہی مومنوں پر فرض کی گئی موقت
 یعنی اپنی اپنی وقوتوں پر اور جو وہم کرتا ہی کوئی توہم اس آیت کی تخصیص کا یہی
 وہم غلط اور فاسد اور باطل ہی جیسا کہ نہیں پوشیدہ اوپر عارف معنی تخصیص کے
 نزدیک ضعیفون کی بلکہ بہان نسخ ہی سونسخ قطعیہ کو باطل نہیں کرتا پس آیت قطعے
 رہی پس معارض نہوگی اس آیت کی کوئی حدیث احاد کی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فی
 حَافِظُوْا عَلٰی الصَّلٰوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی یعنی محافظت کرو نمازوں پر

اور نماز چارالی پر بس یہاں پر صریح دلالت کرتی ہے اس پر نگاہ رکھو نماز میں
 اپنی اپنی وقتوں پر بس نفی نہیں کسی شخص پر کہ ان دونوں آیتوں کی الفاظ
 اور قطعی میں اور منفی انکی بھی قطعی میں اور دلالت کرتی ہیں اور ثابت ہو اوقات
 پنج گانہ کی اور اس پر اجماع است کا اور اس پر دلالت کرتی ہیں حدیثیں قوی
 کہ روایت کی گئی ہیں صحاح ستہ وغیرہ میں پس ثبوتی اوقات نماز پنجگانہ کے ساتھ
 دلیلوں نہایت قطعیہ یقینیہ کی ہوئی پس جب تک کہ دلیل جمع کرتی دو نمازوں کے
 ایک وقت میں قطعی یعنی یقینی ہو تو چھوڑنا ان دلیلوں قطعیہ یقینیہ کا درست ہوگا پس
 ہر گاہ کہ کوئی کوئی حدیث صحاح ستہ وغیرہ میں کہ ہوں الفاظ اسکی متواتر اور منفی
 اسکی قطعی دلالت کرنا والی اس پر کہ انحضرت علی علیہ السلام جمع کرتی تھی دو نماز کو
 سفر میں یا مرض میں ایک وقت میں پھر خالی ہو وہ حدیث معارضہ سی اور ضعف سے
 تو واجب ہو عمل کرنا ان دلیلوں قطعیہ یقینیہ مذکورہ پر پھر جو اسباب و حدیثوں کا کہ
 سند کڑا ہی اونکو اعتراض کرنا والوں نے میں وجہ سی ہی وجہ اول یہ کہ وہ حدیث
 ضعیف میں قابل سند کڑی کے نہیں معادل ان دلیلوں قطعیہ یقینیہ کے کیونکہ
 حدیث ابن شہاب کی کہ روایت کرتا ہے انس بن مالک سی کہ روایت کیا اسکو
 حاکم فی الأربعین میں ضعیف ہی اسلی کہ سند اسکی میں حسان بن عبداللہ سبطی ہی متواتر
 شخص ضعیف ہی ضعیف بیان کیا اسکا دارقطنی فی حلیا کہ کہا اسکو شیخ الاسلام
 عینی فی شرح بخاری میں اور ہی حسان بن عبداللہ سبطی خطا کرنا والی الفاظ حدیث
 کی ہی کہا اسکو قتلابی فی تقریب میں اور ہی قاعدہ متحرک نزدیک اہل حدیث کے
 کہ زیادتی غیر ثقہ کی اور ثقہ کی غیر مقبول ہی پس حکم ہوا یہ شخص ضعیف اور خطا

یہ مذہب ہی امام عظیم
 ہم منفی اور سفیان ثوری
 بن زید اور اسٹ بن سعد
 الدین عمر رضی اللہ عنہ
 مذہب ہی عمر بن الخطاب
 الدین عمر اور سعد بن
 ابنت شداد فی اپنی کتاب
 اول شل قول امام شافعی
 ت حلیہ ی حلیہ کی ہی اور
 اہل مصر کی اور قول
 کتاب تلویح میں کہ ابوی
 بن اور اسی مذہب کی تائید
 الصلوٰۃ کانت علی
 پر فرض کی گئی موقت
 آیت کی تخصیص کا یہ
 و پر عارف معنی تخصیص
 میں نہیں کرتا بل آیہ قطع
 پر فرمایا اللہ تعالیٰ فی
 حافظت کرو نمازوں پر

پس زیادتی اور سبب اس بن مالک کی کہ وہ متفق علیہ ہی غیر مقبول ہوئی
 نزدیکی اہل حدیث کی اور یہی کہا ابو داؤد نے نہیں کوئی حدیث مضبوط تقدیم وقت
 میں جیسا کہ کہا امام زہبی نے شرح کنز میں قَالَ ابُو داؤدَ وَلَيْسَ فِي تَقْدِيمِ الْوَقْتِ حَدِيثٌ
 قَائِمٌ اَنْتَی اور کہا شیخ الاسلام عینے نے دَحْکَی سَکَنَ اِیَّیْ دَاوُدَ اَللّٰہُ فِی تَقْدِیْمِ
 الْوَقْتِ حَدِیْثٌ قَائِمٌ اَنْتَی پس حدیث ابن سہاب کی ناقص ہوئے میں
 وجہوں سے اور حدیث عبداللہ بن فضل کی کہ روایت کرتا ہی اس بن مالک سے کہ
 روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط میں ضعیف ہی سہی کہ اس کے سند میں یعقوب بن محمد زہری
 ہی اور وہ بہا کثیر الوہم اور روایت کرتا لا ضغفار ہی جیسا کہ عسطلہ نے تقریب میں اور
 کہا شیخ الاسلام عینے نے شرح بخاری میں قَالَ صَالِحٌ عَنْ یَحْیٰی بْنِ مَعِیْنٍ اَنْ اَحَادِیْثَہُ
 یَشْبَہُ اَحَادِیْثَ الْوَادِیِّ (انتی) سے حدیثیں اس شخص کی مشابہ میں جھگ کے
 حدیثوں کی یعنی حدیثیں اسکی اوٹ پانچ بن اور یہی اس حدیث میں زیادتی ہی اور حدیث
 اس بن مالک کے کہ وہ متفق علیہ ہی پس اس حدیث ہی غیر مقبول ہوئی نزدیکی اہل
 حدیث کی اور یہی کہا ابو داؤد نے کہ نہیں کوئی حدیث مضبوط تقدیم وقت میں یعنی
 وقت میں بڑھتی میں پس ہونی یہ حدیث ہی بخاری میں وجہوں سے اور حدیث
 ابی الفضل کی حدیث موضوع ہی جیسا کہ کہا امام زہبی نے شرح کنز میں قَالَ الْحَاکِمُ حَدِیْثٌ
 اِلٰی الطَّفِیْلِ مَوْضُوعٌ اَنْتَی اور یہی اس حدیث کی سند میں ہشام بن سعد سے وہ ضعیف
 جیسا کہ کہا عسطلہ نے تقریب ہشام بن سعد بہت وہم والا اور کہا شیخ الاسلام عینے نے
 عند القاری شرح بخاری میں حدیث ہشام بن سعد رواہ ابو داؤد و ہشام
 بن سعد ضعیف ضعیف یحییٰ بن معین وقال ابو حاتم ریکب حدیث

[illegible]

کبر عزیمت کے غار میں موجود ہیں شب کا یہ ہی کہ کہا کہ ابن ابی شیبہ نے
شیخ بخاری اور مسلم کا یہی کتاب بنی میں کہ نام اس کا مصنف بنی حدیث اور کتب
عن ابن ابی شیبہ عن الحكم بن عتيبة عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء
ابن رزاع بن النقي صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلوة رقع يده
فلا يرفعها حتى يفرغ اور روایت کیا اسکو دارقطنی اور ابوداؤد اور ترمذی اور
بنی حدیث صحیح ہی سنی کر راوی اسکی راوی حدیث صحیح کی میں کیونکہ مسلم
اور عبد الرحمن بن ابی لیلی ترمذی کی سند صحیح میں میں کہا ترمذی نے حدیث
احمد بن محمد بن موسیٰ قال اخبرنا عبد الله بن المبارك قال اخبرنا
عن الحكم بن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب قال كانت مصلوۃ
رسول لله صلى الله عليه وسلم الحديث پر کہا ترمذی نے حدیث البراء
حدیث حسن ہے انتہی اور ابن ابی لیلی ہی ترمذی کی صحیح سند ہی کہ کہا ترمذی
نے حدیثنا ہناد قال اخبرنا هشيم عن ابن أبي ليلى عن عطاء بن عباس
قال يرفع الحديث انه كان يمسيك عن التلبية في العشر الاثني عشر
الحجر اور کہا ترمذی نے هذا حديث حسن صحيح انتہی اور روایت
فقہ ہی کہا ربیع تابعین سی اور حافظ اور عابد اور استاد امام شافعی کا اور
روایت کرتی ہیں اوس ہی سب صحاح ستہ والی اور یہ حدیث عبد الرحمن بن
ابی لیلی سی سوای اس سند کی اور سندوں سی ہی ابوداؤد اور ترمذی
وغیرہ جانی روایت کی ہی غرض کہ یہ حدیث حسن ہی سبب کثرت
طرق کے اور صحیح ہے سبب صحت سند اور کہا ترمذی نے

عن الأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا إِخْلَافَ لَكُمْ
 صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَرَقَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ
 مَرَّةٍ ثُمَّ تَعَيَّنَ بَيْنَ حَدِيثِ بِي مَجْمَعٍ هِيَ أَوْدَى أَمَّا سِجِّةٌ مِنْ جِيبِهَا
 كَذَا بَيَانِ اسْكَادِ بِرِوَايَةِ بِنِ لَفْزِهَا أَوْدَى نَقَطَ هِيَ جِيبِهَا كَقَرِيبِ بِنِ نَذْوِ
 هِيَ أَوْدَى سَوَائِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ كِي سَوْدَهُ نَقَطَ إِمَامٍ أَوْ رَفِيقِهِ أَوْ مَجْتَمِعِهِ
 أَوْ رِوَايَةِ كَرْتِي بِنِ أَوْنِ هِيَ صَحَاحِ سَمْتِهِ وَغَيْرِهِ كَلَوْ كُورِ أَوْ كُورِ بِنِ
 سِجِّةٍ كِي وَهْ شَيْخِ بِنَارِي وَبِسْمِ كَاهِي كِتَابِ بِنِ كِي نَامِ أَوْ كَامِ صَفِ هِيَ
 حَدَّثَنَا حَادُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
 صَلَّى خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْنِي بَكْرٍ وَغَيْرُكُمْ يَرْفَعُوا
 أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِنِ حَدِيثِ اسْنَادِ صَحِيحِ سَنَدِ
 هِيَ غَيْرِ بِنِ كَا بَيَانِ اسْكَادِ أَوْ كَاهِي الْوَضِيعَةِ فِي حَدَّثَنَا حَادُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَّا عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ لَمْ يَلْعَنَ دَلِيلِي مِنْ ذَلِكَ
 بِنِ اسْنَادِ اسْمِ حَدِيثِ كِي مَجْمَعِ سَنَدِ وَنِ كِي هِيَ بِنِ حَدِيثِ لَالَتِ كَرْتِي بِنِ
 اسْمِ كِي نَبِي رَسُولِ خَدَا صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ كَرْتِي أَلِي سَوْدَهُ كَبِيرِ تَحْرِيمِ
 كِي بِنِ حَدِيثِ رَفَعَ يَدَيْهِ كِي دَوَابَّتِ خَالِي هُنِ يَانُو مَحْمُولِ بِنِ أَوْ بِرِسْتِ هُونِ
 رَفَعَ يَدَيْهِ كِي يَتَحَبَّبُ أَوْ سِجِّةٍ كَرْتِي بِنِ بِنِ مَحْمُولِ هُونِ سَنَتِ هُونِ بِرِوَا
 وَاقِعِ هُوَ كَا تَعَارُضِ دَرْمِيَانِ هُونِ رَفَعَ يَدَيْهِ أَوْ عَدَمِ رَفَعَ يَدَيْهِ بِنِ صَرُورِ سَوَا
 عَمَلِ كَرْتِي سَنَتِ حَدِيثِ مَجْمَعِ كِي بِنِ كَاهِي مَنِ هَمِ كِي حَدِيثِ رَفَعَ يَدَيْهِ كِي صَحِيحِ سَنَدِ

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حدیثوں کے بعدین کی سی اور بیان اسکا یہی کہ حدیث اصح الاسانید وہ حدیث
 کہ کہا ہو بعض ائمہ نے کہ یہ ہناد اصح الاسانید ہے اور وہ اسناد کہ کہا ہو کہے نے
 ائمہ حدیثی کہ وہ اصح الاسانید ہی وہ تین اسناد ہیں ایک ان میں سے اسناد
 زہری کی سالم سی اور سالم روایت کرین عبداللہ بن عمر یہ کہا امام احمد بن حنبل
 کہ یہ ہناد اصح الاسانید ہی اور دوسرا اسناد محمد بن سیرین کی کہ وہ روایت کرین
 عبید بن عمرو سلمانی سی وہ روایت کرین علی بن ابی طالب سی کہا علی بن یحییٰ
 کہ یہ ہناد اصح الاسانید ہی اور تیسرا اسناد ابراہیم کی علقمہ سی کہ وہ روایت کرین
 عبداللہ بن مسعود کہا یحییٰ بن یسین فی کہ یہ ہناد اصح الاسانید ہی اسطرح ہی شیخ
 نجمہ الفکر کی اور یسین ہی کوئی حدیث باب فی البیدین اور عدم رفع البیدین میں
 اسناد محمد بن سیرین کہ یحییٰ بن یسین اصح الاسانید میں سی دو ہناد اسباب کی حدیثوں
 میں پس کہتی ہیں ہم کہ ان دونوں ہنادوں میں سی کہ اصح الاسانید میں اسناد ابراہیم
 اصح ہی اسناد زہری کی سی اور بیان اسکا یہی اجماع ابو حنیفہ والاد زاعی
 مملکہ قال لا و زاعی لا یخفیہ سابقا لکم لا ترفعون ایدیکم فی الصلوة
 عند الركوع وعند الرفع منه فقال ابو حنیفہ انہ لم یصح عن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذلک شیئ فقال کیف لم یصحہ وقل حدثنی
 الزہری عن سالم عن امیہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان
 یرفع یدیه اذ اتم الصلوة وعند الركوع فقال کہ ابو حنیفہ حدثنی
 حماد عن ابراہیم عن علقمہ والاسود عن عبداللہ بن مسعود ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرفع یدیه الا عند اتم الصلوة

Handwritten text in Arabic script, likely a continuation of the text from the previous page, mentioning "الحمد لله" (Praise be to God).

جلد اول علیہ السلام کے حوالہ عدین عمر بن حبیب حبیبی کی رسمہ اور لکھنے کے ۱۲+

ثُمَّ لَا يَجُوزُ بِنِزَانِ ذَلِكَ فَقَالَ لَا وَزَاعِي أَحَدُكَ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنْ
 سَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ حَدَّثَنِي حَمَّادُ
 عَنْ أَبِيهِمْ فَقَالَ لَهُ أَبُو حَنِيْفَةَ كَانَ حَمَّادُ أَفْقَهُ مِنَ الرَّهْزِيِّ وَكَانَ
 أَبُو إِهْمٍ أَفْقَهُ مِنْ سَالِمٍ وَعَلَّقَهُ لَيْسَ بِذِي ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَقْهِ وَإِنْ كَانَ
 لَا بِنَ عَمْرِو صَحْبَةً وَلَا دُشُوعَ فَضْلٌ كَثِيرٌ وَعَبْدُ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ لَهُ فَضْلٌ
 كَثِيرٌ فِي الْفَقْهِ وَحَقِّ الصَّحْبَةِ مِنْ صِغَرِهِ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَسَكَتَ الْأَوْزَاعِيُّ أَنْتَهَى بِسَنَدٍ مِنْ سَيِّدِ
 أَوْفَعِ الْقَدِيرِينَ أَوْ مَقَرَّرِ هَوَايَ قَاعِدَهُ أَصُولُ حَدِيثِ وَفَقَهُ مِنْ كَرِهُيْكَ
 مُتَارِضُ هُوَذَا وَحَدِيثُ تَوْهَمٍ كَاغْلٍ سَاهِبَةٍ أَوْسَ حَدِيثِ كِي كَهْ سَنَدًا وَاسْكَتَ
 دُوسَرِي حَدِيثِ كِي كَسْكَ لَيْسَ أَجِبَ هُوَ أَفْعَلُ كَرْنَا عَدَمُ رَفْعِ يَدِينَ كِي حَدِيثُونَ بِرِ
 بِهَذَا كَيْتُ جِهِي تَرْجِيحِ كِي بَابُ عَدَمِ رَفْعِ مِنْ أَوْ دُوسَرٍ وَجِهِي يَهِي كِي فَضْ كِي عَنِي
 كِي قَوْتِ صَحْتِ حَدِيثُونَ رَفْعِ يَدِينَ كِي بِرَابِرِي حَدِيثُونَ رَفْعِ يَدِينَ كِي بِرَابِرِ صَحْتِ
 مِنْ مُتَارِضِ وَاقِعِ هُوَ كَاغْلِي تَرْجِيحِ كِي بِرَابِرِ مُتَارِضِ وَاقِعِ هُوَ أَوْ سَا قَطُّ هُوَذَا وَنُ
 رَفْعِ كِي حَدِيثِينَ أَوْ رَهْزِي كَوْنِي حَدِيثِ كِي دَلِيلِ كِي رِي جَاوِي سَاهِبَةٍ أَوْ كِي فَرِيدِ
 وَرَعْدِ رَفْعِ يَدِينَ بِرَابِرِ كِي رِي كِي غَاوِي بِرَابِرِ جَلِ بِرَابِرِ وَهْ سَكُونِ هِي بِالْأَجْمَاعِ
 ابْنِ هَامِ نِي فَتَحِ الْقَدِيرِينَ تَنْ هُوَ وَجْهِي سَكُونِ أَلَدِي هُوَ طَرِيقُ مَجْمَعِ عَلَيْهِ
 الصَّلَاةُ أَنْتَهَى أَوْ رَهْزِي بِرَابِرِ طَاهِرِي كِي كِي وَكَيْتُ كَرْنَا أَلَا حَدِيثِ رَفْعِ يَدِينَ
 تَوْهَمِ أَوْ هَامِي كِي بِرَابِرِ جِهِي كِي كِي كِي حَدِيثِ سَنَدًا تَهْمِ رَاهِي كِي مَرِيرِ
 مِنْ تَوْهَمِ جَاهِي بِرَابِرِ كِي سَنَدِ كِي كِي بِرَابِرِ جَاهِي كِي مَرِيرِ

۲
فی الجواب
مقدم رغبتم
سکون سے
کودہ طریق
محقق علیہ است
عزیزین و

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يركب الرجل دابة حتى يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ولا يركبها حتى يقرأ الحمد لله الذي هدانا لهذا...

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يركب الرجل دابة حتى يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ولا يركبها حتى يقرأ الحمد لله الذي هدانا لهذا...
عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يركب الرجل دابة حتى يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ولا يركبها حتى يقرأ الحمد لله الذي هدانا لهذا...
عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يركب الرجل دابة حتى يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ولا يركبها حتى يقرأ الحمد لله الذي هدانا لهذا...

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يركب الرجل دابة حتى يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ولا يركبها حتى يقرأ الحمد لله الذي هدانا لهذا...
عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يركب الرجل دابة حتى يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ولا يركبها حتى يقرأ الحمد لله الذي هدانا لهذا...

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يركب الرجل دابة حتى يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ولا يركبها حتى يقرأ الحمد لله الذي هدانا لهذا...
عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يركب الرجل دابة حتى يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم ولا يركبها حتى يقرأ الحمد لله الذي هدانا لهذا...

[illegible]

وہ کہ وہ دین میں
جس میں کہ اس میں
وہ کہ وہ دین میں
جس میں کہ اس میں

و حدیث تہیم کی اور حدیث عبید اللہ کی اور ثابت کیا سکون فی الصلوۃ
 کو اور تمام صفوں کو اور تراویح کو تہیم کی حدیث سی اور باقی کو عبید اللہ کی حدیث
 سی ہیں حدیث تہیم کی غیر عبید اللہ کی حدیث کی کتنی وجہوں سی جو اول میں ہی کہ
 حدیث تہیم کی دلالت کرتی ہی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلا وسلم تہی اس نماز
 میں تہی جس میں رفع یدین کر رہی تہی بلکہ گہری تہی اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
 کرتی ہی ہے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ہماری نماز میں اور وجہ دوسرے
 یہی کہ حدیث تہیم کی دلالت کرتی ہی ہے رفع یدین پر اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
 کرتی ہی ہے اشارہ پر اور وجہ تیسرے یہی کہ حدیث تہیم کے دلالت کرتی ہی ہے اس پر
 کہ رفع یدین تھا منظور نماز کا یعنی اندر نماز کی اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
 کرتی ہی ہے اس پر کہ یہ اشارہ تھا منظور نماز کا اور وجہ چوتھی یہی کہ حدیث تہیم
 کی دلالت کرتی ہی ہے کہ سکون ہو منظور نماز کا اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
 کرتی ہی ہے اس پر کہ تھا یہ اشارہ ساتھ سلام کی اور سلام نہیں منظور نماز کا پس اس طرح
 ہوا اشارہ منظور نماز کا اور اسی طرح منع اشارہ کا نہوا منظور نماز کا پس ان
 وجہوں سی ثابت ہوا کہ حدیث اسکنوا کی اور محل میں ہی اور حدیث عبید اللہ کے
 اور محل میں پس کہتی ہیں ہم خدای تعالیٰ کی توفیق سی کہ جو رفع یدین منظور
 نماز کا ہی خواہ رکوع میں ہو خواہ سجود میں کہیں ہو منوح ہوا تہیم کی حدیث سے
 پس منوح ہوئی اس سی یہ حدیث ہی ثانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
 یوقف یدہ عند کل تکبیر روایت کیا اسکو ابن ماجہ فی ماورد وجہ دوسرے یہ
 کہ حدیث اسود والا اصل ہی کہ صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۴۱
 تہیم کی حدیث
 اور عبید اللہ کی حدیث
 تہی وجہوں کی وجہ
 تہیم کی حدیث
 ۴۲
 یعنی نماز میں وجہوں
 کی کہ اس کو کہیں تہیم
 کہ جواب یہ کہ اس طرح
 وجہوں کے ہیں
 یہ فرمایا ہے اور یہ

و حدیث تہیم کی اور حدیث عبید اللہ کی اور ثابت کیا سکون فی الصلوۃ

و حدیث تہیم کی اور حدیث عبید اللہ کی اور ثابت کیا سکون فی الصلوۃ
 کو اور تمام صفوں کو اور تراویح کو تہیم کی حدیث سی اور باقی کو عبید اللہ کی حدیث
 سی ہیں حدیث تہیم کی غیر عبید اللہ کی حدیث کی کتنی وجہوں سی جو اول میں ہی کہ
 حدیث تہیم کی دلالت کرتی ہی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ آلا وسلم تہی اس نماز
 میں تہی جس میں رفع یدین کر رہی تہی بلکہ گہری تہی اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
 کرتی ہی ہے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ہماری نماز میں اور وجہ دوسرے
 یہی کہ حدیث تہیم کی دلالت کرتی ہی ہے رفع یدین پر اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
 کرتی ہی ہے اشارہ پر اور وجہ تیسرے یہی کہ حدیث تہیم کے دلالت کرتی ہی ہے اس پر
 کہ رفع یدین تھا منظور نماز کا یعنی اندر نماز کی اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
 کرتی ہی ہے اس پر کہ یہ اشارہ تھا منظور نماز کا اور وجہ چوتھی یہی کہ حدیث تہیم
 کی دلالت کرتی ہی ہے کہ سکون ہو منظور نماز کا اور حدیث عبید اللہ کی دلالت
 کرتی ہی ہے اس پر کہ تھا یہ اشارہ ساتھ سلام کی اور سلام نہیں منظور نماز کا پس اس طرح
 ہوا اشارہ منظور نماز کا اور اسی طرح منع اشارہ کا نہوا منظور نماز کا پس ان
 وجہوں سی ثابت ہوا کہ حدیث اسکنوا کی اور محل میں ہی اور حدیث عبید اللہ کے
 اور محل میں پس کہتی ہیں ہم خدای تعالیٰ کی توفیق سی کہ جو رفع یدین منظور
 نماز کا ہی خواہ رکوع میں ہو خواہ سجود میں کہیں ہو منوح ہوا تہیم کی حدیث سے
 پس منوح ہوئی اس سی یہ حدیث ہی ثانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
 یوقف یدہ عند کل تکبیر روایت کیا اسکو ابن ماجہ فی ماورد وجہ دوسرے یہ
 کہ حدیث اسود والا اصل ہی کہ صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی علیہ وسلم یزعم یدہ فی اول رکوع رواہ ابی اسکو ترندی و ابی داؤد و ابن ماجہ
اور طحاوی و ابی بکر بن ابی شیبہ غیر ہم فی ذلالت کرتی ہی شیخ پر کیونکہ غازی ہی
علیہ السلام نے سنوئی ان لوگوں کی کہانی کی تھی کہ نہیں جانتی تھی نماز رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پھر ہی کہ نماز عبد اللہ بن مسعود کی مشعل ہوگی اور تمام
فرائض اور اجابات اور سنتوں اور سحبات کی پس جبکہ نکلا رفع یدین کو نماز میں اور
پھر کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزعم یدہ لا یزعم الا عند افتتاح الصلوۃ
تھکا کھینچ تو ثابت ہوا یہ کہ نہیں ہی یہ رفع یدین نماز کی سحبات اور سنت میں
اور وجہ تیسرہ یہ ہے کہ جبکہ ہو میں حدیثیں رفع یدین کی محمول استحباب پر اور
حدیثوں عدم رفع یدین فی ذلالت کیا اسکی شیخ پر تو ادنی مرتبہ یہ حاصل ہو کہ وقت
عدم رفع یدین کی ہوا اور نماز بطریق سنت کی اور وقت رفع یدین کی ہوا اور نماز
کا ساتھ ساتھ محمول استحباب کے اور خوف ترک سنت کے اور جو سحبت لازم آتا ہو
کرتی ہی ترک سنت تو واجب ہے ترک کرنا اور سحبت کا واسطے حاصل کرتی
اور وجہ چوتھی یہ ہے کہ جبکہ ہو میں حدیثیں رفع یدین کی محمول استحباب پر تو ہو گا
اور نماز کا ساتھ رفع یدین کی اور بغیر رفع یدین کی بطریق سنت بلاشبہ جبکہ
آئین میں شیخ نے رفع یدین کی تو فرض کیا جسے کہ اقل مرتبہ یہ ہے کہ واقع ہوا
بیچ ادا نماز کی بطریق سنت کے وقت رفع یدین کی اور یقین رہا ادا نماز کا بطریق
سنت کے وقت عدم رفع یدین کے ترک کے رفع یدین کا واجب ہو تا ساتھ حدیث حسن بن علی
کی کہ کہنا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزعم یدہ لا یزعم الا عند افتتاح الصلوۃ
روایت کیا اسکو ترندی و غیر ذلک اور کہا ترندی فی ہذا حدیث حسن صحیحہ و

لا یزعم الا عند افتتاح الصلوۃ
یعنی نماز کے شروع ہونے پر
یعنی نماز کے شروع ہونے پر
یعنی نماز کے شروع ہونے پر

یہ بھی نوادوں حدیثوں سے ہوتی کہ جو روایت کی کہی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آیا کی آثار صحابہ سے روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کیا انہوں نے صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْاَعْدَاءِ فَتَحَ الصَّلَاةَ رَوَيْتُ كَمَا اسکو یہ بھی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابن عدی نے اور یہ روایت اصح الاسانید سے اور روایت ہی اسود سے کہ کہا اوسنی رائے عمر بن الخطاب پر رفع یدینہ فی اول تکبیرۃ ثلثا یعود روایت کیا اسکو یہ بھی اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور طحاوی نے ساتھ سند صحیح کے کہا یہ شیخ ابن ہمام اور ملا علی قاری نے اور روایت ہی عاصم بن کلیب سے کہ وہ روایت کرتی میں اپنی باب سے ان علیا کان یقع یدہ اذ اُفْتِحَ الصَّلَاةَ كُنْتُ لَا يَعُودُ روایت کیا اسکو ابو بکر بن ابی شیبہ اور طحاوی نے اور امام محمد نے ساتھ سند صحیح کے اور کہا زبیری نے شرح کرمین کہا ابن مسعود نے صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْاَعْدَاءِ فَتَحَ الصَّلَاةَ رَوَيْتُ كَمَا اسکو یہ بھی انتہی اور روایت کیا ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے حماد بن اسود سے اور اسے اسود سے ان عبد اللہ بن عبد اللہ بن مسعود کان یرفع یدینہ فی اول تکبیرۃ ثلثا یعود الی شی من ذلک ویاثر ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ حدیث نہایت صحیح ہی اور روایت ہی ابراہیم سے کہ کہا کان عبد اللہ لا یرفع یدینہ فی شی من الصلوة الا فی افتتاح الصلوة روایت کے یہ طحاوی نے ساتھ سند صحیح سے اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا انہوں نے

[illegible]

لا اولى بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلوة النبي
 يدیه الا فی اول صلوۃ روایت کیا اسکو طحاوی وغیرہ فی اول روایت کیا
 امام محمد فی محمد بن ابان سی اوسنی عبد الغزیز بن حکیم سی کہ کہا اوسنے
 روایت ابن عمر یرفع یدیه خلاۃ اذنیہ فی اول تکبیرۃ افتتاح
 الصلوۃ و لہو یرفعہا فیما سوی ذلک اور روایت کیا ابو بکر بن ابی شیبہ
 فی ابو بکر بن عیاش سی اوسنی حسین سی اوسنی مجاہد سی کہ کہا مجاہد نے
 ما روایت ابن عمر یرفع یدیه الا فی اول ما یفتیہ الصلوۃ اور
 روایت کیا اسکو طحاوی فی اور یہ حدیث صحیح ہے کہا یہ عینی نے
 شرح بخاری میں اور کہا زبیری فی زوی عن مجاہد خدمت ابن عمر
 مسنین فمارایتہ یرفع یدیه فی شئی من صلوۃ الا فی التکبیرۃ
 الاولی اور روایت سی محمد بن ابی حمی سی کہ کہا اوسنے صلیت الی
 جنب عبد اللہ ابن الزبیر فجعلت ارفع یدیه فی کل رفع و خفض
 قال یا ابن اخی دایتک ترفع فی کل رفع و خفض ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه ثولا
 یرفع فی شئی حتی یرفع روایت کیا اسکو بیہقی فی خلائیات ابنی میں اور
 روایت کیا مسند میں ابو حنیفہ فی حماد سی اوسنی ابراہیم نخعی سی کہ
 قال فی وایل بن حجرانہ اعرجی لہو یصل مع النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم صلواتی قبلہا قط فہو اعلم من عبد اللہ واصحابہ حفظ و
 لم یحفظوا یعنی رفع الیدین عند الركوع یہ حدیث اصح الاسانید ہے

روایت کیا اسکو طحاوی وغیرہ فی اول روایت کیا
 امام محمد فی محمد بن ابان سی اوسنی عبد الغزیز بن حکیم سی کہ کہا اوسنے
 روایت ابن عمر یرفع یدیه خلاۃ اذنیہ فی اول تکبیرۃ افتتاح
 الصلوۃ و لہو یرفعہا فیما سوی ذلک اور روایت کیا ابو بکر بن ابی شیبہ
 فی ابو بکر بن عیاش سی اوسنی حسین سی اوسنی مجاہد سی کہ کہا مجاہد نے
 ما روایت ابن عمر یرفع یدیه الا فی اول ما یفتیہ الصلوۃ اور
 روایت کیا اسکو طحاوی فی اور یہ حدیث صحیح ہے کہا یہ عینی نے
 شرح بخاری میں اور کہا زبیری فی زوی عن مجاہد خدمت ابن عمر
 مسنین فمارایتہ یرفع یدیه فی شئی من صلوۃ الا فی التکبیرۃ
 الاولی اور روایت سی محمد بن ابی حمی سی کہ کہا اوسنے صلیت الی
 جنب عبد اللہ ابن الزبیر فجعلت ارفع یدیه فی کل رفع و خفض
 قال یا ابن اخی دایتک ترفع فی کل رفع و خفض ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه ثولا
 یرفع فی شئی حتی یرفع روایت کیا اسکو بیہقی فی خلائیات ابنی میں اور
 روایت کیا مسند میں ابو حنیفہ فی حماد سی اوسنی ابراہیم نخعی سی کہ
 قال فی وایل بن حجرانہ اعرجی لہو یصل مع النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم صلواتی قبلہا قط فہو اعلم من عبد اللہ واصحابہ حفظ و
 لم یحفظوا یعنی رفع الیدین عند الركوع یہ حدیث اصح الاسانید ہے

لا اولى بكم صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلوة النبي
 يدیه الا فی اول صلوۃ روایت کیا اسکو طحاوی وغیرہ فی اول روایت کیا
 امام محمد فی محمد بن ابان سی اوسنی عبد الغزیز بن حکیم سی کہ کہا اوسنے
 روایت ابن عمر یرفع یدیه خلاۃ اذنیہ فی اول تکبیرۃ افتتاح
 الصلوۃ و لہو یرفعہا فیما سوی ذلک اور روایت کیا ابو بکر بن ابی شیبہ
 فی ابو بکر بن عیاش سی اوسنی حسین سی اوسنی مجاہد سی کہ کہا مجاہد نے
 ما روایت ابن عمر یرفع یدیه الا فی اول ما یفتیہ الصلوۃ اور
 روایت کیا اسکو طحاوی فی اور یہ حدیث صحیح ہے کہا یہ عینی نے
 شرح بخاری میں اور کہا زبیری فی زوی عن مجاہد خدمت ابن عمر
 مسنین فمارایتہ یرفع یدیه فی شئی من صلوۃ الا فی التکبیرۃ
 الاولی اور روایت سی محمد بن ابی حمی سی کہ کہا اوسنے صلیت الی
 جنب عبد اللہ ابن الزبیر فجعلت ارفع یدیه فی کل رفع و خفض
 قال یا ابن اخی دایتک ترفع فی کل رفع و خفض ان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه ثولا
 یرفع فی شئی حتی یرفع روایت کیا اسکو بیہقی فی خلائیات ابنی میں اور
 روایت کیا مسند میں ابو حنیفہ فی حماد سی اوسنی ابراہیم نخعی سی کہ
 قال فی وایل بن حجرانہ اعرجی لہو یصل مع النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم صلواتی قبلہا قط فہو اعلم من عبد اللہ واصحابہ حفظ و
 لم یحفظوا یعنی رفع الیدین عند الركوع یہ حدیث اصح الاسانید ہے

اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
 کا وہی وغیرہ اور روایت کیا
 یزید بن حکیم سی کہ کہا اوسنے
 ینہ فی اول تکبیرۃ افضح
 اور روایت کیا ابو کریم بن ابی
 بنی مجاہد سی کہ کہا مجاہد سے
 الا فی اول صلوۃ الصلوۃ اور
 صحیح ہے کہا یہ معنی ہے
 مجاہد حضرت ابن عمر
 من صلوۃ الا فی التکبیرۃ
 کہ کہا اوسنے صلیت الی
 رفع یدیه فی کل رفع وخفض
 وخفض ان رسول اللہ
 الصلوۃ رفع یدیه ثمر لا
 یبقی فی خلافت ابی بنی
 اوسنی ابراہیم غنی سی اللہ
 مع النبی صلی اللہ علیہ
 عبد اللہ و اصحابہ حفظ و
 مع یہ حدیث اصح الاسانید ہے

اور روایت کیا طحاوی فی التحدیث و سی اوسنی مسندی اوسنی خالد بن اوسنی
سی اوسنی حصین سی اوسنی عمرو بن مرہ کہا اوسنے دخلت مسجدی حصین
فاذا علقته بن وائل یحدث عن امیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یرفع یدیه عند الرکوع وبعد رکعت ذلک لایبراہیم
نفعہ قال اہ ہو لویرہ بن مسعود ولا اصحابہ اور وائے
امام محمد نے موطا میں یعقوب بن ابراہیم سے یعنی امام ابو یوسف سے
اور اوسنے حصین بن عبد الرحمن سی کہ کہا اوسنے دخلت انا و عمرو
بن مرہ علی ابراہیم قال عمرو حدثنی علقمہ بن وائل الخضری
عز امیہ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یرفع یدیه
اذا کبر و اذا رکع و اذا رفع قال ابراہیم ما ادری لعلہ لویری
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ذلک الیوم فحفظ ہذا منہ و کتم
ابن مسعود اولاً اصحابہ ما سمعہ من احد منهم انما کانوا یرفعون
ایدھم فی بداء الصلوۃ حین یکبرون پس یہ حدیث کہ ساتھ سند و
صحیحہ کے ہے دلالت کرتی ہی اوپر دعویٰ اجماع صحابہ زمانہ اوسیکے
عدم رفع یدین براور اس طرح تفریح کے ہے ملا علی قاری فی ہی شرح ط
مین باین عبارت ولا اصحابہ ای ولا سائر اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ما سمعہ ای ہذا الرفع الزائد من احد منهم ای
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ انما کانوا ای اصحابہ یرفعون ایدھم فی بداء الصلوۃ
حین یکبرون ای للتحریۃ فقط و ہذا بمنزلہ دعویٰ لاجماع اتق کلام القادری

[illegible]

پس برہنہ صحت صحابی اب سو حال تابعین کا روایت ہی طبری ان الاسق و علقہ
کانا یرفعان ایدہما اذا افتحا لایعوان اور روایت ہی طبری ان ابراہیم
و خنیفہ لایرفعان ایدہما الا فی بدأ الصلوۃ اور روایت ہی عیین اور
منیرہ ہی کہ کہا ابراہیم نخع نے لا ترفع یدیک فی شی من الصلوۃ
اور روایت ہی من بن عیاش ہی اور او سے عبد الملک کہا او سے زایت الشیخ
وابراہیم و اباسحق لایرفعون ایدہما الا حین یفتنون الصلوۃ اور روایت
ہی وکیع اور اسامہ ہی اور او ہون فی شعبہ ہی کہ کہا ابو اسحق فی کان اصحاب عبد
واصحاب علی لایرفعون ایدہما الا فی افتتاح الصلوۃ روایت کیا ان سب
روایت کو ابو بکر بن ابی شیبہ فی کہ استاد ہی بخاری اور مسلم کا مصنف اپنی میں تھا
باب رفع یدین کی اور کھا طحاوی فی معانی الآثار میں حدیثی ابن ابی
داؤد قال اخبرنا احمد بن یونس قال حدثنا ابو بکر بن عیاش قال ما
رایت فیہا قط یفعلہ یرفع یدیه فی غیر التکبیرۃ الاولیٰ ہیں روایت
صیحہ ولت کرتی ہی او پر دعویٰ جماع تابعین مجتہدین کی عدم رفع یدین پر
پس جبکہ بوئین حدیثین رسول خدا علیہ السلام کی ولت کر نیوالی اور عدم
رفع یدین کی سوای تکبیر تحریمہ کے پراجماع تابعین کا اسپر جمیع کہ او پر کذا تو قائل
ہوئی ساتھ اسکی امہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام مالک اور
سوای انکی کہا یسنے فی شرح بخاری من و عذالہ حنیفہ واصحابہ لایرفع یدیه
الا فی تکبیر الاولیٰ وہ قال ابراہیم النخعی وسفیان الثوری و عامر
الشعبی و ابواسحق السبعی و عبد الرحمن بن ابی لیلی و علقمہ بن قیس

۷۷
ابن ابی شیبہ نے کہا ابراہیم نخع نے لا ترفع یدیک فی شی من الصلوۃ اور روایت ہی من بن عیاش ہی اور او سے عبد الملک کہا او سے زایت الشیخ
وابراہیم و اباسحق لایرفعون ایدہما الا حین یفتنون الصلوۃ اور روایت ہی وکیع اور اسامہ ہی اور او ہون فی شعبہ ہی کہ کہا ابو اسحق فی کان اصحاب عبد
واصحاب علی لایرفعون ایدہما الا فی افتتاح الصلوۃ روایت کیا ان سب روایت کو ابو بکر بن ابی شیبہ فی کہ استاد ہی بخاری اور مسلم کا مصنف اپنی میں تھا
باب رفع یدین کی اور کھا طحاوی فی معانی الآثار میں حدیثی ابن ابی داؤد قال اخبرنا احمد بن یونس قال حدثنا ابو بکر بن عیاش قال ما
رایت فیہا قط یفعلہ یرفع یدیه فی غیر التکبیرۃ الاولیٰ ہیں روایت صیحہ ولت کرتی ہی او پر دعویٰ جماع تابعین مجتہدین کی عدم رفع یدین پر
پس جبکہ بوئین حدیثین رسول خدا علیہ السلام کی ولت کر نیوالی اور عدم رفع یدین کی سوای تکبیر تحریمہ کے پراجماع تابعین کا اسپر جمیع کہ او پر کذا تو قائل
ہوئی ساتھ اسکی امہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام مالک اور سوای انکی کہا یسنے فی شرح بخاری من و عذالہ حنیفہ واصحابہ لایرفع یدیه
الا فی تکبیر الاولیٰ وہ قال ابراہیم النخعی وسفیان الثوری و عامر الشعبی و ابواسحق السبعی و عبد الرحمن بن ابی لیلی و علقمہ بن قیس

ابن ابی شیبہ نے کہا ابراہیم نخع نے لا ترفع یدیک فی شی من الصلوۃ اور روایت ہی من بن عیاش ہی اور او سے عبد الملک کہا او سے زایت الشیخ
وابراہیم و اباسحق لایرفعون ایدہما الا حین یفتنون الصلوۃ اور روایت ہی وکیع اور اسامہ ہی اور او ہون فی شعبہ ہی کہ کہا ابو اسحق فی کان اصحاب عبد
واصحاب علی لایرفعون ایدہما الا فی افتتاح الصلوۃ روایت کیا ان سب روایت کو ابو بکر بن ابی شیبہ فی کہ استاد ہی بخاری اور مسلم کا مصنف اپنی میں تھا
باب رفع یدین کی اور کھا طحاوی فی معانی الآثار میں حدیثی ابن ابی داؤد قال اخبرنا احمد بن یونس قال حدثنا ابو بکر بن عیاش قال ما
رایت فیہا قط یفعلہ یرفع یدیه فی غیر التکبیرۃ الاولیٰ ہیں روایت صیحہ ولت کرتی ہی او پر دعویٰ جماع تابعین مجتہدین کی عدم رفع یدین پر
پس جبکہ بوئین حدیثین رسول خدا علیہ السلام کی ولت کر نیوالی اور عدم رفع یدین کی سوای تکبیر تحریمہ کے پراجماع تابعین کا اسپر جمیع کہ او پر کذا تو قائل
ہوئی ساتھ اسکی امہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد اور امام مالک اور سوای انکی کہا یسنے فی شرح بخاری من و عذالہ حنیفہ واصحابہ لایرفع یدیه
الا فی تکبیر الاولیٰ وہ قال ابراہیم النخعی وسفیان الثوری و عامر الشعبی و ابواسحق السبعی و عبد الرحمن بن ابی لیلی و علقمہ بن قیس

و سود بن زید و عاصم بن کلیب المغیرہ و حنیفہ و وکیع و مالک
روایت و هو المشہور من مذہبہ و هو الموصول عند صحابہ انتہی کلام
الغنی اور کہا نووی فی شرح صحیح مسلم من و هو اشہر الروایۃ عند مالک انتہی
اور کہا خوارزمی فی مسند من والدلیل علی ہذا ان حدیث رفع الیدین
حدیث واثق مدنیون و مالک بن انس المدنی لہم یاخذ بہ ولو
یعلی بہ واثق اعلو بروایۃ اہل بلدہ من غیرہ انتہی حاصل
غرض خوارزمی کا یہ ہے کہ حال عبداللہ بن عمر کی حدیث کا تو یہ ہے کہ جو معلوم ہو کہ
راوی اسکی مدنی ہیں اور امام مالک نے باوجود مدنی ہونیکے اس پر عمل نہیں کیا حالانکہ
وہ اکابر الحدیث میں اور یہی معارض ہی تھے فعل عبداللہ بن عمر کی اور مالک بن عمر
فی نہیں دیکھا حضرت کو مگر ایک بار جیسا کہ ابو داؤد کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے
پس انکی حدیث کا نہیں اعتبار ہی مقابلہ میں حدیث عبداللہ بن مسعود کی اسلئے کہ
عبداللہ بن مسعود فقیہ و مجتہد اور آنحضرت کی ساتھ ملازم رہا اول سے آخر تک جو
اونکو حال حکام نماز کا آنحضرت سے ایک بار کی دیکھنے والیکو کتب ہو اور حدیث
مالک بن حورث کے کہ رفع یدین پر دلالت کرتی ہے سو وہ مجروح ہی ہے نہ نصرت عامہ اور
خالد بن ہیران کیسی و حدیث ابی حمید ساعدی کی کہا بعض نے کہ وہ صحیح ہے
لیکن امام طحاوی نے مجروح کیا اسکو مدلل کر کے اور حج مقدم ہوتی ہی پر تصحیح کی
پس نہ ہوا اعتبار اسکا ہی اور باقی حدیثیں باب رفع یدین کی ضعیف ہیں جیسا
ہمیں پوشیدہ ہی اسماء الرجال کی جانبی والی پر ہے یہ طریق حرج کا اور طرح ہے
سوائے طرحوں مذکورہ کیے و ما علینا الا البلاغ المبین ○

۲
اور کہا خوارزمی فی مسند من والدلیل علی ہذا ان حدیث رفع الیدین
حدیث واثق مدنیون و مالک بن انس المدنی لہم یاخذ بہ ولو
یعلی بہ واثق اعلو بروایۃ اہل بلدہ من غیرہ انتہی حاصل
غرض خوارزمی کا یہ ہے کہ حال عبداللہ بن عمر کی حدیث کا تو یہ ہے کہ جو معلوم ہو کہ
راوی اسکی مدنی ہیں اور امام مالک نے باوجود مدنی ہونیکے اس پر عمل نہیں کیا حالانکہ
وہ اکابر الحدیث میں اور یہی معارض ہی تھے فعل عبداللہ بن عمر کی اور مالک بن عمر
فی نہیں دیکھا حضرت کو مگر ایک بار جیسا کہ ابو داؤد کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے
پس انکی حدیث کا نہیں اعتبار ہی مقابلہ میں حدیث عبداللہ بن مسعود کی اسلئے کہ
عبداللہ بن مسعود فقیہ و مجتہد اور آنحضرت کی ساتھ ملازم رہا اول سے آخر تک جو
اونکو حال حکام نماز کا آنحضرت سے ایک بار کی دیکھنے والیکو کتب ہو اور حدیث
مالک بن حورث کے کہ رفع یدین پر دلالت کرتی ہے سو وہ مجروح ہی ہے نہ نصرت عامہ اور
خالد بن ہیران کیسی و حدیث ابی حمید ساعدی کی کہا بعض نے کہ وہ صحیح ہے
لیکن امام طحاوی نے مجروح کیا اسکو مدلل کر کے اور حج مقدم ہوتی ہی پر تصحیح کی
پس نہ ہوا اعتبار اسکا ہی اور باقی حدیثیں باب رفع یدین کی ضعیف ہیں جیسا
ہمیں پوشیدہ ہی اسماء الرجال کی جانبی والی پر ہے یہ طریق حرج کا اور طرح ہے
سوائے طرحوں مذکورہ کیے و ما علینا الا البلاغ المبین ○

لا سود و عاصم
یہ ان براہین
بہ حصین اور
الصلوۃ
رکعت الشیخ
صلوۃ اور و
نصف عبد اللہ
بت کیا ان سب
اپنی میں سے
نہی ابن ابی
باش قال ما
بہ روایت
رفع یدین پر
یوالی اور عدم
وپر گذر اوقاف
امام مالک اور
رفع یدین
ی و عامہ
بہن قلیں

تبدیل

حیدر لاہی عرفان مولو
 یا رسول اللہ السورۃ
 صلوة فقال فقرأت عنہ
 صلوات اللہ علیہ
 قال نعم ان العظیم الذی
 من اور روایت کیا بخاری
 لالت کرتی ہی کہ بسم اللہ
 الحمد للہ رب العالمین آخر کو فرمایا
 مسجد سی بنا تاکہ سبھی
 فرقان میں شریک ہو جو
 کو وسیع شافی فرمایا ہے
 تو ہو گا خدا احمدیہ صحیح کا
 فاتحہ کی ستارہ اور روایت
 رب العالمین اور القرآن
 وغیرہ فی پس یہ حدیث
 رب العالمین آخر تک
 ہے کان رسول اللہ صلی
 صلوة بالمحل للہ رب
 ہی اور روایت ہی اس

کہ یہ صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی بکر و عمرو
 عن ان فلم اسمع احدا منهم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم وایت کی
 کا وسلم وغیرہ فی پس یہ حدیث صحیح و لالت کرتی ہی کہ بسم اللہ
 کی کو کہ اگرچہ آیت فاتحہ کی تو پڑھتے اور ساتھ فاتحہ کی اور اس طرح لالت کرتی ہی کہ بسم
 نہیں آیت اور تو تو کی ہی اور اسی پر اجماع سلف کا کہ جو پہلی میں امام سائیکے جیسا کہ
 کہا میں نے شرح بخاری میں انھوں نے قالوا ازعم المشافعی انھا آیت من کل سورۃ وما
 سبقہ الی هذا القول احد لان الخلاف بین السلف ما هو فی انھا آیت
 من الفاتحۃ او لیست بآیت منها ولم یعدھا الحدایۃ من سائر السور
 انتھی اور کہا زیلحی فی شرح کثرین قال بعض اهل العلم من جعلھا آیت من کل
 سورۃ فقد خرق الاجماع لانھم لم یختلفوا فی غیر سورۃ الفاتحۃ
 فی انھا لیست بآیت من السور انتھی ثبات ہوا اس اجماع سے کہ بسم نہیں ہے
 آیت سورۃ تو سب سے اور ثابت ہوا اور حدیثوں مذکورہ کیسے کہ بسم اللہ نہیں آیت فاتحہ کی پس
 و آیت عمل کرنا ساتھ دلیل قوی کی پس کہتی ہیں ہم کہ حدیث اس کے کہ آیت
 ساتھ اس کی کہ بسم اللہ آیت ہے سورۃ جواب کا دو وجہ کرئی جدا دل سے کہ وہ نہیں
 آیت کرتی ہی بسم اللہ نہ آیت ہونی پر صحیح ترین حدیث اس کی ہی کہ ترک کرتی ہیں
 ساتھ اور سب آیت ہونی پر جیسا کہ نہیں شہیدہ عارف حدیث پر اور وجہ دیکھ کر حدیث
 اس میں لالت کرتی ہی کہ پھر حضرت نے فرمایا ہو کہ بسم اللہ آیت ہر سورۃ کی علیٰ غرض ہی کہ
 بسم تعظیم کی ظہور کہ جب رتہ پڑی جاو تو پہلی اور سب بسم اللہ پڑھاؤ اور اس کی پڑھو
 واسطیٰ فضل کی کو کہ بسم اللہ پڑھنے سے فضل معلوم ہو جائے تو ان میں اس کی پڑھنے سے

بسم اللہ تعظیم کی ظہور کہ جب رتہ پڑی جاو تو پہلی اور سب بسم اللہ پڑھاؤ اور اس کی پڑھو
 واسطیٰ فضل کی کو کہ بسم اللہ پڑھنے سے فضل معلوم ہو جائے تو ان میں اس کی پڑھنے سے
 بسم اللہ تعظیم کی ظہور کہ جب رتہ پڑی جاو تو پہلی اور سب بسم اللہ پڑھاؤ اور اس کی پڑھو
 واسطیٰ فضل کی کو کہ بسم اللہ پڑھنے سے فضل معلوم ہو جائے تو ان میں اس کی پڑھنے سے

دلالت کی اور شک کرنا
 ہم ہی کہتی ایک جہوں وہاں
 علم فی آن سوۃ فی القرآن
 اللہ اللہ وایت کیا احمد بن حنبل
 یث فی دلالت کیا کہ آیتیں سوۃ
 تبارک الذی بید اللہ
 حدیث کے مکرر دلالت کے ہر کلمہ
 خف مجید میں اور وہ جسے ہر
 باقی سو تو کی بسم اللہ میں اجماع ہی
 صحف میں پس معلوم ہوا ان
 فی ہر غیر مستقیم ہوا و جہت
 ہر جہت ہوئے مصحف کے غیر قرآن
 کے ہے پس ہر جہت ہر جہت
 ان و مالکیوں کا اور باقی سو تو
 بسم اللہ و قرآن کی ہی تہذیب
 جہت قرآن کی نہیں مسئلہ ان
 کرنے میں بعض لوگ ہر جہت
 سلو کا بی بی فی بیتا افضل
 م مالک یوم الدین لیا

حدیث کہ نسیمین اھذا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
 غیر مصحح علیہم الضالین روایت کیا اسکو طحاوی و غیرہ فی ابن ماجہ اللہ
 ہی بسم اللہ جہر کرنی ہر کلمہ اگر کجا کر نہ ہستی تو حضرت ام سلمہ کیوں ربی ربی
 امام شافعی کا اور ہم نہیں جانتی کہ امام عظیم فی کونسی حدیث ہی معلوم کیا ہی حضرت مسلم اسکو ہر جہت
 ہی نہیں کرنا ہی ہی سو جواب اس شہ کا ہر ہی وایت ہے اس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ
 وسلم ابابکر و عمر و عثمان کانوا یفتحون القراءۃ بالحمد لله رب العالمین +
 روایت کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی و طحاوی غیر ہم نے اور کہا ترمذی نے کہ ہر جہت
 صحیح ہی و روایت ہی اس بن مالک سے کہ کہا صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر
 و عمر و عثمان فلم یسمع احدا منهم یقرأ بسم الله الرحمن الرحيم روایت کیا
 اسکو مسلم و طحاوی فی اور روایت ہی اس بن مالک سے کہ کہا صلیت خلف النبی صلی
 علیہ وسلم ابابکر و عمر و عثمان کانوا یفتحون بالحمد لله رب العالمین
 ولا یدکرون بسم الله الرحمن الرحيم فی اول قراءۃ و لایف
 الخ ہا روایت کیا اسکو مسلم فی اور روایت ہی اس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ علیہ
 و ابابکر و عمر کانوا یفتحون الصلوۃ بالحمد لله رب العالمین روایت کیا اسکو بخاری
 و ابن ماجہ فی اور روایت ہی اس بن مالک سے کہ کہا صلی بنا رسول اللہ علیہ وسلم
 فلم یسمعنا قراءۃ بسم الله الرحمن الرحيم و صلی بنا ابوبکر و عمر فلم یسمع
 منهما روایت کیا اسکو نسائی فی اور روایت ہی اس بن مالک سے کہ کہا کثرت واء ابی بکر
 و عمر و عثمان فکلهم لا یقرأ بسم الله الرحمن الرحيم اذا افتتح الصلوۃ
 روایت کیا اسکو امام مالک نے موطا میں اور امام طحاوی فی معانی الامارین روایت کیا

۲۰
 حدیث کہ نسیمین اھذا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم
 غیر مصحح علیہم الضالین روایت کیا اسکو طحاوی و غیرہ فی ابن ماجہ اللہ
 ہی بسم اللہ جہر کرنی ہر کلمہ اگر کجا کر نہ ہستی تو حضرت ام سلمہ کیوں ربی ربی
 امام شافعی کا اور ہم نہیں جانتی کہ امام عظیم فی کونسی حدیث ہی معلوم کیا ہی حضرت مسلم اسکو ہر جہت
 ہی نہیں کرنا ہی ہی سو جواب اس شہ کا ہر ہی وایت ہے اس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ
 وسلم ابابکر و عمر و عثمان کانوا یفتحون القراءۃ بالحمد لله رب العالمین +
 روایت کیا اسکو ابوداؤد و ترمذی و طحاوی غیر ہم نے اور کہا ترمذی نے کہ ہر جہت
 صحیح ہی و روایت ہی اس بن مالک سے کہ کہا صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر
 و عمر و عثمان فلم یسمع احدا منهم یقرأ بسم الله الرحمن الرحيم روایت کیا
 اسکو مسلم و طحاوی فی اور روایت ہی اس بن مالک سے کہ کہا صلیت خلف النبی صلی
 علیہ وسلم ابابکر و عمر و عثمان کانوا یفتحون بالحمد لله رب العالمین
 ولا یدکرون بسم الله الرحمن الرحيم فی اول قراءۃ و لایف
 الخ ہا روایت کیا اسکو مسلم فی اور روایت ہی اس بن مالک سے ان النبی صلی اللہ علیہ
 و ابابکر و عمر کانوا یفتحون الصلوۃ بالحمد لله رب العالمین روایت کیا اسکو بخاری
 و ابن ماجہ فی اور روایت ہی اس بن مالک سے کہ کہا صلی بنا رسول اللہ علیہ وسلم
 فلم یسمعنا قراءۃ بسم الله الرحمن الرحيم و صلی بنا ابوبکر و عمر فلم یسمع
 منهما روایت کیا اسکو نسائی فی اور روایت ہی اس بن مالک سے کہ کہا کثرت واء ابی بکر
 و عمر و عثمان فکلهم لا یقرأ بسم الله الرحمن الرحيم اذا افتتح الصلوۃ
 روایت کیا اسکو امام مالک نے موطا میں اور امام طحاوی فی معانی الامارین روایت کیا

الزم الدین یوم الدین لیا
 الزم الدین یوم الدین لیا
 الزم الدین یوم الدین لیا

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

انکدام مالک نے اپنی موطا میں تھیں ابن شہاب عن ابن اکیمة اللیق عن ابی
 هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف من صلاة جهر
 فيها بالقراءة فقال هل قرأ معي منكم احدا انفا فقال رجل نعم انا
 يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قول مالي نافع
 القرآن فاتقوا الناس عن القراءة مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فيما جهف فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بالقراءة حين سمعوا
 من رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی انما جعل الامام لیؤتی خبره فاذا کبر فکبروا اذا قرأ
 فانصتوا روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور نسائی اور ابوداؤد اور مسلم نے اور کہا مسلم نے صحیح
 اپنی میں کہ یہ حدیث صحیح ہی پس یہ حدیث تفسیر اور بیان ہی قول اللہ تعالیٰ کا فاذا
 قراء القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون کہ نازل ہوئی نماز کی میں
 جیسا کہ کہا امام احمد نے اشجع الناس علی ان هذه الاية نزلت فی الصلوة روا
 کیا اسکو بیہقی نجیب کہ کہا ابن ہمام رحمہ فی فتح القدیر میں اور ملا علی قاری فی موطا میں
 پس یہ حدیث اور آیت قرآنی دلالت کرتی ہیں اور یہ بڑی قراۃ کی مطلقاً صحیح امام
 غزالی میں جیسا کہ مذہب ہی جمہور اہل علم کا اور میں سی امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف
 امام محمد اور امام مالک اور امام احمد اور فقہاء حجاز اور شام وغیرہم جمہور اہل حدیث میں جیسا کہ بیان ہے
 بخاری میں اور جواب حدیث نافع بن محمد کا دو وجہوں سے پہلی جواب اول یہ کہ نفع مذکور شخص
 ہی جیسا کہ کہا عقیلا فی تقریب میں اور کہا زبیری فی ضعفہ جماعة فقہاء احمد
 بن حنبل انتہی پس ہوئی یہ حدیث نافع کی مروی نزدیک اہل حدیث کی اسکی

این متن در موطا میں ہے اور اسکا تفسیر

متن میں ہے کہ اگر کسی نے
 دسواں سجدہ اسکی
 صلوۃ جہر میں درج
 میں حکیم سے کہ وہ فعل کرے
 ہا صلی بنا رسول اللہ صلی
 فقال لا یقرأ احدکم
 کی ہر بات فی اور وہ
 کہا اسنے ابطال عبادت
 فیصلہ ابو نعیم اللہ
 خیر و ابو نعیم جہر
 لعبادة سمعت یقرأ
 وال للہ صلی اللہ علیہ
 علیہ القراۃ فلما
 بت بالقراءة فقال
 قرآن فلا تقرأ و بشی
 نیرہ فی بہ حدیث صحیح
 صحیح امام کی اور یہی ہے
 دلیل سی سند بکری ہی
 میں جواب اس شکیہ ہے

متن میں ہے کہ اگر کسی نے
 دسواں سجدہ اسکی
 صلوۃ جہر میں درج
 میں حکیم سے کہ وہ فعل کرے
 ہا صلی بنا رسول اللہ صلی
 فقال لا یقرأ احدکم
 کی ہر بات فی اور وہ
 کہا اسنے ابطال عبادت
 فیصلہ ابو نعیم اللہ
 خیر و ابو نعیم جہر
 لعبادة سمعت یقرأ
 وال للہ صلی اللہ علیہ
 علیہ القراۃ فلما
 بت بالقراءة فقال
 قرآن فلا تقرأ و بشی
 نیرہ فی بہ حدیث صحیح
 صحیح امام کی اور یہی ہے
 دلیل سی سند بکری ہی
 میں جواب اس شکیہ ہے

ہونا راوی کا قسم ہی حدیث مروی کی ہل حدیث کی نزدیکیا کہ مذکور ہی اصول میں
 اور جب دوسری ہی کہ تقدیم قرآن شریف کی صحیح کالنی احکام کی ثابت ہی عقل عقل ہی عقلاً
 عقل اسلی ہی الفاظ قرآن شریف کی اور نظم اسکی متواتر و نظم میں بغیر اتصال تبدیل اور
 تغیر یا دقتی اور نقصان کی بخلاف حدیث کی کہ نہیں ہوتی ہی تہ اس یق مذکور کے بیچ
 اور سیکے احاد اور غیر متواتر مگر چند حدیثیں سوہ ہی مثل قرآنی نہیں ہیں اور مقتضائی عقل اسلی
 کہ روایت میں جیل ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الین
 قال کیف تقضون ذاعرض لك قضاء قال قضا بكتاب الله تعالى فان تجد
 فی کتابہ للہ قال فسننہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فان لم تجد فی
 سننہ رسول اللہ قال فاجتہد بوائی لا لو قال فصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علی صلوہ وقال الحمد للہ الذی وفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما یرضی بہ رسول اللہ
 روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی و راہوداؤدنی پس یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اور پرست
 مذکور کی پیش جرح کا عمل کرنا ساتھ حدیثوں صحیحہ کی کہ موافق او کی قرآن شریف ہی کیونکہ تقدیم قرآن
 شریف کے واجب ہے پس واجب ہوا ترک قرات کا مطلقاً بھی امام صلوہ جہر میں تھا قرآن
 اور حدیثوں صحیحہ کی اور یہی مذہب ہی جمہور اہل علم کا مسئلہ کیا رسول اکری بیان
 میں کہ پڑھا سوہ فاتحہ کا پیچھے امام کی نماز سر یہ میں درست ہے یا نہیں
 شکہ کی میں بعض لوگ مینور کہ روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم فی الاصلوۃ لمن لہ یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعداً روایت کیا اسکو مسلم
 ہی حدیث دلالت کرتی ہی اس پر کہ نہیں جائز غی بغیر پڑھنے سوہ فاتحہ کی اور زیادہ ہی حدیث
 جمودہ لالت کرتی ہی اور پڑھنے سوہ فاتحہ کے پیچھے امام سر یہ میں ہی اور بغیر پڑھنے کے ناجائز

۱۰
 حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔
 حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔
 حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔
 حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔
 حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔

حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔
 حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔
 حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔
 حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔
 حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب نماز میں امام پڑھتا ہو تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس کی تلاوت سے دلالت کریں کہ وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا ہے اور اس کی جہاد میں شریک ہیں۔

اور بڑھ قرات کو ہوگا مل کر نہ الا ساتھ ہی میں صلی خلف الامام فضل اللہ الامام
 وہ قراءہ کی اور مل کر نہ الا ساتھ ہی میں صلی خلف الامام فضل اللہ الامام کے سبب فرمائی ہو گئی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءۃ الامام کہ قراءۃ اور جو کوئی پڑھی پڑھی امام اور پڑھی امام
 وہ مخالف ہوا ان دونوں کی سبب مانی حضرت کی قراءۃ الامام آخر تک سن آ
 ہوا ترک کرنا قراءۃ پچھی امام کی نماز میں خواہ نماز جہریہ ہو یا سریہ موجب حدیثوں کے
 پس اس حدیث دوسری میں نہی صحت محض کہ فی حدیث لا صلوة کی آدھ حدیثوں میں
 خالی کہ امام عظم فی البور لطیفہ کے مناظرہ کیا ہی یہ یہ ہی کہا فخر الدین لاری فی ایک عجات
 اہل مدینہ کی فی ابو حنیفہ کی پس اسطی مناظرہ کرنیکی در باب اوتہ کی پچھی امام کی پس کہا
 ابو حنیفہ فی اوکو کہ نہیں قدرت رکھتا ہوں مناظرہ کرنیکے سبکے ساتھ حال کہ محض مٹا نظر
 کرنا پس چنانچہ لو ایک اپنی میں ہی مناظرہ کی لئی اور سوئے و امر مناظرہ کا اوکو سوجھا
 لیا اوہوں فی ایک ہی کو اور کہا اوہوں فی کہ شخص ہی پس کہا امام ابو حنیفہ فی اوکو کہ
 یہ بڑا عالم ہی تم میں ہی کہا اوہوں فی مان پر کہا امام کہ مناظرہ کرنا اسکے ساتھ مناظرہ
 ہی تمہاری ساتھ کہا اوہوں فی مان پر کہا امام الزلم پنا اسکو نہ الزام نہی تمہاری ہی کہا
 اوہوں نے مان پر کہا امام فی کیونکر ہو یہ کہا اوہوں فی کہ بلاشبہ ہم راہ میں پیشوایان ہی پر
 پس قریل و سکا قول ہمارا کہ امام فی کہ ہم ہی جبکہ بنا یا امام نماز میں تو ہوگی قرات و سیکے
 قرات ہماری نماز میں پس قرار کیا اوہوں نے ساتھ الزام کی انتہی اور سیکے وجہ یہ ہے
 کہ کہا شیخ نے لغات شرح مشکوۃ میں اجمعت الامة علی انه یکن الجہر بالقراءۃ
 وان لم یسمعہ انتہی پس پڑھنا قرات کا با واپس پچھی امام کی باطل ہوا بالاجماع باقی
 پڑھنا مقتدی کا پچھی امام کی بطور اخفا کی سوہ باطل ہی ساتھ حدیث میں صلی خلف الامام

میں امام بنایا امام کرنا
 میں اور کیا قول و سکا
 قرات کی ہی طرح
 ہم ہی امام بنایا امام
 اور کیا قراءۃ اوکو
 قراءۃ انجی اور ہم
 بطور لطیفہ کے فرمایا
 امام فی بطور قرات
 کی انتہی
 صلی ہوئی ہی ثابت
 اس کے کچھ ہی
 کہ ساتھ قرات
 کی اگر حنیفہ ہے
 مقتدی امام بنایا امام

[illegible]

۱۰
 ابو اسود ترندی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی اور روایت ہی حسن بصری
 عن ابن مسعود بن جندب بن عمران بن حصین تذاکر الخدمت سمرة بن
 جندب بن حفص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتين سكتة
 اذا كبر وسكتة اذا فرغ من قراءة غير المفضوب عليهم ولا الضالين حفظ
 ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتب ابى بن كعب فكان
 في كتابه اليها ان سمرة قد حفظ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور کہا
 طبعی نے والاظهار ان السكتة الاولى للثناء والسكتة الثانية للتأويل
 طبعی باہو وکہ شافعی ہی اقرار کیا اوستے جو کہ معنی غا سر حدیث کی تو ای کا کیا
 اوستے ای انصاف کی منی اور روایت ہی ابی و ایل ہی کہ کہا اوستے کہ لیکن عمر علی بن
 بلسم الله ولا لئامن روایت کیا اسکو طبرانی فی مذب الانامین روایت ہے
 ابی ایل ہی کہا اوستے کان عن علی بن رضی الله عنهما لا یجھران بالبصر ولا بالسمع
 ولا بالتأويل روایت کیا اسکو ابو جبر اور ابن ثمانی فی ذکر کیا اسکو طبعی شافعی فی
 الجوامع من اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی ادعوا لیکم لضرعہ مخطیئة و آئین عادی
 بہ حدیث او آنا ما و رایت کرد و رایت کرتی من اور اخاف آئین کی اور ہی نہ ہے ابو
 و ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا اور ہی گفت ل ہی امام اکث و قولون من منی ہی
 قول عدی ہی امام شافعی ہی کیا نصر کی امام نووی فی کیا یہ منی فی شافعی من و فی قول
 ہی تابعین من ہی ہندہ عداد و ہر اسم او طحا و الشوا و سوا فی کا و صحابہ من ہی ہندہ عداد
 علیہ و علیہ من سنہ اور سوا فی کیا و لای کہ ہی سیر فی ہر و کا قول اللہ تعالیٰ لا یخلف

ابو اسود ترندی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی اور روایت ہی حسن بصری
 عن ابن مسعود بن جندب بن عمران بن حصین تذاکر الخدمت سمرة بن
 جندب بن حفص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتين سكتة
 اذا كبر وسكتة اذا فرغ من قراءة غير المفضوب عليهم ولا الضالين حفظ
 ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتب ابى بن كعب فكان
 في كتابه اليها ان سمرة قد حفظ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور کہا
 طبعی نے والاظهار ان السكتة الاولى للثناء والسكتة الثانية للتأويل
 طبعی باہو وکہ شافعی ہی اقرار کیا اوستے جو کہ معنی غا سر حدیث کی تو ای کا کیا
 اوستے ای انصاف کی منی اور روایت ہی ابی و ایل ہی کہ کہا اوستے کہ لیکن عمر علی بن
 بلسم الله ولا لئامن روایت کیا اسکو طبرانی فی مذب الانامین روایت ہے
 ابی ایل ہی کہا اوستے کان عن علی بن رضی الله عنهما لا یجھران بالبصر ولا بالسمع
 ولا بالتأويل روایت کیا اسکو ابو جبر اور ابن ثمانی فی ذکر کیا اسکو طبعی شافعی فی
 الجوامع من اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی ادعوا لیکم لضرعہ مخطیئة و آئین عادی
 بہ حدیث او آنا ما و رایت کرد و رایت کرتی من اور اخاف آئین کی اور ہی نہ ہے ابو
 و ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا اور ہی گفت ل ہی امام اکث و قولون من منی ہی
 قول عدی ہی امام شافعی ہی کیا نصر کی امام نووی فی کیا یہ منی فی شافعی من و فی قول
 ہی تابعین من ہی ہندہ عداد و ہر اسم او طحا و الشوا و سوا فی کا و صحابہ من ہی ہندہ عداد
 علیہ و علیہ من سنہ اور سوا فی کیا و لای کہ ہی سیر فی ہر و کا قول اللہ تعالیٰ لا یخلف

روایت کیا اسکو ابن ماجہ فی اور روایت ہی حسن بصری
 عن ابن مسعود بن جندب بن عمران بن حصین تذاکر الخدمت سمرة بن
 جندب بن حفص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتين سكتة
 اذا كبر وسكتة اذا فرغ من قراءة غير المفضوب عليهم ولا الضالين حفظ
 ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتب ابى بن كعب فكان
 في كتابه اليها ان سمرة قد حفظ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور کہا
 طبعی نے والاظهار ان السكتة الاولى للثناء والسكتة الثانية للتأويل
 طبعی باہو وکہ شافعی ہی اقرار کیا اوستے جو کہ معنی غا سر حدیث کی تو ای کا کیا
 اوستے ای انصاف کی منی اور روایت ہی ابی و ایل ہی کہ کہا اوستے کہ لیکن عمر علی بن
 بلسم الله ولا لئامن روایت کیا اسکو طبرانی فی مذب الانامین روایت ہے
 ابی ایل ہی کہا اوستے کان عن علی بن رضی الله عنهما لا یجھران بالبصر ولا بالسمع
 ولا بالتأويل روایت کیا اسکو ابو جبر اور ابن ثمانی فی ذکر کیا اسکو طبعی شافعی فی
 الجوامع من اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی ادعوا لیکم لضرعہ مخطیئة و آئین عادی
 بہ حدیث او آنا ما و رایت کرد و رایت کرتی من اور اخاف آئین کی اور ہی نہ ہے ابو
 و ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا اور ہی گفت ل ہی امام اکث و قولون من منی ہی
 قول عدی ہی امام شافعی ہی کیا نصر کی امام نووی فی کیا یہ منی فی شافعی من و فی قول
 ہی تابعین من ہی ہندہ عداد و ہر اسم او طحا و الشوا و سوا فی کا و صحابہ من ہی ہندہ عداد
 علیہ و علیہ من سنہ اور سوا فی کیا و لای کہ ہی سیر فی ہر و کا قول اللہ تعالیٰ لا یخلف

ابو اسود ترندی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ فی اور روایت ہی حسن بصری
 عن ابن مسعود بن جندب بن عمران بن حصین تذاکر الخدمت سمرة بن
 جندب بن حفص عن رسول الله صلى الله عليه وسلم سكتين سكتة
 اذا كبر وسكتة اذا فرغ من قراءة غير المفضوب عليهم ولا الضالين حفظ
 ذلك سمرة وانكر عليه عمران بن حصين فكتب ابى بن كعب فكان
 في كتابه اليها ان سمرة قد حفظ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور کہا
 طبعی نے والاظهار ان السكتة الاولى للثناء والسكتة الثانية للتأويل
 طبعی باہو وکہ شافعی ہی اقرار کیا اوستے جو کہ معنی غا سر حدیث کی تو ای کا کیا
 اوستے ای انصاف کی منی اور روایت ہی ابی و ایل ہی کہ کہا اوستے کہ لیکن عمر علی بن
 بلسم الله ولا لئامن روایت کیا اسکو طبرانی فی مذب الانامین روایت ہے
 ابی ایل ہی کہا اوستے کان عن علی بن رضی الله عنهما لا یجھران بالبصر ولا بالسمع
 ولا بالتأويل روایت کیا اسکو ابو جبر اور ابن ثمانی فی ذکر کیا اسکو طبعی شافعی فی
 الجوامع من اور فرمایا اللہ تعالیٰ فی ادعوا لیکم لضرعہ مخطیئة و آئین عادی
 بہ حدیث او آنا ما و رایت کرد و رایت کرتی من اور اخاف آئین کی اور ہی نہ ہے ابو
 و ابو یوسف و امام محمد رحمہم اللہ کا اور ہی گفت ل ہی امام اکث و قولون من منی ہی
 قول عدی ہی امام شافعی ہی کیا نصر کی امام نووی فی کیا یہ منی فی شافعی من و فی قول
 ہی تابعین من ہی ہندہ عداد و ہر اسم او طحا و الشوا و سوا فی کا و صحابہ من ہی ہندہ عداد
 علیہ و علیہ من سنہ اور سوا فی کیا و لای کہ ہی سیر فی ہر و کا قول اللہ تعالیٰ لا یخلف

روایت کیا اسکو ابن ماجہ فی ظاہر یہی کہ ابو ہریرہؓ زمانہ میں تھے لوگ کہ صحابہ کرام
 پس یہ حدیث اگر صحیح ہو جیسا کہ سمجھا جاتا ہے حاکم کی قول ہے کہ کہا اوسے یہ حدیث
 شیخین کی ہی قوی ثابت ہو اندر ان لوگوں کا کہ وہ صحابہ اور تابعین میں سے کسی کرنا ان صحابہ
 کا دلالت ہے اوپر نسخ بہر آئین کی اور لیل و نلی میں یہ حدیثیں اور آیت شریفہ کہ اوپر کو ہونا
 اگر یہ حدیث ابو ہریرہؓ کے ضعیف جیسا کہ دلالت کرتی ہے اس پر سناد اس حدیث کی ہی کیونکہ
 حدیث روایت کی گئی ہے شہر بن افع سی وہ روایت کرتا ہے ابو عبد اللہ حمیری بہا ابی ہریرہؓ
 سوشہ بن رافع ضعیف الحدیث ہے اور ابو عبد اللہ شخص مجہول ہے تو ساقط ہو جائے سند بکریہ
 اور عمل کرنسی اس پر پیش رہی کوئی حدیث بہر آئین میں مگر حدیث ایل بن حجر کی موجود
 اوس کا مختصر اس جگہ طبع نظر کر کر اور جہون سی یہی کہ یہ حدیث ایل بن حجر کی ہے
 معارض ہی تہہ اس حدیث و ایل بن حجر کی کہ اوس میں ذکر اختار و اخفض کا ہی پس ساقط ہو
 یہ حدیثیں اور بارہ بیگے چار کے لئے حدیثیں سکتی کی اور آثار اور آیت شریفہ اور یہ کہتا جا رہی ہے
 کی ہی و گرنہ وہ حدیث ایل بن حجر کی کہ اوس میں ذکر ہر کا ہی مرتبہ صحت کو نہیں پہنچتی ہی تھا
 کہ وہ حسن ہو سو ہی وایت مدکی ہی نہ روایت بہر کی اور حدیث ایل بن حجر کی کہ اوس میں ذکر اختار
 کا ہی صحیح ہی اوپر نسخ شیخین کی جیسا اوپر گزرا بسل س صورت میں حدیث ابی ہریرہؓ
 مان چکی کہ وہ ضعیف ہے اور حدیث و ایل کی کہ اوس میں ذکر ہر اور مد کا ہی نہیں بہر چو
 مرتبہ صحت کو کہ معارض ہو اوس حدیث ایل بن حجر کی کہ اوس میں ذکر اختار کا ہی پس صحیح میں
 ساقط ہو گئیں حدیثیں بہر کی اور با وسالم میں چار کے لئے حدیثیں اختار اور حدیثیں سکتے کی
 آثار اور آیت شریفہ واللہ اعلم بالصواب مسئلہ تیر ہواں یہ ہے کہ کہنی ہاتھ کے سینہ
 یا ناف کے نیچے شبہ کرتی ہیں بعضی لوگ یمن طور کہ روایت ہے ایل بن حجر سے

۱۰۲
 اور روایت ہی حسن بصری
 کہ اخراش سمرہ بن
 و سلمہ مسکتین مسکتہ
 جہم ولا الضلالین حفظ
 تہا ابی بن کعب فکان
 سکو ابو داؤد نے اور کہا
 المسکتۃ الثانیۃ للذہبی
 نے ظاہر حدیث کی تھی انکار کیا
 کہ کہا اوسے کہ لیکن عمر علیہ السلام
 تہذیب الآثار میں روایت ہے
 الا یجھل ان بالبصل ولا بالذہن
 فی ذکر کیا اسکو شیخ شافعی نے جو
 سماع و تحقیقہ اور آئین غامی
 پر اختار آئین کے اور یہی نہ ہے ابو
 امام ہاک کا کہ دو قولوں میں سے ہی
 یہ عینی فی شرح بخاری میں اوپر کی
 امی کی کا اور صحابہ میں سے نہ عرو
 ال ہریرہ کا قول اللہ اعلم بالصواب

مذکور میں ہیں ان حدیثوں کی دلالت کی اس پر کہ رکنا ہاتھ کا بھی ناف کی جانب ہے
 جیسا کہ مذہب حنفیوں کا ہی پس جواب صدر کی حدیث کا یہ کہ نہیں کیا ہی کوئی
 اس کی سوای امام شافعی کی نہ پہلی اون کی اور نہ بعد اون کی پس جو گئے حدیث کے
 معلول و مرجوح ساتھ اجماع اس کے پس ضلالت رکھو گی اس کی کہ معارضہ کریں ویکس کی حدیث
 اور اگر تسلیم کریں ہم یہ معارضہ تو ساقط ہو جائیگی یہ دونو حدیثیں اور باقی رہیں گے
 ہماری اسی اثر اور یہ حدیث کہ روایت کی گئی ہے سہل بن یسار سے کہ امام محمد نے
 موطا میں احبنا ما لک ابن السنی قال خبرنی ابو حازم عن سہل بن سعد
 الساعدي قال کان الناس يوم من ان يضع احدھما یدہ الیھما علی راعی
 الیسری فی الصلوۃ قال ابو حازم ولا اعلم الا انه ینھی ذلك قال محمد
 فینبغی للمصلی اذا قام فی صلوۃ ان یضع باطن کفہ الیھما علی راسغۃ
 الا یمس تحت السرۃ وهو قول بیحنیفۃ انتھی پس امام محمد نے پہلی روایت
 کیا اس حدیث کو پر بیان کیا ہاتھ کیے رکھنے کے کیفیت کو ظاہر یہ ہے کہ یہ بیان
 نہیں ہی مگر بعد اس کے کہ دیکھا لو کون کو کرتی ہوئی ایسا حاصل کلام یہ ہے کہ عمل کے بعد
 کی حدیث پر مخالف ہے اجماع اس کے کہ جو پہلی امام شافعی کی ہیں اور جو بعد ویکس ہیں اس کی
 جو شافعیہ ہیں وہ بھی اس پر عمل نہیں کرتی اور ایسی ہی حنبلیہ و مالکیہ و حنفیہ اور حدیث
 ارسال کی انھیں سے ثابت نہیں ہوئی اور ایسی ہی حدیث رکھنی ہاتھوں کے اوپر رکھنے
 اونچی سی کے مگر ان صحابی کی سواہ مقابلہ حدیث کے غیر مقبول ہی ہیں تا کوئی مذہب کے
 حنفیوں کا مسئلہ جو دھوان اسباب میں کہ وتر تین رکعت ہی یا ایک رکعت
 بھی جائز ہے شبہ کرتی ہیں بعضی لوگ باہین طور کہ روایت ہی ابی ایوب سے

۱۰۴
 حدیثوں کی دلالت کی اس پر کہ رکنا ہاتھ کا بھی ناف کی جانب ہے
 جیسا کہ مذہب حنفیوں کا ہی پس جواب صدر کی حدیث کا یہ کہ نہیں کیا ہی کوئی
 اس کی سوای امام شافعی کی نہ پہلی اون کی اور نہ بعد اون کی پس جو گئے حدیث کے
 معلول و مرجوح ساتھ اجماع اس کے پس ضلالت رکھو گی اس کی کہ معارضہ کریں ویکس کی حدیث
 اور اگر تسلیم کریں ہم یہ معارضہ تو ساقط ہو جائیگی یہ دونو حدیثیں اور باقی رہیں گے
 ہماری اسی اثر اور یہ حدیث کہ روایت کی گئی ہے سہل بن یسار سے کہ امام محمد نے
 موطا میں احبنا ما لک ابن السنی قال خبرنی ابو حازم عن سہل بن سعد
 الساعدي قال کان الناس يوم من ان يضع احدھما یدہ الیھما علی راعی
 الیسری فی الصلوۃ قال ابو حازم ولا اعلم الا انه ینھی ذلك قال محمد
 فینبغی للمصلی اذا قام فی صلوۃ ان یضع باطن کفہ الیھما علی راسغۃ
 الا یمس تحت السرۃ وهو قول بیحنیفۃ انتھی پس امام محمد نے پہلی روایت
 کیا اس حدیث کو پر بیان کیا ہاتھ کیے رکھنے کے کیفیت کو ظاہر یہ ہے کہ یہ بیان
 نہیں ہی مگر بعد اس کے کہ دیکھا لو کون کو کرتی ہوئی ایسا حاصل کلام یہ ہے کہ عمل کے بعد
 کی حدیث پر مخالف ہے اجماع اس کے کہ جو پہلی امام شافعی کی ہیں اور جو بعد ویکس ہیں اس کی
 جو شافعیہ ہیں وہ بھی اس پر عمل نہیں کرتی اور ایسی ہی حنبلیہ و مالکیہ و حنفیہ اور حدیث
 ارسال کی انھیں سے ثابت نہیں ہوئی اور ایسی ہی حدیث رکھنی ہاتھوں کے اوپر رکھنے
 اونچی سی کے مگر ان صحابی کی سواہ مقابلہ حدیث کے غیر مقبول ہی ہیں تا کوئی مذہب کے
 حنفیوں کا مسئلہ جو دھوان اسباب میں کہ وتر تین رکعت ہی یا ایک رکعت
 بھی جائز ہے شبہ کرتی ہیں بعضی لوگ باہین طور کہ روایت ہی ابی ایوب سے

کلامی ناف کی ہا ہے
 کا یہ کہ نہیں گیا ہی کوئی
 پس ہو گئے عہد کے
 اسکی کہ معاخذ کری و کیم کی شد
 و نو حدیثین اور باقی رہیں کے
 بل بن پانچو کہہ امام محمد سے
 از عن سہل بن سعد
 حدیث ہویدہ الیہی علی ذرا
 لا اذہ یعنی ذلک قال محمد
 عن کفہ الیہی علی رفقہ
 اس نام محمد نے پہلی روایت
 کیفیت کو ظاہر یہ ہے کہ یہ بیان
 ایسا حاصل کلام یہ ہے کہ عمل کرنا
 کی میں اور جو بعد و کئے میں اسکی
 حبلیہ و را کلیہ و خفیہ اور حدیث
 حدیث رکھنی ہاتھوں کے اور ناز کے
 مقبول ہی پس نہ کوئی نہ سیکر
 ترین رکعت ہی یا ایک رکعت
 رکعت روایت ہی ابی ایوب سے

الروایہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی انہ توحی علی کل مسلم من احب
 و خمس فلیفعل و من احب ان یوتی بثلث فلیفعل و من احب
 یوتی بحدیث فلیفعل روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ و نسائی
 و طحاوی اور ترمذی فی اور روایت ہی عایشہ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم یصلی باللیل احدی عشر رکعت یوتی منها بواحدۃ روایت کیا اسکو مسلم
 فی اور روایت ہی ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان صلوة اللیل
 ستی مثنی و اذا خشی احدکم الصبح صلی واحداۃ توش له ما قل صلی
 روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم اور طحاوی وغیرہم فی ابن حدیثین ثلاث کرتی ہیں
 و تراویح کعت بی اور بی سبب بعضہ اہل علم کا اون میں ہی نام ہے اور احمد بن حنبل
 لیکن افضل و کی نزدیک ترین کعتیں میں کہا ترمذی فی حدیث ابن عمر حدیث
 صحیحہ و ذہب بعض اہل العلم الخ ان یجوز الایتان بالوکعت الواحدۃ
 اور ہم نہیں جانتی کہ امام عظیم کونسی حدیث سی کہتی ہیں کہ ترکی تین رکعتیں ہیں ایک جو
 اس کا یہ ہے کہ روایت ہی عبد بن ابی قیس کی کہا اسے سالت عائشہ بکی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتی قال تکان یوتی باربع وثلث و
 ثلاث وثمان وثلث و عش وثلث لویکن یوتی بانقص من سبع و لا باکثر
 من ثلاث عشر روایت کیا اسکو طحاوی اور ابو داؤد و فی پس یہ حدیث عائشہ ثلاث
 کرتی ہی اوپر قاعدہ اور ضابطہ کلیہ کے پانچو کہ تہی نماز انحضرت کے رای میں کہ سار
 سی اور نہ زیادہ تیران رکعت سی و ثلاث کرتی ہی اس پر کہ تہی و تین کعت نہ کم زیادہ
 اس سی جیسا اگی او یکا بیان اسکا اور وایت ابی سلمہ سی انہ سال عایشہ کیف کانت

یہ حدیث صحیحہ ہے
 اس کا یہ کہ نہیں گیا ہی کوئی
 پس ہو گئے عہد کے
 اسکی کہ معاخذ کری و کیم کی شد
 و نو حدیثین اور باقی رہیں کے
 بل بن پانچو کہہ امام محمد سے
 از عن سہل بن سعد
 حدیث ہویدہ الیہی علی ذرا
 لا اذہ یعنی ذلک قال محمد
 عن کفہ الیہی علی رفقہ
 اس نام محمد نے پہلی روایت
 کیفیت کو ظاہر یہ ہے کہ یہ بیان
 ایسا حاصل کلام یہ ہے کہ عمل کرنا
 کی میں اور جو بعد و کئے میں اسکی
 حبلیہ و را کلیہ و خفیہ اور حدیث
 حدیث رکھنی ہاتھوں کے اور ناز کے
 مقبول ہی پس نہ کوئی نہ سیکر
 ترین رکعت ہی یا ایک رکعت
 رکعت روایت ہی ابی ایوب سے

فان لا یخرج فی فی سبب
 انما یخرج فی فی سبب
 انما یخرج فی فی سبب
 انما یخرج فی فی سبب

اولیٰ از علی بن ابی طالب
صلوات الله علیه و آله
بنام سلام و شکر
چون در حق تعالی

الحوادث کرتی ہیں اس پر کہ نماز حضرت کی رات میں نہ کم تھی سات رکعت تھے اور نہ زیادہ
 تھی تیرہ رکعتوں ہی اور وتر حضرت کے تین رکعت تھی نہ کم نہ زیادہ پھر حدیثیں کہ روایت
 کی گئیں ہیں حضرت عائشہ سے کہ وہم دلائی میں ایک رکعت کا معمول ہیں اس پر یہ ضابطہ
 نسخ ہوئی کیلئے ہی ملک یہ ضابطہ خود دلالت کرتا ہی اسکی نسخ پر سلمیٰ کہ یہ ضابطہ میں
 مستقیم ہو سکتا بغیر اسکے اور روایت ہے شعبہ سے اٹھ سال بن عباس و ابن عمر
 صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالوا ثلث عشر ركعة منها
 ثمان وبنو ثبث ثلث ركعات بعد الفجر روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور طحاوی نے
 اور روایت ہی بن عباس سے کہ کہا کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقل عني الوتر
 بسبع اسمر ربك الاعلى الذي وقل يا ايها الكافرون وقل هو الله احد في ركعة
 ركعة روایت کیا اسکو ترمذی فی اور کہا ترمذی و فی الباب عن علي وعائشة
 و ابی بن كعب انتہی اور روایت ہی بن عباس سے کان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يوتر بثلاث ركعات يقرأ في الاولى بسبع اسمر ربك الاعلى في الثانية بقل
 يا ايها الكافرون وفي الثالثة بقل هو الله احد روایت کیا اسکو ابو حنيفة
 اور ابو بکر بن ابی شیبہ اور نسائی اور طحاوی اور ابن ماجہ اور روایت ابن عمر ان النبي
 صلى الله عليه وسلم كان يوتر بثلاث ركعات ويجعل القنوت قبل
 الركوع روایت کیا اسکو طبرانی فی اوسطین اور روایت ہی عمران بن حصین سے
 ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ في الوتر في الركعة الاولى
 بسبع اسمر ربك الاعلى في الثانية قل يا ايها الكافرون وفي الركعة الثالثة
 قل هو الله احد روایت کیا اسکو طحاوی فی اور روایت ہی ابی بن كعب سے

رُكُوعُهُ بِصَلَاةٍ أَرْبَعًا

فصل عن حسن نظر
ما کت در امام محمد و در ابو

یہ کہ کہا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا

و طحاوی بس یہ حدیث

اسپر لہ حضرت کے قریب
مسلم کان پور تہذیب
بستر

بسی عایشه که ایماکان
کافه اخرون و آیت
که ایماکان

الحمد لله عليه وسلم

و ذیلین روایت کیا
کر

بقی الموتر وابت

و لون بطون مذكرة

...

الحمد لله الذي جعلنا من عباده

...

میں نے اس کو اپنے پاس لے آیا

Handwritten text in Urdu script, likely a signature or name, appearing as a stamp or watermark on the right side of the page.

مجلس

الحمد لله الذي جعل في كتابه
الكتاب فصولاً وأبواباً

محمد بن احمد

المستطاب

عبدالحق بن محمد بن عبدالحق

۱۰۰

اور دودھی

Handwritten marginal notes at the top of the page, including the number 100 and various religious phrases.

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يؤتي ثلثة ركعات قبل في
 الاوى بسبع اسماء ركب الا على وفي الثانية نقل بابها الكافون في
 الثالثة نقل هو الله احد روايت كيا اسكونا في ثلثة ركعات
 في علي بن ابي طالب ان صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة ركعات
 منهم ثلثة ركعات الوتر وركعتي الفجر روايت كيا اسكونا صليفة وغيره في
 اور روايت في عبد الله بن سعود ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يؤتي ثلثة
 ركعات روايت كيا اسكونا صليفة اور روايت في عبد الله بن مسعود كيا الوتر ثلثة
 كذلك ركعات المغرب روايت كيا اسكونا امام محمد وطحاوي في اور روايت في عبد
 بن عباس كيا الوتر ثلثة ركعات المغرب روايت كيا اسكونا امام محمد في اور روايت
 ابن مالك كيا الوتر ثلثة ركعات وكان يؤتي ثلثة ركعات روايت
 كيا اسكونا طحاوي في اور روايت في عبد الله بن مسعود كيا الوتر ثلثة ركعات
 المغرب روايت كيا اسكونا طحاوي في اور روايت في ابى خلد هـ كيا او نهون في
 سالت ابا العالية عن الوتر فقال علمنا اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
 ان الوتر مثل صلوة المغرب يعني ان ثلثة في الثالثة هذا وترا ليل هذا
 وترا النهار روايت كيا اسكونا طحاوي اور كيا بخاري في ابى صحيح من قال لفاصل بين
 ناسا قد ادركت يوترون ثلثة انتهى كلام البخاري اور روايت في ابى زناد
 كيا ثبت عن ابى عبد العزيز الوتر بالمدينة يقول الفقهاء ثلثة لا
 يسلم الا في اخرهن روايت كيا اسكونا طحاوي في اور كيا ابو بكر بن ابى شيبة محل هذا
 ابن غير عن عبد الملك عن عطاء قال ادركت الناس وهو يصليون ثلثة ركعات

Handwritten marginal notes on the right side of the page, continuing the discussion of prayer and its components.

Large handwritten text at the bottom of the page, likely a summary or a separate section related to the main text.

نہ کم زیادہ اور یہی مذہب ہی امام مالک اور ابو حنیفہ کا اور اصحاب و مقلدین کا باقی رہی یہی مذہب
 کہ ایک سلام چاہی و ترین یاد و سلام روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہ کہا کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر روایت کی یہ نسائی اور طحاوی سے
 اور ابن ابی شیبہ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یوتر بثلاث لا یسلم الا فی اخرهن کہا حاکم نے یہ حدیث اور برطرش شیعین کے ہے
 اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقرأ فی الوتر فی الركعة الاولى بسبح اسود رکب الاعلی فی الثانیة
 بقل یا ایہا الکافرون فی الركعة الثالثة قل هو الله احد ولا یسلم
 الا فی اخرهن روایت کیا ابی کوسان نے اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی الاصل فی الوتر روایت کیا اسکو ابو حنیفہ فی پس
 یہ حدیث دلالت کرتی ہیں اس پر کہ حضرت نبین سلام پیرتی تھی مگر اخیر رکعت میں اور
 افضل کرنا و ترین ساتھ سلام کی منوی ہی اور اسے پر ہے دعویٰ جماع کا روایت ہے
 ابی خلدہ سے کہ کہا التابا بالعلیة عن الوتر فقال علمنا اصحاب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم ان الوتر ثلاث رکعات مثل صلوة المغرب
 عنہما نقل فی الثالثة هذا وتر اللیل وهذا وتر النهار روایت کیا
 اسکو طحاوی فی اور روایت ہی ابی الزنادی کہ کہا اوشے التبت عمر بن عبد العزیز
 الوتر یا لمدينة بقول الفقهاء ثلاث لا یسلم الا فی اخرهن روایت کیا
 اسکو طحاوی فی اور روایت ہے حسن بصری سے کہ کہا اجماع المسلمون علی
 ان الوتر ثلاث لا یسلم الا فی اخرهن اور یہی مذہب ہے خفیون رحمہم اللہ

یہ حدیث من اختلافہ لکن
 سند کا یہ ماخذ روایت میں
 ماخذ بن پر گونکر موسیٰ
 بن اور نہ علم اور فہم ہمارا
 بنی محمد اسماعیل صاحب
 شاہ بابیار در علم احکام یا مجتہد
 شاہ بابیار در فن مجتہدین
 ترمذی ائمہ اربعہ سرحد مجتہد
 ریان مجتہد راست عین چند
 غیب ایشان گردیدہ بتا
 لقب بابام معروف گشتہ یا
 الحمد لله اولاً و
 علی سیدنا
 بارک و

۱۱۰
 من اختلافہ لکن
 سند کا یہ ماخذ روایت میں
 ماخذ بن پر گونکر موسیٰ
 بن اور نہ علم اور فہم ہمارا
 بنی محمد اسماعیل صاحب
 شاہ بابیار در علم احکام یا مجتہد
 شاہ بابیار در فن مجتہدین
 ترمذی ائمہ اربعہ سرحد مجتہد
 ریان مجتہد راست عین چند
 غیب ایشان گردیدہ بتا
 لقب بابام معروف گشتہ یا
 الحمد لله اولاً و
 علی سیدنا
 بارک و

یہ حدیث من اختلافہ لکن
 سند کا یہ ماخذ روایت میں
 ماخذ بن پر گونکر موسیٰ
 بن اور نہ علم اور فہم ہمارا
 بنی محمد اسماعیل صاحب
 شاہ بابیار در علم احکام یا مجتہد
 شاہ بابیار در فن مجتہدین
 ترمذی ائمہ اربعہ سرحد مجتہد
 ریان مجتہد راست عین چند
 غیب ایشان گردیدہ بتا
 لقب بابام معروف گشتہ یا
 الحمد لله اولاً و
 علی سیدنا
 بارک و

کہ کم از زیادہ اور یہی مذہب ہی امام مالک ابو حنیفہ کا اور اصحاب و مقلدین کا ہوا ہے
 کہ ایک سلام چاہی و ترمین یا دو سلام روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کان رسول اللہ
 اللہ علیہ وسلم لا یسلم فی رکعتی الوتر روایت کے یہ نسائی اور طحاوی
 اور ابن ابی شیبہ نے اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یوتر بثلاث لا یسلم الا فی اخرهن کہا حاکم نے یہ حدیث اور برطرش بخاری نے ہے
 اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقل فی الوتر فی الركعة الاولى سبع اسور تکبیر الاعلیٰ فی الثانیة
 یقل یا ایہا الکافرون فی الركعة الثالثة قل هو الله احد ولا یسلم
 الا فی اخرهن روایت کیا ابویسکون نے اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ کہا فرما
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی الا فضل فی الوتر کیا ابویسکون ابو حنیفہ فی اس
 یہ حدیثین دلالت کرتی ہیں اس پر کہ آنحضرت نہیں سلام پہنچتی تھی مگر اخیر رکعت میں اور
 کہ فضل کرنا و ترمین ساتھ سلام کی منہج ہی اور اسے پر ہے دعویٰ جماع کا روایت ہے
 ابی خلدہ سے کہ کہا التابا العلیہ عن الوتر فقال علمنا اصحاب محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم ان الوتر ثلاث رکعات مثل صلوة المغرب
 عین ابانقرہ فی الثالثة هذا وتر الليل وهذا وتر النهار روایت کیا
 ابویسکون طحاوی فی اور روایت ہی ابی الزنادی کہ کہا اونسے ابی ثبیب بن عبد العزیز
 الوتر بالمدينة بقول الفقهاء ثلاث لا یسلم الا فی اخرهن روایت کیا
 ابویسکون طحاوی فی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا اجتمع المسلمون علی
 ان الوتر ثلاث لا یسلم الا فی اخرهن اور یہی مذہب ہے حنفیون رحمہم اللہ

تنبیہ یہ چند سائل خلافہ لکھی گئی ہیں اور سائل کو بھی انہیں برقیاس کے ناجائز
 کہ ہر مسئلہ کا یہ ماخذ رکھتے ہیں اگرچہ جاہل کو اس پر اطلاع ہو اور اطلاع ان کے
 سب ماخذوں پر کیونکر ہو سکی کہ نہ کتابین ان کی مذہب کی ماخذوں کی
 بیان میں اور نہ علم اور فہم ہمارا اولیا کہ ان کی ماخذوں تک پہنچیں جائز
 مولوی محمد اسماعیل صاحب در سالہ امامت و تنبیہ ثانی نوشتہ اندس
 شاہ بابیار در علم احکام یا مجتہدین مقبولین پشتہ یا ملحدین محفوظین پس
 شاہ بابیار در فن مجتہدین مقبولین اندس ایشان را از ائمہ فن باید
 شمر د مثل ائمہ اربعہ ہر چند مجتہدین بسیار از بسیار گذشتہ اند فاما مقبول
 در میان جمہور است ہمین چند اشخاص اند پس گویا شاہ بہت نامہ درین
 نصیب ایشان گردیدہ بتاء علیہ در میان جمہیر اہل اسلام از خواص عوام
 ملقب بامام معروف گشتہ یا ائمہ سکوراہ حق دکہا اور طریق باطل سی بجا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا ظَاہِرًا وْبَاطِنًا وَصَلَّی اللّٰہُ
 عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَصَلِّیْہِ وَاٰلِہٖ
 بَارِکٌ وَّ سَلَامٌ اَبَدًا اَبَدًا

۵۵

نفذ کا اور اصحاب ان کی کاباتی رہی بہت
 عایتہ رفیعہ کیے کہ کہا کان رسول
 روایت کیے یہ نسائی اور طحاوی
 ہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہ حدیث اور برطرش شیخین کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسور تک الاعلیٰ فی الثانیۃ
 لہ فی اللہ احد و لا یسلم
 روایت ہے ابو سعید خدری کے کہا
 روایت کیا اسکو ابو حنیفہ فی
 بن سلام پہنچی تھی مگر اخیر رکعت میں اور
 ایسے برے دعویٰ جملہ کاروائی
 لو تو فقال علمنا اصحاب محمد
 کعبہ مثل صلوة المغرب
 و ہذا و ترا النہار روایت کیا
 کہ کہا اونے اثبت عن بن عبد العزیز
 لہذا لا فی اخر ہن روایت کیا
 کہ کہا اجتماع المسلمون علی
 یہی مذہب ہے خفیون رحمہم اللہ

خاتمه

بعد اسکے خدمت پہلے مسلمانوں کے یہ اٹھاس ہے کہ ایک
 شخص صدیق لہنسب حنفی المذہب سے محمد شاہ وقت ابتداء
 تصنیف اس سال کے یہ انتہا پہنچنے تک بیچ خدمت حافظ المصطفیٰ
 والدین مولانا محمد قطب الدین ادا ام الدین فیضہ سیکے حاضر رہا اور یہ
 اور کوشش میں کسی طرح کا بقدر وسعت اپنے کے مقصود میں کیا اب
 ناظرین اور طالبین سے امید ہے کہ وقت پڑھنے پڑھانے کے دعا خیر سے
 یاد فرماویں اور سنہ یکھزار و سواٹھاس سے ہجری میں یہ رسالہ تالیف ہو فقط

خاتمة الطبع

الحمد للہ علیہ احسان کہ رسالہ توفیر الحق در مطبع مصطفائی دہلی
 قریب کوئٹہ رحمان جوہیلے کلان باہتمام محمد حسین خان در سنہ ہجری طبع شد